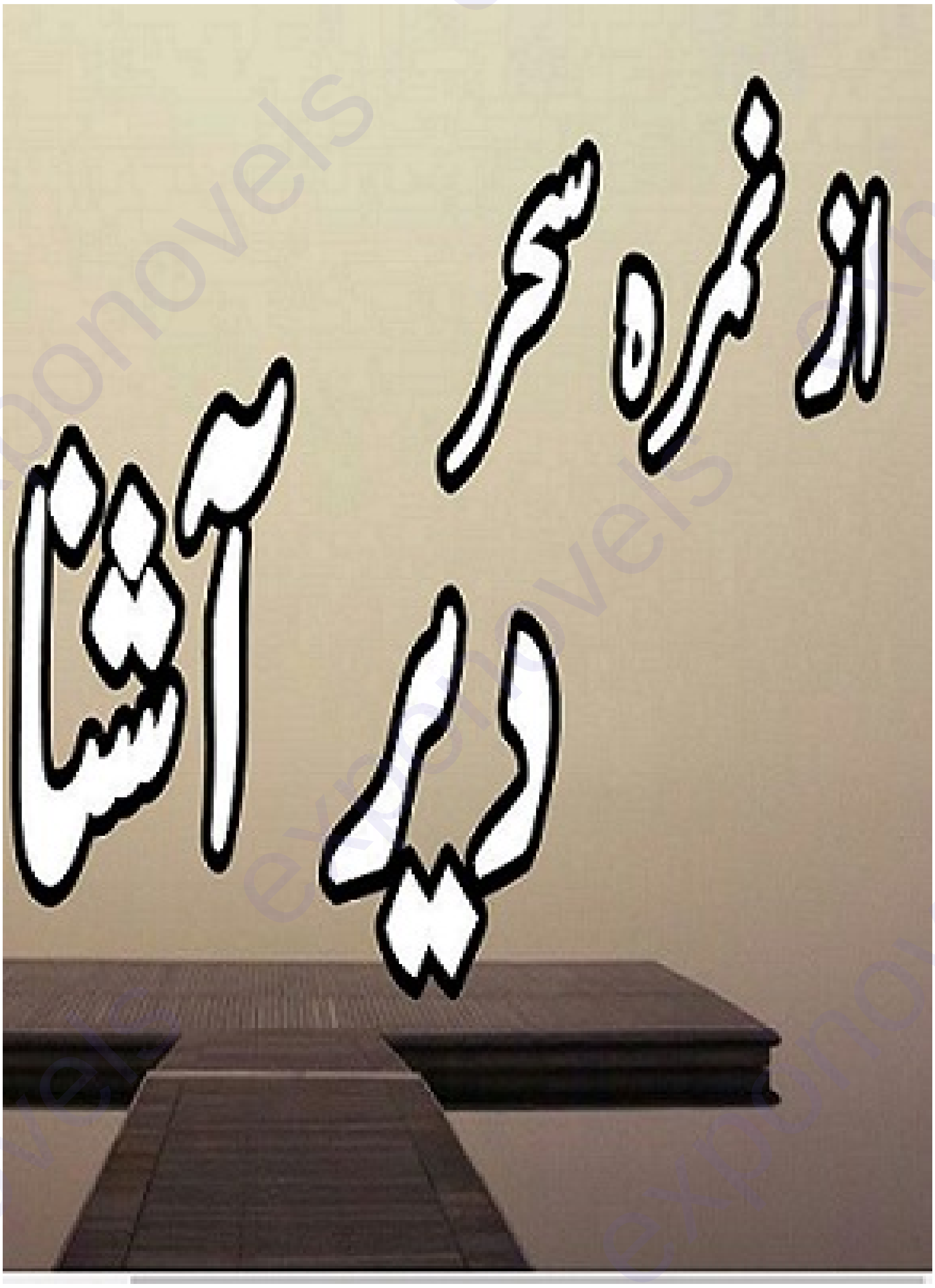
از نمرہ سحر
دید آشنا

اوئے ہوئے آج تو ہمارے گھر بڑے بڑے لوگ آئے ہوئے ہیں،۔۔۔۔۔!!!

وہ خوشی سے چلاتے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔۔۔۔!!!

آج ہی اس کا بچپن کا دوست، اوراس کے کزنز استنبول سے واپس آئے تھے، اور سرپرائز دیا تھا، سب سے بڑا سرپرائز تو اس کے لیے اس کی جان جاں کا آنا تھا، جس کی حنان کو بالکل بھی امید نہیں تھی، جو کہ یقیناً شاہ میر کا کارنامہ تھا۔۔۔!!

کمرے میں موجود تمام نفوسوں نے یک دم پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔!!!

وہ مردانہ وجاہت کا ایک مکمل شاہکار تھا، ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی شیو، بھورے بال جنہیں سلیقے سے ترتیب دیا گیا تھا، بائیں ہاتھ میں گھڑی پہنے بلاشبہ وہ بہت ہی خوبصورت تھا۔۔۔۔!!!

سب ہی اس کے گھر پہنچنے پہ خوش ہو رہے تھے، مگر اس شخص نے نوٹ کیا۔۔۔!!!

اس کے آنے سے کسی کے چہرے پہ سخت ناگواریت ابھری تھی۔۔۔۔!!!

اچانک سے اس خوبصورت چہرے پہ کرب کے آثار ابھرے تھے۔۔!!

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

کیا ہوگیا ہے یار۔۔!!!!

مجھے اور بھی کام ہیں، میں روز روز کے تمھارے ان جھمیلوں میں نہیں پڑھ سکتا تم کو سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔۔!!!

مجھے تو یار کبھی کبھی لگتا ہے تمھارے ساتھ ساتھ میں نے بھی پولیس جوائن کی ہوئی ہے۔۔۔!!

وہ بیزاریت سے کہتا ہوا جا کر اس کے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔۔۔!!!

دیکھو شاہ میر جو بھی ہے میں اپنی نوکری کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں سنوں گا سمجھے میرا ساتھ دینا ہے تو خاموشی سے میرے ساتھ آو۔۔۔!!!

ایک ہاتھ کی انگلی اٹھائے وہ اسے دھمکی دینے کے انداز میں بول کر یہ جا وہ جا۔۔!!

مجبوراً شاہ میر کو بھی اس کے پیچھے آنا پڑا کیونکہ اس کے دوست حنان میں اس کی جان بستی تھی۔۔۔!

وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا، شاہ میر کو بھاگ کر اس کے ساتھ جا کر بیٹھنا پڑا تھا۔۔!!!

جب وہ آ کر بیٹھا حنان نے گاڑی زن سے آگے بڑھا دی۔۔۔۔!!

سارا راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔۔۔!!

گاڑی شہر سے نکل کر جنگل کی جانب جا رہی تھی۔۔۔۔!!

جنگل کے قریب پہنچ کر حنان نے گاڑی روک دی تھی۔۔۔!!

میرے عالی جاہ اگر آپ کی اجازت ہو تو ایک بات کی اجازت ہے مجھ بد نصیب کو۔۔۔!!

گردن جھکائے شاہ میر نے سوالیہ انداز سے حنان سے پوچھا۔۔۔!!

نہیں تم اپنا منہ بند رکھو اور مجھے ڈسٹرب نہ کرو اور اب دفعہ ہو گاڑی سے باہر نکلو۔۔۔!!!

کہتے ہوئے خود بھی حنان گاڑی سے باہر نکل آیا۔۔۔۔!!!

دیکھو میری بات غور سے سنو، مجھے لگتا ہے کہ یہاں کہیں ہی سردار آفریدی نے اسے اغوا کر کے رکھا ہوا ہے۔۔۔۔!!

کیونکہ اپنے ٹھکانے کو وہ کبھی بھی خطرے میں نہیں ڈالے گا۔۔۔!!

ابھی حنان، شاہ میر سے یہی بات کرتے کرتے جنگل کی جانب چل رہا تھا۔۔۔۔!!

کہ اس سے ایک لڑکی ٹکرائی اور اپنا آپ سنبھال نہ پائی اور حنان کی بانہوں میں جھول گئی

۔۔۔۔!!

مجھے تم نے کہا کہ ہم سردار آفریدی کو پکڑنے آئے ہیں اور تمھارا یہاں پہ رومینس ہی نہیں ختم ہو رہا، پتہ نہیں وہ کون سی گھڑی تھی جب تجھے میں نے اپنا دوست تسلیم کیا تھا۔۔۔۔!!

شاہ میر نان اسٹاپ پھر سے شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔!!

اسی لمحے ایک جانب سے گولی چلنے کی آواز آئی۔۔۔!!

یار یہ اس آفریدی کے بچے کو کس نے خبر دی ہم آ رہے ہیں۔۔۔!!

شاہ میر تم اپنا دس کلو کا منہ دو منٹ کے لیے بند رکھو گے کہ نہیں۔۔۔۔!!

شاہ میر اپنے خوبصورت چہرے کے بارے میں حنان کے خیالات سن کر صدمے سے

چپ ہو گیا۔۔۔!!

گولی چلانے والا انسان سامنے آ چکا تھا اور اس نے حنان پہ نشانہ تاک دیا تھا۔۔۔۔!!!

دیکھو اس لڑکی کو چپ چاپ میرے حوالے کر دو، یہ میری بیٹی ہے، ناراض ہو کر گھر سے آ

گئی ہے۔۔۔!!

اگر ناراض ہو کر ہی آئی ہے تو جنگل میں کیوں آئی ہے باہر کیا دنیا ختم ہو گئی تھی سارے

شہر کو چھوڑ کر اس کو جنگل ہی ملا

تھا کیا،۔۔۔۔!!!

اے لڑکے تو منہ بند رکھ ورنہ ایک سیکنڈ نہیں لگے گا مجھے تجھ کو جنگلوں اور شہروں دے دور

بھیجنے میں۔۔۔!!

اور تو کھڑا کیا کر رہا ہے میری بیٹی میرے حوالے کر۔۔۔!!

لڑکی ہوش میں آ چکی تھی، دو تین جگہ سے اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے، سنہری بال جو کہ بکھرے ہوئے تھے، گہری جھیل جیسی آنکھیں جن میں حنان کھو ہی گیا تھا، اس آدمی کے گر جنے کے ساتھ ہی ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔۔!!!

لڑکی نے چلانا شروع کر دیا تھا یہ میرا باپ نہیں ہے سوتیلا باپ ہے یہ میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا تھا مہربانی کرو، بچا لو مجھ کو۔۔۔۔۔۔!!!

حنان اور شاہ میر ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کبھی اس لڑکی کو۔۔۔۔۔!!!

اے بکواس بند کر، کیا بکواس کر رہی ہے تو، ایک لمحہ بھی نہیں لگے گا تیرا دماغ صحیح جگہ لانے کو مجھے، منہ بند کر آور آ میرے پاس، کیسے بغیرتوں کی طرح جا کے لپٹ گئی تو ایک نامحرم کے ساتھ۔۔۔!!!

اسی وقت حنان کو بھی خیال آیا کہ ابھی تک وہ لڑکی اسی کی بازوں میں جھول رہی تھی۔۔۔۔!!

دیکھو ایسا مت کرنا یہ جھوٹ بول رہا تھا مجھے اس کے حوالے مت کرنا، لڑکی خوف سے بس یہی بات چیخ چیخ کر کہے جا رہی تھی۔۔۔!!!

حنان نے شاہ میر کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا اور لڑکی کو شاہ میر کی طرف دھکا دے کر اس آدمی کے اوپر سے جھٹ سے ٹانگ اٹھا کر مارنے کے ساتھ ہی نیچے کی جانب جھک گیا۔۔۔!!

اس آدمی کے ہاتھ سے گن نیچے گر چکی تھی، شاہ میر لڑکی کو لے کر گاڑی کی جانب چلا گیا تھا، حنان اور وہ آدمی اب گتھم گتھا ہوئے پڑے تھے۔۔۔!!

تین چار گھونسے اور لاتیں کھانے کے بعد ہی وہ آدمی بے ہوش پڑا تھا، حنان نے ایک فاتحانہ سی نظر ڈالی اور واپس گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔!

جہاں شاہ میر مزے کے ساتھ اس لڑکی کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھا، اور فخر سے بتا رہا تھا یہ دوست میرا پولیس میں ہے اور میں اس کا دوست ہوں آپ محفوظ ہیں بس اب میری طرح فل چل کریں، ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔!!!

ابھی تھوڑی دیر پہلے تک تو، تو کہہ رہا تھا کہ کون سی گھڑی تھی جب تو نے میری سے دوستی تسلیم کی فلاں فلاں، اور اس لڑکی کو بولو اب جائے یہاں سے، ہمیں اپنا بھی کام کرنا ہے، پتہ نہیں اسے کہاں رکھا ہو گا، اچھا خاصا کام ختم ہونے کو آ رہا تھا بیچ میں یہ ٹپک پڑی، جلدی سے فارغ کرو اسے۔۔۔۔!!!

لڑکی کی آنکھوں میں پھر سے آنسو آ چکے تھے، حنان کی باتیں سن کر،۔۔۔!!

حنان کہتے ہی ایک طائرانہ نظر لڑکی پہ ڈال کر گاڑی کی پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔!!
شاہ میر نیچے اتر کر آیا اور حنان کو آ کر گھورنے لگا۔۔۔۔!
مجھے کیا اب گھور رہا ہے، اسے نکالو اور بھیجو واپس، ہمیں کام بھی کرنا ہے۔۔۔!!!
دیکھ حنان یہ لڑکی مجبور ہے، مسکان نام ہے اور اس کا سوتیلا باپ بہت ہی گھٹیا ہے، اس کی ماں کچھ دن پہلے ہی فوت ہوئی ہے اور اب اس کا یہ باپ اس کے ساتھ زبردستی کرنا چاہتا ہے، سارے گاؤں والے سارے رشتہ دار اس سے ڈرتے ہیں کوئی بھی مدد کرنے کو تیار نہیں ہے، دیکھ تحمل سے سوچ۔۔۔!!!
تجھے ایک لمحے میں اس نے اپنے بارے میں سارا کچھ بتا دیا ہے ناں، کیا پتہ یہ جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔۔!!
ہر کوئی تیری طرح نہیں ہوتا اور یہ ہر کسی کو پولیس اور شک کی نظر سے نہ دیکھا کر، دیکھا تھا کیسے وہ رو رہی تھی معصوم۔۔۔۔۔!!!
آ پہلے اس کی حالت ٹھیک کرواتے ہیں پھر سوچتے ہیں آگے کیا کرنا ہے، حنان کہتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔!!
شاہ میر نے یاہو کا نعرہ لگایا اور گاڑی میں بیٹھنے کے لیے جیسے ہی دروازہ کھولا اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔!!

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

کچھ دیر کے بعد کھانا لگ گیا اور سب کھانا کھانے کے لیے بیٹھ گئے۔۔۔!!!

یار جلدی جلدی سارے کھانا کھاو، حنان بھائی مچل رہے ہیں بھابھی سے اکیلے میں ملنے کے لیے آخر پانچ سال بعد ملاقات ہو رہی ہے۔۔۔!!

شاہ میر نے سب کو آنکھ مارتے ہوئے آخر میں حنان کی طرف دیکھا۔۔۔!

حنان اور مسکان کی اسی وقت نظریں چار ہوئی، مسکان نے حقارت سے دیکھتے ہوئے نظریں دوسری طرف پھیر لیں۔۔۔!!!

حنان کی آنکھیں سرخ انگارہ بن چکی تھیں، ایک ہاتھ کی مٹھی بنا کر دوسرے ہاتھ پہ مار رہا تھا جو کہ اس کا غصہ کنٹرول کرنے کا انداز تھا۔۔۔۔!!!

مسکان تھوڑا سا کھانا کھا کر اٹھ کر اوپر چلی گئی، باقی سب بھی کھانا کھا کر آرام کی غرض سے کمروں میں چلے گئے۔۔۔۔!!

حنان وہیں بیٹھا سوچنے لگا کیا کرے، اگر اوپر گیا تو اس نے پھر سے مجھے ہی غلط سمجھنا ہے اور نفرت اس کی آنکھوں میں، میں نہیں دیکھ سکتا مگر اس سے بات کرنا بھی ضروری ہے، بدگمانیاں بڑھتی ہی جا رہی تھیں، وہ جتنی کوشش کرتا اتنی ہی بات بگڑ جاتی تھی۔۔۔۔!!!

حنان یہی سوچتے سوچتے اوپر کمرے کی جانب بڑھ گیا، دروازہ کھولنے لگا تو آگے سے وہ بند تھا، دستک اگر وہ دیتا تو سارے گھر والوں کو پتہ لگ جاتا۔۔۔۔!!

حنان نے موبائل نکالا اور ٹیکسٹ کیا دروازہ کھولو، گھر والوں کے سامنے میں کوئی تماشہ نہیں چاہتا۔۔۔!!

حنان 10 منٹ تک دروازہ کھلنے کا انتظار کرتا رہا مگر بے سود، آخر وہ اٹھا اور گاڑی کی چابی اٹھا کر گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔۔!!

ساری رات سڑکوں پہ گاڑی دوڑاتا رہا، صبح اذان کے وقت گھر میں قدم رکھا، حنان کی سوچ کے برعکس اس وقت تمام گھر والے جاگ رہے تھے اور کافی گہما گہمی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

حنان کے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اس کی کزن نے بولا لو جی حنان بھائی بھی آ گئے، ویسے آپ بتانا پسند کریں گے کہ کہاں تھے آپ ساری رات۔۔۔۔!!!

حنان نے ایک شعلہ بار نگاہ مسکان پہ ڈالی جو نظریں جھکائے مزے سے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ اصل میں ایک ایمرجنسی آگئی تھی تو مجھے تھانے جانا پڑا وہاں پھر کافی دیر ہو گئی بس، اور تم لوگ بتاؤ آج اتنی جلدی کیسے اٹھ گئے ہو تم سب، کہاں جانے کی تیاری ہو رہی ہے۔۔۔!!

آپ کو تو پتہ ہے حنان بھائی ہم نے تو ایک ہفتے بعد واپس چلے جانا ہے، تو ہم سب نے سوچا کیوں نہ گھوم پھر لیا جائے آپ نے تو کہیں لے کر جانا نہیں ہے، ہم سب مری جا رہے ہیں، اور پلیز آپ بھی ہم نے ساری تیاری کر لی ہے بس آپ کا انتظار ہے۔۔۔۔!!

کون کون جا رہا ہے، حنان نے مسکان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔!!

سب ہی جا رہے ہیں بس گارڈز اور ملازموں کو نہیں لے کے جا رہے، شاہ میر نے حنان کے بے تکے سوال پہ چبا چبا کر جواب دیا۔۔۔!!

حنان گھورتے ہوئے وہاں سے چل دیا۔۔۔۔!!

کمرے میں آیا تو اس کے پیچھے ہی مسکان بھی کمرے میں آگئی۔۔۔!

اس کے کمرے میں آتے ہی حنان کو خوشگوار حیرت نے گھیر لیا،۔۔۔!!!

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے شاہ میر نے کہا کہ تمہاری پیکنگ کرنے میں مدد کروادوں، انکار نہیں کر سکتی تھی اسے اسلیئے بس آئی ہو، جلدی سے پیک کرو اور چلو نیچے۔۔۔!!

غصے سے کہتی مسکان پاس پڑے صوفے پہ براجمان ہوگئی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔!

جب سے وہ آئی تھی تب سے اب آواز سننا نصیب ہوئی تھی، حنان وہیں کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگا، بہت سارے سوال ذہن میں آرہے تھے، مگر وقت کم تھا، اس نے سوچا چلو سب کے جانے کے بعد تسلی سے بات کروں گا، اور ساری غلط فہمی دور کروں گا۔۔۔!

تم ابھی تک یہاں ہی کھڑے ہو میں جا رہی ہوں نیچے آجانا، مسکان کہتے ہی اپنی جگہ سے اٹھی، حنان پلک جھپکتے ہی اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔۔!!

کیوں اتنا تڑپا رہی ہو کس بات کی سزا دے رہی ہو، میرا صبر اب جواب دے رہا ہے، میں اب اور تمھاری بے رخی برداشت نہیں کر سکتا، رحم کرو مجھ پہ پلیز مسکان پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

حنان ملک اپنے پیار سے محبت کی بھیک مانگ رہا تھا، ریزہ ریزہ ہو رہا تھا، وہ جو سب کو سنبھالتا آیا تھا، آج اپنا وجود نہیں سنبھال پا رہا تھا۔۔۔!!

واہ!! بہت خوب کیا تم نے مسٹر حنان، تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کیوں تڑپا رہئی ہوں میں، کس بات کی سزا دے رہی ہوں میں واہ واہ کیا کہنے۔۔۔!!

مسکان بول رہی تھئی اور ساتھ زور زور سے تالیاں بجا رہی تھی۔۔۔!!!

حنان ایک شکستہ نگاہ اس پہ ڈال کے رہ گیا، مسکان کمرے سے باہر چلی گئی، حنان نے اپنا ہاتھ شیشے پہ جا مارا، چھانک سے سیشہ ٹوٹ گیا اور اس کے ہاتھ سے خون بہنے لگا، شدت ضبط سے اس کی آنکھیں انگارہ بن چکی تھیں۔۔۔!

جلدی سے ہاتھ سے خون صاف کرتے ہوئے بیگ اٹھا کر حنان باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔!!

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

گاڑی سے مسکان غائب تھی۔۔!!

یہ کیسے ہو سکتا ہے یار بس دو منٹ ہی تو ہوئے ہوں گے ہمیں یہاں سے گئے اور ہم کون سا کوہ قاف چلے گئے تھے جو یہ غائب ہو گئی ہے کدھر گئی ہو گی یار!اس کی تو حالت بھی نہیں تھی ٹھیک کپڑے بھی پھٹے ہوئے تھے یار، کہیں اس کا سوتیلا باپ تو نہیں لے گیا اسے، اور تو بھی شروع ہو جاتا ہے یقیناً وہ تیری باتوں کی وجہ سے چلی گئی ہو گی۔۔۔۔!!

شاہ میر تشویش سے کہتا واپس پلٹا، اور ساتھ ہی حنان کو اس کی غلطی کا احساس دلانے لگا۔۔۔!!!

میرا نہیں خیال کہ ایسا کچھ ہے، مجھ کو تم قصوروار نہیں ٹھہرا سکتے، کیا پتہ وہ جھوٹ بول رہی ہو اور وہ اس کا سوتیلا باپ نہ ہو یہ کسی دشمن کی چال ہو، ایسا بھی تو

ہوسکتا ہے یار، چل اب آگے چل اچھا خاصا آفریدی کو ڈھونڈنے جا رہے تھے، اس لڑکی نے آکر سارا کام خراب کر دیا اور ہمارا وقت بھی ضائع کر دیا۔۔۔۔۔!!

حنان کہتے ہی جنگل کی جانب دوبارہ سے چل پڑا،۔۔۔۔۔!!!

دیکھ حنان جو بھی ہے مسکان شکل سے ایسی لگتی نہیں ہے، اور تو بھی ہر دوسرے کو اپنی طرح مت سمجھا کر، ہر کوئی فراڈیا نہیں ہوسکتا، اور نہ ہی ہر کوئی مجرم ہوسکتا ہے، شاہ میر حنان کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بولے جا رہا تھا۔۔۔۔!!

حنان نے اس کو غصے سے دیکھا جو کہ اب اپنی بات پوری کر کے بھاگ چکا تھا۔۔۔!!

تیرے کہنے کا مطلب ہے کہ میں فراڈ ہوں، اسلیئے ہر کسی کو اپنی طرح سمجھتا ہوں، اور یہ کیا مسکان مسکان لگائی ہوئی ہے 2 منٹ سے زیادہ بات نہیں ہوئی اور اس کے نام کا تو کیسے ورد کیے جا رہا ہے اور دوست کو برا بھلا کہہ رہا ہے، وہ بولتے ہوئے شاہ میر کی جانب بھاگنے لگا۔۔۔!!

وہ دونوں آگے پیچھے بھاگے جا رہے تھے، آگے گھنے جنگل میں پہنچتے ہی شاہ میر کے پاوں کو بریک لگ گئے اور ساتھ ہی اس نے حنان کو اپنے ہونٹ پہ ایک انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔!!

حنان بھی بھاگتے بھاگتے رک گیا تھا اور اب خاموشی کے ساتھ شاہ میر کی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔۔۔!!!!

شاہ میر کے پاس پہنچتے ہی حنان نے شاہ میر کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔۔۔!!

پانچ مسلح افراد ایک دوسرے سے تھوڑے تھوڑے فاصلے پہ کھڑے تھے، اور چاروں جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔۔!!

ان سے آگے تھوڑے ہی فاصلے پہ ایک خیمہ لگا ہوا تھا اور اس کے باہر ایک آدمی پشت کیے بیٹھا تھا، اور اس کے سامنے کوئی آدمی کھڑا تھا جس کو وہ درشتی سے کوئی بات سمجھا رہا تھا۔۔۔۔!!

تیرا کیا خیال ہے یہ سردار آفریدی ہی ہے کرسی والا۔۔۔؟؟؟ مجھے تو یہی لگتا ہے چہرہ نظر تو نہیں آ رہا ویسے۔۔۔!!!!

شاہ میر نے آہستہ سے حنان کے پاس کان لے جا کر پوچھا۔۔۔۔!!!

وہ دیکھ اس کا ایک ہاتھ زخمی ہے یہ آفریدی ہی ہے، اب کوئی سوال جواب نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔!!

کہتے ہی حنان آگے بڑھنے لگا، شاہ میر نے اس کا بازو پکڑ لیا۔۔!!

یار دیکھ میری شادی بھی نہیں ہوئی نہ ہی کوئی گرل فرینڈ بنتی ہے میری، کیوں تو مجھ جیسے معصوم انسان کو بھری جوانی میں جنت کی سیر کرانا چاہتا ہے۔۔۔!!

بکواس بند رکھ اور کام پہ لگ، اور میرے پیچھے پیچھے آ، غصے سے حنان کہتا یوا اپنی بازو چھڑا کر آگے بڑھ گیا۔۔۔۔!!!

تجھے تو اللہ پوچھے گا انشاء اللہ دیکھنا بچو۔۔۔، !شاہ میر خود سے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔!!

حنان نے ایک جانب پتھر پھینکا دو آدمی فوراً سے الرٹ ہو کر، جس جانب سے آواز آئی تھی اس طرف بڑھ گئے۔۔۔!!

تم ان دونوں کو جا کر سنبھالو، میں باقیوں کو دیکھتا ہوں، حنان جلدی سے کہتا ہوا یہ جا وہ جا۔۔۔!!

شاہ میر نے آگے بڑھ کر ایک آدمی کو دبوچ لیا، دوسرے آدمی نے پیچھے سے آ کر شاہ میر کو پکڑ لیا اور سر پہ گن تان دی۔۔۔۔!!

ایک لمحے کے لیے شاہ میر تھوڑا سا ڈر گیا لیکن اگلے لمحے ہی سنبھل گیا اور ساتھ ہی جس آدمی کو دبوچہ ہوا تھا اس کی گردن پہ اپنی گرفت سخت کی جس سے کچھ سیکنڈ کے اندر ہی اس شخص کا کام تمام ہو گیا، پلٹ کر آدمی کے ہاتھ پہ اٹھا کر ٹانگ ماری جس سے اس کے ہاتھ ہی گن نکل کر دور جا گری۔۔۔۔!!!

وہ شخص سنبھل کر دوبارہ شاہ میر پہ جھپٹا، شاہ میر نے لمحہ ضائع کیے بغیر اپنی گن نکالی، جس کے آگے سائلنسر لگا ہوا تھا، جھٹ سے فائر کیا، سائلنسر لگا ہونے کی وجہ سے ہلکی سی ٹھک کی آواز آئی اور وہ آدمی وہیں ڈھیر ہو گیا۔۔۔۔!!

واہ بڑا سردار بنا پھرتا ہے کم سے کم اپنے بندے تو کام کے رکھتا ایک سیکنڈ میں میں نے ڈھیر کر دئیے، ہائے میں بھی کتنا کمال ہوں ناں اب پکا حنان مجھ کو میرے کارنامے کی داد دے گا، شاہ میر خود کلامی کرتا ہوا آگے آیا۔۔۔۔۔!!!

ادھر حنان خیمے کی جانب بڑھ رہا تھا، اس نے دیکھا، سردار آفریدی کے پاس کھڑا آدمی اور ایک جو پہرہ دے رہا تھا وہ دونوں وہاں سے نکل کر جنگل سے باہر جانے والے رستے کی جانب جا رہے تھے، حنان وہاں ہی کھڑا ہو کر ان کے جانے کا انتظار کرنے لگا، تھوڑی ہی دیر میں دونوں نظروں سے اوجھل ہو گئے۔۔۔۔۔!!!

حنان نے اپنا پسندیدہ جرمن لیوگر نکالا اور آگے بڑھ کر ایک ایک پہرے دار کے دماغ کا نشانہ بنا کر گولی چلا دی، جس کی ہلکی سی چرچراہٹ کے ساتھ ہی وہ آدمی زمین بوس ہو گیا۔۔۔!!

اب بس ایک مسلح فرد اور سردار آفریدی رہ گیا تھا، سردار آفریدی اٹھ کر خیمے کے اندر چلا گیا تھا، مسلح فرد سردار کے جاتے ہی جا کر اس کی کرسی پہ بیٹھ گیا اور سستانے لگا۔۔۔۔۔!!!

خان نے اس موقع کا فائدہ اٹھایا اور پیچھے سے اس آدمی کے پاس جا کر اس کا کام بھی تمام کر دیا۔۔۔۔!!!

اتنی ہی دیر میں شاہ میر بھی آگیا اور فاتحانہ انداز میں خان کی جانب دیکھنے لگا، زیادہ خوش نہ ہو اور اندر دیکھو پتہ نہیں سردار آفریدی نے اس کو یہاں رکھا بھی ہو گا کہ نہیں،۔۔۔۔!!!

خان کہتے ہوئے خیمے کی جانب بڑھنے لگا، اس نے خیمے کے اندر قدم رکھا تو اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔۔!!!

خیمے کے اندر ایک لڑکا جس کو خان اور شاہ میر بازیاب کروانے آئے تھے وہ بے ہوشی کی حالت میں پڑا ہوا تھا، اور اس کے ساتھ ہی وہ لڑکی بندھی پڑی تھی جس کے اوپر سردار آفریدی جھکا ہوا تھا۔۔۔۔!!

خان نے دیکھتے ہی سردار آفریدی کو زور سے دھکا دیا، اس اچانک کی افتاد سے سردار آفریدی سنبھل نہ سکا اور دور جا گرا۔۔۔!!

شاہ میر نے آگے بڑھ کر پہلے لڑکے کے منہ پہ پاس پڑے پانی سے چھینٹے مارے اور ساتھ ہی لڑکی کی رسیاں کھولنا شروع کر دی۔۔۔!!

سردار آفریدی سنبھل چکا تھا اس نے پلٹ کر وار کیا، چاقو حنان کہ بازو کو چیرتا ہوا نکل گیا، جس کی وجہ سے حنان کا خون پانی کی طرح بہنے لگا، حنان نے بھی لمحہ ضائع کیے بغیر اس پہ گولی چلائی جو کہ اس کے پہلے سے زخمی ہاتھ میں سے ہوتے ہوئے گزر گئی۔۔۔!!

مجھے یہ امید نہیں تھی کہ تم یہاں تک بھی پہنچ جاو، اور میں جانتا ہوں اس لڑکی کو بھی تم نے ہی بھیجا ہو گا، شرم سے ڈوب مرو مجھ تک پہنچنے کے لیے تم نے ایک لڑکی کا سہارا لیا، لعنت ہے تجھ پہ، اور ابھی تو میں جا رہا ہوں مگر جلد ہی واپس آوں گا، تم نے یہ اچھا نہیں کیا، سردار آفریدی اپنے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنا فاننا خیمے سے باہر چلا گیا۔۔۔!!

حنان اس کے پیچھے لپکا مگر شاہ میر نے حنان کو پکڑ کر بٹھایا، اس کو بعد میں دیکھ لیں گے آرام سے بیٹھو ادھر اور پھر وہ اس زخم پہ جلدی جلدی سے مٹی ڈالنے لگا جس سے خون کی رفتار زرا کم ہوئی اور پھر رومال نکال کر زور سے باندھ دیا، جس سے خون آنا بند ہو گیا، اور لڑکے کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔۔!!

حنان نے پلٹ کر دیکھا، لڑکی خوف وڈر کی وجہ سے سمٹی ہوئی تھی، حنان کو لگا کہ سردی لگ رہی ہے،اس نے اپنی جیکٹ اتار کر لڑکی کی طرف بڑھا دی۔۔۔!!!

شاہ میر جو لڑکے کو ہوش میں لانے کے لیے جتن کر رہا تھا حنان کی اس حرکت پہ دل ہی دل میں اس کو کوستے ہوئے گویا ہوا، تجھے اتنا نہیں پتہ کہ اس کو سردی نہیں لگ رہی ڈر رہی ہے وہ۔۔۔!!

مسکان اپنے آپ میں اور زیادہ سمٹنے کی کوشش کرتے ہوئے منہ جھکا کر رونا شروع ہو گئی۔۔۔!!

اے لڑکی مسکان وسکان جو بھی نام ہے تمھارا، رونا بند کرو اور حالت درست کرو اور تم کو کس نے بولا تھا گاڑی سے نکلو، اگر ابھی یہ غلیظ آدمی تمھارے ساتھ کچھ غلط کر دیتا تو۔۔۔

اگر کسی چیز کے بارے میں علم نہ ہوناں تو اس کے بارے میں فالتو بکواس نہیں کرنی چاہیے، مسکان اٹھتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی لڑکھڑا گئی، حنان نے آگے بڑھ کر تھام لیا، وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔!!

معصوم لڑکی ہے یار پیار سے بات کر لیا کر، دیکھ دکھ جھیل جھیل کر کیسی حالت ہو گئی ہئ اس کی، کتنی کمزور لگ رہی ہے،۔۔۔۔!!

تجھے کچھ زیادہ ہی نہیں اس لڑکی پہ رحم آ رہا۔۔۔!!

شاہ میر پھر سے لڑکے کو ہوش میں لانے کی سعی کرنے لگا، دو تین بار پانی کے چھینٹے پڑنے کے ساتھ ہی لڑکا ہوش میں آگیا، اور ان دونوں کو دیکھ کر مسکرانے لگا، جس کا مطلب تھا کہ مشن کامیاب رہا تھا۔۔۔!!

حنان مسکان پہ پانی کے چھینٹے متواتر مار رہا تھا مگر کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔!!

مجھے لگتا ہے اس کو ہسپتال لے کر جانا پڑے گا، شاہ میر نے مسکان کو دیکھتے ہوئے حنان سے کہا۔۔۔!!

حنان نے مسکان کو اپنے بازوں میں بھرا اور خیمے سے نکل گیا، شاہ میر اور وہ لڑکا بھی حنان کے پیچھے پیچھے چل دئیے۔۔۔!!

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

حنان اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا، اس کے ابو ایک ایماندار پولیس والے تھے، ان کی یہی خواہش تھی کہ حنان بھی پولس میں ہی بھرتی ہو، اور ملک و قوم کی خدمت کرے، یونیورسٹی کے آخری سال ہی اس کے ابو کا قتل ہو گیا تھا، جس نے حنان کو برے

طریقے سے جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا، وہ بالکل تنہا ہو گیا تھا، حنان کی امی جن کا حنان بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا کینسر جیسے موذی مرض کی وجہ سے، اور اب اس کے ابو بھی اپنے فرض نبھاتے نبھاتے شہید ہو گئے تھے۔۔۔۔!!

حنان کے بس ایک تایا تھے جو کہ استنبول میں رہتے تھے ان کی بس دو بیٹیاں تھیں، جب حنان کے والد کا قتل ہوا وہ واپس پاکستان آئے، اور حنان کو اپنے ساتھ جانے کا کہا، اور کہا کہ تم میری بڑی بیٹی سے شادی کر لینا اس سے ہمارا چھوٹا خاندان بھی جڑا رہے گا اور تمھاری تنہائی بھی دور ہو جائے گی۔۔۔!!!!

حنان نے کہا میں آپ کے فیصلے کی قدر کرتا ہوں، لیکن ابو کی خواہش تھی کہ میں پاکستان کے لوگوں کی مدد کروں، میں اپنے ابو کے قتل کا بدلہ بھی لینا چاہتا ہوں، اس کے لیے مجھے جانا ہو گا، اگر آپ کی بیٹی سے میں نے شادی کر لی تو وہ برباد ہو جائے گی میں ایسا کچھ نہیں چاہتا، کیونکہ میرا کیا پتہ میں واپس آ سکوں یا نہیں، میں کسی بھی جھوٹ کے سہارے آپ کو نہیں رکھنا چاہتا، جب میں اپنے ابو بدلہ لے لوں گا پھر آپ کی خواہش کے مطابق میں شادی کر لوں گا۔۔۔۔!!

تم کیوں اپنی زندگی برباد کرنے پہ تلے ہوئے ہو، جانتے ہو ناں وہ لوگ کتنے خطرناک ہیں، انھوں نے ایسا ویسا کچھ کر دیا تو کیا ہو گا، تم میرے بھائی کی اکلوتی اولاد ہو میں تم کو اس کی اجازت نہیں دے سکتا، پولیس دیکھ لے گی اس کو۔۔۔۔!!

نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا، امید ہے آپ مجھ کو معاف کر دیں گے۔۔۔!!

اس کے تایا اس کو سمجھاتے رہے مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا، ان کا اپنا بزنس تھا جو کہ ان کے پاکستان میں آنے کی وجہ سے رک گیا تھا ان کو واپس جانا تھا سو وہ کچھ دن رہ کر واپس چلے گئے۔۔۔!

حنان نے بھی اپنی پڑھائی مکمل کر لی تھی، اور اب پولیس جوائن کر کے اپنے والد کی خواہش کے مطابق کام کر رہا تھا، سردار آفریدی جس نے اس کے باپ کو مارا تھا اس کا ٹھکانہ بھی ڈھونڈ لیا تھا اور سب سے پہلی وہ اس کے خاص خاص آدمیوں کو مار رہا تھا۔۔۔۔!!

سردار آفریدی کا ایک بہت ہی خاص بندہ عیسیٰ تھا، جس کو حنان نے اس کا ٹھکانہ ڈھونڈتے ہوئے مار دیا تھا، اور پھر حنان نے اپنے ڈپارٹمنٹ کے ایک لڑکے بدر کو اس سردار آفریدی کا آدمی بننے کے لیے بھیجا تھا تا کہ وہ ساری اس کے متلعق معلومات لے کر آئے، لیکن سردار آفریدی کو اس لڑکے پہ شک ہو گیا تھا، کیونکہ اس لڑکے کے پاس سے ایک منی کیمرہ برآمد ہوا تھا، وہ اس کو لے کر جنگل میں چلا گیا تھا، حنان کے قہر سے بچنے کے لیے مگر حنان نے اس کو ڈھونڈ نکالا تھا مگر وہ یہاں سے اب شاہ میر کی بدولت اس کی دسترس سے نکل گیا تھا۔۔۔!!!

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

شاہ میر گاڑی چلا رہا تھا، اور اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ بدر بیٹھا ہوا تھا، اور پچھلی سیٹ پہ حنان، مسکان کا سر اپنی گود میں رکھے اپنا بازو سہلا رہا تھا جس میں سے خون رس رہا تھا۔۔۔۔!!!

تھوڑی ہی دیر میں ہسپتال آگیا، شاہ میر جلدی سے نیچے اترا اور مسکان کو لے کر اندر چلا گیا اور بدر کو اشارہ کیا حنان کو اپنے ساتھ اندر لے کر آئے۔۔۔!!

مسکان کو ڈاکٹر ایمرجنسی میں لے گئے، شاہ میر حنان کی پٹی کروا کر ویٹنگ روم میں لے آیا۔۔!!

یہ پیشنٹ مسکان کے ساتھ کون ہے ڈاکٹر نے آتے ہی پوچھا، جی ہم ہیں شاہ میر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔!!

آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں۔۔۔؟؟؟

ڈاکٹر نے شاہ میر سے پوچھا۔۔۔!!

جی میں وہ۔۔۔۔وہ میں ان کا بھائی ہوں، آئیے میرے ساتھ، ڈاکٹر کہتے ہوئے شاہ میر کو اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔!

حنان اٹھا اور ایمرجنسی وارڈ کی طرف چل دیا۔۔۔!!

حنان ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہوا، سامنے مسکان ڈرپس اور مختلف قسم کی مشینوں میں اپنے ہوش و حواس سے گم پڑی ہوئی تھی۔۔۔!!!

تبھی شاہ میر اندر داخل ہوا اور بتایا کہ ڈاکٹر کہہ رہا ہے اس نے سٹریس لیا ہے کسی بات کا، برین ڈیمیج ہو سکتا ہے اگر اس کو 24 گھنٹے کے اندر اندر ہوش نہ آیا تو، انھوں نے میرے دستخط لے لیے ہیں اگر خدانخواستہ اس کو کچھ ہو جائے۔۔۔!!

نہیں مسکان کو کچھ نہیں ہو سکتا کچھ بھی نہیں سمجھے تم، حنان نے شاہ میر کی بات بیچ میں سے ہی کاٹ دی۔۔۔!!

کچھ نہیں ہو گا یار اس کو دعا کرو اللہ پاک سے وہ بے شک رحم کرنے والا مہربان ہے، شاہ میر تسلی دیتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔!

حنان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو اس کی ملاقات ہوئی تھی مگر اب اس کے دور جانے کا خوف اسے

کھائے جا رہا تھا۔۔۔!!

24 گھنٹے گزر گئے تھے جو کہ حنان نے اذیت و کرب میں گزارے تھے، شاہ میر سمجھاتا رہا گھر چلے جاو تھوڑی دیر کے لیے آرام کر لو یا کچھ کھا لو مگر حنان کو اس کی کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی تھی، اسے بس مسکان کی فکر کھائے جا رہی تھی۔۔۔۔!!!

مسکان کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا جو کہ بہت تشویش ناک بات تھی ڈاکٹرز بار بار ایمر جنسی وارڈ سے اندر باہر ہو رہے تھے۔۔۔۔!!

حنان بار بار خود کو کوس رہا، نہ اس نے اس کے گاڑی میں ہوتے ہوئے تلخ جملے استعمال کیے ہوتے نہ وہ لڑکی نہ نکلتی گاڑی سے اور یہ سب نہ ہوتا، مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔!

آخر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر آیا، حنان جلدی سے اٹھا، ڈاکٹر نے بتایا پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے، ہم ان کو وارڈ میں شفٹ کر رہے ہیں، آپ تھوڑی دیر تک پیشنٹ سے مل سکتے ہیں، ڈاکٹر کہتے ہوئے چلا گیا۔۔۔!!

حنان نے اوپر والے کا شکر ادا کیا، اور تھانے چلا گیا، کیونکہ بدر سے اس کو ابھی سب کچھ معلوم کرنا تھا اور بہت سے کام رکے پڑے تھے، جاتے جاتے وہ شاہ میر اس کا خیال رکھنے کا کہہ کر نکل گیا۔۔۔۔!!

¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤¤

تھانے پہنچ کر پہلے اس نے بدر کو بلایا، لیکن دو دن سے کچھ نہ کھانے پینے اور آرام نہ کرنے کی وجہ سے نقاہت سے برا حال ہو رہا تھا، بدر شاہ میر کی کئی گئی ہدایت کے مطابق حنان کے لیے کھانا بھی ساتھ لے آیا اور حنان کو کھانا کھاتے سب بتانے لگا۔۔۔!!

سردار آفریدی کے کالے دھندوں کا پتا حنان کے والد کو پتہ چل گیا تھا، وہ وہاں چھاپہ مارنے جا رہے تھے کہ رستے میں ہی ان پہ حملہ ہو گیا اور ان کا قتل کر دیا گیا، ان کا قتل خود سردار آفریدی نے کیا تھا، اور بدر کو اس کے تمام خفیہ ٹھکانوں کا بھی پتہ لگ گیا تھا، جہاں وہ اپنا تمام پیسہ اور اسلحہ رکھتا تھا، بدر کے مطابق اس کے چوکیدار سے یہ معلومات ملی تھی، حنان کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔۔۔!!

سر آپ گھر جا کر آرام کر لیں تھوڑی دیر کے لیے، ٹائم بھی کافی ہو گیا ہے 12 ہونے والے ہیں، کل ہم اس کے بارے میں بات کریں گے اور آگے کی حکمت عملی تیار کریں گے۔۔۔!!!

ہاں ٹھیک ہے، کہتے ہوئے حنان باہر نکل آیا، کیونکہ خود بھی وہ کافی نقاہت محسوس کر رہا تھا۔۔۔!!

گھر آتے ہی وہ لاؤنج میں ہی پڑے ہوئے صوفے پہ لیٹ گیا حنان کو صوفہ پہ لیٹنے کی عادت نہیں تھی، لیکن تھکا ہوا ہونے کی وجہ سے وہیں سو گیا۔۔۔!!

تقریباً 5 بجے اس کی آنکھ کھل گئی، میں یہاں کیسے سو گیا حد ہے یار، وہ اپنے آپ سے کہتا ہوا اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا، جیسے ہی اس نے اپنا کمرہ کھولا سامنے اس کے بیڈ پہ مسکان مزے سے سوئی پڑی تھی۔۔۔!!

اپنے کمرے اس کو دیکھ کر حنان کا دماغ گھوم گیا، سیدھا جا کر اسے اپنے بیڈ سے اٹھا کر نیچے پھینکنے کے ارادے سے آگے بڑھا وہ مگر اس کے چہرے پہ نظر پڑتے ہی حنان ٹھنڈا پڑ گیا، وہ سوتے ہوئے بالکل گڑیا لگ رہی تھی، سنہری بال جو کہ ہلکے ہلکے بکھرے ہوئے، سرخ گلابوں جیسے گال، نازک سی چھوٹے سے ناک پہ نتھلی جو کہ اس کے چہرے کو اور نکھار رہی تھی، حنان کی نظر اس نتھلی پہ آ کے رک گئی۔۔۔۔۔!!

پھر اسے یاد آیا وہ اس کے کمرے میں بغیر کسی رشتے اور اجازت کے اس کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔!!

اس بات کہ یاد آنے سے پھر اس کو تیش آ گیا، اس نے کمبل اتار کر نیچے پھینکا اور مسکان کی طرف بڑھا، اسی وقت مسکان کی آنکھ کھل گئی اور اس نے زور سے چیخ ماری، اس کی چیخ کی آواز سن کر شاہ میر دوڑتا ہوا۔۔۔!

تم یہاں کیا کر رہی ہو میرے کمرے میں میری اجازت کے بغیر تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہاں داخل ہونے کی۔۔۔!

اس کو میں لے کر آیا ہوں، ڈاکٹر نے ڈسچارج کر دیا تھا، تو میں اس کا کہاں لے کر جاتا بس تمھارا ہی گھر تھا، تو میں اس کو یہاں لے آیا، شاہ میر نے اندر کمرے میں آتے ہی حنان کو کہا۔۔۔!!

جس سے حنان کی آنکھوں میں اور غصہ در آیا، یہ کوئی یتیم خانہ ہے کیا جو تم اس کو یہاں لے آئے یا مسافر خانہ ہے، اوراگر لے ہی آئے تھے تو تم کو یہی کمرا ملا تھا اور بھی کمرے تھے ناں اس گھر میں۔۔۔۔!!

ویسے مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ تم ایسا سوچ رہے ہو، مجھے اگر پتہ ہوتا تو میں اس کو یہاں لاتا ہی نہ، میرے گھر میں تم جانتے ہو کوئی سیف جگہ نہیں ہے، میں نے سوچا یہ یہاں محفوظ رہے گی، مگر تم حنان۔۔۔۔۔۔۔

شاہ میر نے تاسف سے کہتے ہوئے اپنی بات بیچ میں ہی چھوڑ دی۔۔۔۔

اس سارے منظر کے دوران مسکان روئے جا رہی تھی۔۔۔!

شاہ میر نے آگے بڑھ کر مسکان کو سہارا دے کر اٹھایا اور باہر کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

یار دیکھ میرا وہ مطلب نہیں تھا تو جانتا بھی مجھے اپنا کمرا کسی سے بھی شئیر کرنے کی عادت نہیں ہے، میں پہلے ہی غصے میں تھا اور۔۔۔۔

اور کیا اور تیری سوچ میرے سامنے آ گئی پہلے دن سے ہی تو مسکان کو کیا سے کیا کہے جا رہا ہے برداشت کی بھی ایک حد ہوتی ہے میں نے مسکان کو اپنی بہن بنایا ہے اور بار بار اس کے بارے میں تلخ جملے استعمال کر رہا ہے میں یہ سب نہیں سن سکتا، تو میرا دوست ہے

مگراب بس، شاہ میر نے حنان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اچک لی اور اپنی بات مکمل کر کے مسکان کو لے کر گھر سے نکل گیا۔۔۔۔!!

حنان اپنے ہاتھوں کو سر میں گرا کر وہیں صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔۔!!

ایک انجان لڑکی کی وجہ سے مجھے باتیں سنا کر شاہ میر چلا گیا۔۔۔۔!

مجھے بھی پتہ نہیں کیوں اتنا غصہ آگیا جب بھی اس لڑکی سے بات کرتا ہوں نجانے کیوں غصہ ہو جاتا ہوں۔۔۔!

مجھے شاہ میر سے ابھی بات کرنی ہو گی۔۔۔!!

ابھی حنان یہی سب سوچ رہا تھا کہ بدر کا میسج آیا، سر آپ کب تک آئیں گے، ایک ایمرجنسی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔!!

بس میں آرہا ہوں۔۔۔!!!

حنان نے شاہ میر کو بعد میں راضی کرنے پہ اکتفا کیا اور تھانے کے لیے گھر سے نکل گیا۔۔۔۔!!

ابھی وہ رستے میں ہی تھا کہ شاہ میر کی کال آنا شروع ہو گئی۔۔۔!!

اس کو اتنی جلدی میرا خیال کیسے آگیا ابھی تو جلی کٹی سنا کر نکلا تھا، یہی سب سوچتے ہوئے حنان نے کال اٹھائی۔۔۔!!

آ گے سے شاہ میر کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی، یار وہ مسکان۔۔۔ وہ مسکان

۔۔۔۔۔۔۔۔!!!!

کیا ہوا کہاں ہے مسکان بولو ناں۔۔۔

چپ کیوں ہو بولو ناں شاہ میر، حنان نے چلاتے ہوئے شاہ میر سے پوچھا۔۔۔۔!!

وہ میں مسکان کو لے کر فارم ہاوس جا رہا تھا، گھر کا تجھے پتہ ہے وہاں نہیں رکھ سکتا

تھا۔۔۔!!

بتا کہاں ہے مسکان۔۔؟؟

فالتو کی بکواس کیوں کر رہا ہے تو۔۔۔۔

وہ میں نے راستے میں گاڑی روکی تاکہ ناشتے کے لیے تھوڑا سا سامان لے لوں، جب میں

ناشتے کا سامان لے کر شاپ سے باہر آیا تو دو نقاب پوش آدمی مسکان کو لے کر ایک وین

میں ڈال رہے تھے۔۔۔!

کون ہو سکتا ہے تمھارے خیال میں۔۔۔؟؟

شاہ میر نے ساری بات بتاتے ہوئے آخر میں حنان سے پوچھا۔۔۔

مجھے کیا پتہ، تو ہی ساتھ تھا ناں، ہو سکتا ہے اس کا سوتیلا باپ ہو، سردار آفریدی تو اتنی جلدی حملہ نہیں کر سکتا یقینا اپنی کسی بل میں چھپ کرا پنے ہاتھ کا معائنہ کروا رہا ہو گا۔۔۔!!

واہ تجھے کیا پتہ، بہت خوب مسٹر حنان تمھارے غصے کی وجہ سے ہی میں اس کو وہاں سے لے کر آیا تھا اگر وہ وہاں ہوتی ہو محفوظ ہوتی، اس کے ساتھ یہ سب نہ ہو رہا ہوتا۔۔۔۔!!

اب تم مجھ کو بلیم کرنا بند کرو گے کہ نہیں جو ہونا تھا ہو گیا، اب آگے کا سوچو ذرا کیا کرنا ہے۔۔۔!!

تبھی حنان کو بدر کی کال آتی ہے، سر آپ ابھی تک نہیں پہنچے۔۔۔!!

ہاں میں آ ہی رہا تھا لیکن مسکان کو کسی نے اغوا کر لیا ہے میں اور شاہ میر اس کو ڈھونڈنے جا رہے ہیں، کیا ایمر جنسی ہے تم مجھ کو بتا دو میں یہاں سے بریفنگ دیتا رہوں گا۔۔۔۔!

سر اطلاع ملی ہے کہ آج صبح ایک ہی وقت میں 5 لڑکیاں غائب ہو گئی ہیں، ان کو کسی نے اغوا کر لیا ہے، اب سب کے والدین کے مطابق ان کی کسی سے بھی دشمنی نہیں ہے، اور ہماری ابتدائی رپورٹ کے مطابق بھی وہ تمام لوگ شریف ہیں، سمجھ نہیں آ رہی ایک ہی وقت میں مختلف جگہ سے کیسے ایک ہی کام کیا جا سکتا ہے۔۔۔!!

دشمنی کے لیے تو نہیں کیا ہو گا اغوا ان سب کو، اس کا کوئی اور ہی مقصد ہو سکتا ہے اور پتہ نہیں کیا مقصد ہو گا، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسکان کو بھی انہوں نے ہی اٹھایا ہو، حنان، شاہ

میر کو کہتے ہوئے اپنی گاڑی کی جانب چلا گیا، اور بدر کو ہدایت کی کہ جس جس لڑکی کے پاس موبائل فون ہے اس کو ٹریس کرو اور لوکیشن معلوم کرو میں اور شاہ میر تب تک تھانے پہنچتے ہیں۔۔۔۔۔۔!!

اگر مسکان غائب نہ ہوئی ہوتی ناں تو میں نے تیرے ساتھ جانا تو دور تجھے دیکھنا بھی نہیں تھا گھٹیا انسان، شاہ میر کہتا ہوا اپنی گاڑی کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

حنان نے پلٹ کے اسے زور سے کھینچا اور بولا، میں بھی تیری بکواس اسلیئے ہی سن رہا ہوں کہ تو میرا بچپن کا دوست ہے اور تیرے علاوہ میں کسی پہ بھی بھروسہ نہیں کر سکتا، اسلیئے ہر جگہ تجھے ساتھ لے کر جاتا ہوں پر تو سر پہ چڑھتا جا رہا ہے، اور یہ گھٹیا کس کو بولا، بتا زرا۔۔۔۔!!

اچھا تو پھر تو، تو خود غرض بھی ہے، جاہل انسان اور چھوڑ مجھے میں کوئی تیری محبوبہ نہیں ہوں، تیرا مطلب کے وقت استعمال ہونے والا ایک انسان ہوں، شاہ میر اپنا بازو چھڑا کر آگے بڑھ گیا اور گاڑی کا رخ تھانے کی جانب جانے والے راستے پہ کر کے یہ جا وہ جا۔۔۔۔!!

حنان بھی ضبط کرتا ہوا گاڑی میں بیٹھ کر تھانے کی حدود کی جانب نکل گیا۔۔۔!!

تھانے پہنچ کر حنان نے بدر سے لوکیشن معلوم کی، اور اپنے ساتھ پولیس کی نفری لے کر تھانے سے نکل گیا، شاہ میر حنان کے ساتھ ہی اس کی گاڑی میں اب فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا ہوا تھا اور ساتھ ساتھ اپنی زبان بھی چلائے جا رہا تھا۔۔۔۔!!

میں جانتا ہوں تو غصے کا تیز ہے پر تو مسکان پہ کچھ زیادہ ہی نہیں غصہ کرتا اور اس سے زیادہ پھر مجھ پہ میں نے ایک معصوم لڑکی کی مدد کرنا چاہی تھی، اور تو خود بھی تو کینسر کے مریضوں کا علاج مفت کرواتا ہے، وہ بھی تو مدد ہی ہوئی ناں پھر میرے ساتھ ایسا رویہ کیوں حنان۔۔!!

تو کیا عورتوں کی طرح رو رہا ہے شکوئے ہی نہیں ختم ہوتے تیرے تو، اور علاج ان کا میرے ہسپتال میں ہوتا ہے نا کہ گھر میں سمجھا ناں، میں نے کبھی بھی ان کو گھر نہیں لایا، اور دیکھ لے جب سے مسکان ملی ہے ہمیں ایک سیکنڈ بھی آرام نصیب نہیں ہوا، اچھے خاصے سردار آفریدی کا کام تمام کرنے لگے تھے، اس کا قصہ بھی ختم آج کر سکتے تھے پر نہیں، حد ہے قسم سے۔۔۔!!

حنان نے کہتے ہوئے شاہ میر کو دیکھا جو کہ تاسف سے حنان کو ہی دیکھ رہا تھا، حنان نے اپنی نظریں گھما لیں۔۔۔!!

جس لوکیشن پہ وہ گامزن تھے وہ بارڈر سے تھوڑی ہی دور تھی۔۔۔!

وہ وہاں پہنچ چکے تھے، پولیس کی گاڑیاں حنان کی گاڑی کے پیچھے ہی تھیں حنان کے گاڑی روکتے ہی ان سب کی گاڑیوں کو بھی بریک لگے۔۔۔!!!

یہاں کیسے کوئی اور اتنی دور کیوں لائے گا یار، شاہ میر نے گاڑی اترتے ہوئے کہا۔۔۔!

میں نے ہی ان کو بولا تھا کہ یہاں لانا تاکہ میرا دوست مجھ سے ایسا پھر بے تکہ سوال کرے اور میں مزے لے لے کر اس کو سب بتاوں، حنان نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، اور آگے بڑھنے لگا۔۔۔!!!

تھوڑی دیر تک چلنے کے بعد ان کو دور سے ایک فارم ہاوس نظر آیا، میں اور شاہ میر اندر جائیں گے ٹھیک ہے اور بدر تم ان سب کے ساتھ باہر یہاں ہی کھڑے رہ کر ہمارا انتظار کرنا اگر ہم آدھے گھنٹے تک واپس نہ آئیں تو تم لوگ آجانا، ٹھیک ہے حنان بدر کو ہدایت کرتے ہوئے شاہ میر کو لے کر آگے بڑھنے لگا۔۔۔!!

حنان بات سن میری۔۔۔!شاہ میر، حنان کے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔۔۔۔!!

یار تجھ کو کہہ رہا ہوں، میری بات سن ناں یرا۔۔

کیا ہے بکواس کرناں، کان ساتھ ہی ہیں ناں میرے، تیرے تو ڈرامے ہی نہیں ختم ہوتے حد ہے، حنان کوفت سے کہتا ہوا تیز تیز چلنے لگا۔۔۔۔!!

کچھ نہیں دفعہ ہو بدتمیز، یہ مسئلہ حل ہو جائے بس پھر دیکھ تیرے سے میں اتنا دور چلا جاوں گا ناں لگ سمجھ جائے گی تجھے۔۔۔!!

حنان نے پلٹ کر زوردار تھپڑ رسید کیا شاہ میرا پنے منہ پہ ہاتھ رکھے پتھر بن کے کھڑا ہو گیا، آج یہ بات کر دی آئیندہ ایسی بات مذاق میں بھی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، ایک تو ہی بچا ہے میرے پاس اور تو بھی ایسی باتیں کر رہا ہے، سوچ سمجھ کر بولا کر، آخر میں حنان کے لہجے سے نمی اور بے بسی جھلکنے لگی۔۔۔۔!!

شاہ میرا پنے گال پہ پڑے تھپڑ کو بھول کر اس کے لہجے کی اذیت کو محسوس کرتے ہوئے آگے بڑھ کر اس کو گلے لگا لیا، میرا وہ مطلب نہیں تھا یار، تو بھی تو میرے ساتھ سوتیلے دوستوں والا سلوک کرتا ہے ناں میں کیا کروں۔۔۔!

سوتیلا دوست، دفعہ ہو پیچھے ہٹو اور چلو چپ کر کے۔۔۔!!

فارم ہاوس کے دروازے پہ کوئی بھی نہیں تھا، وہ دونوں خاموشی سے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے اندر بڑھ گئے،۔۔۔!!

شاہ میر اور حنان نے الگ الگ ہو کر کمروں کا رخ کیا۔۔۔!

حنان ایک کمرے کی اوٹ میں جا کر کھڑا ہو گیا، اس کمرے کے اندر بس دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے، وہ ان کی باتیں سننے کی کوشش کرنے لگا جس سے کچھ نہ کچھ معلوم ہو سکتا تھا لیکن ان

کی آواز بہت ہی آہستہ تھی جیسے خود سے باتیں کر رہے ہوں نہ کہ ایک دوسرے سے ۔۔۔۔!!

شاہ میر نے سارا فارم ہاوس چھان مارا مگر اسے کوئی ذی روح نہ ملا، جس کمرے کی جانب حنان گیا تھا وہ بھی اس جانب بڑھ گیا۔۔۔!!

حنان آہستہ سے آگے بڑھا اور دونوں کے سر پہ بندوق تان دی، دونوں آدمیوں کو اچانک سے ہونے والے اس حملے کی سمجھ نہیں آئی، اور وہ بوکھلا گئے ان کی رائفلیں دور میز کے اوپر سجی پڑیں تھیں جو کہ ان دونوں کی دسترس سے کافی دور تھیں۔۔۔!!

اسی وقت شاہ میر اندر داخل ہوا، حنان اور شاہ میر نے مل کر دونوں کو کرسی پہ باندھ دیا، حنان سے کافی مار کھانے کے بعد انھوں نے منہ کھولا۔۔۔!!

ان دو آدمیوں کے مطابق یہ فارم ہاوس سردار آفریدی کے بھائی سردار اختر مینگل کا تھا، جو کہ لڑکیاں اسمگل کرتا تھا، اور کل 25 لڑکیاں لازمی اسمگل کرنی تھیں، کل صرف 19 لڑکیاں تھیں اسلیئے کل نہ ہو سکیں اور باقی آج اغواء کر کے لائی گئی تھیں، اور اب ان کو بارڈر سے اسمگل کرنے کے لیے لے جایا گیا تھا۔۔۔۔!!

حنان نے جھٹ سے اپنا فون نکالا اور ایک تصویر دیکھاتے ہوئے چلا کر پوچھنے لگا، کیا یہ لڑکی بھی تھی ان میں یا نہیں۔۔۔؟؟

ہاں یہ بھی تھی بہت نخرے کر رہی تھی، خباثت سے ہنستے ہوئے وہ آدمی بتانے لگا، حنان نے ہاتھ کا پنجہ بنا کر اس کی ناک پہ مارا جس سے اس کے ناک سے خون بہنے لگا۔۔۔۔!!

حنان جلدی سے باہر نکل گیا اور شاہ میر بھی اس کے پیچھے بھاگتا ہوا نکلا، تیرے پاس تصویر کیسے آئی، مسکان کی۔۔۔!!

میں نے ہسپتال لی تھی کیونکہ مجھے وہ مشکوک لگ رہی تھی اسلیئے اور دیکھ اب کام آ گئی ناں۔۔۔!

مشکوک لگ رہی تھی، یا تجھ سے رہا نہیں جا رہا تھا، مجھے کیوں کوئی گڑبڑ لگتی ہے، جب بھی وہ مشکل میں ہوتی ہے تیری حالت غیر ہو جاتی ہے، سب ٹھیک ہے ناں، شاہ میر نے آنکھ مارتے ہوئے شرارت سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔!

حنان نے پلٹ کر ایک غصیلی نگاہ ڈالی اور بولا تم جو مرضی سمجھو، یہ میرا فرض ہے، میرا فرض مجھ کو یہی سکھاتا ہے سب کی مدد کرو چاہے آپ کو وہ پسند ہو یا نہ ہو، اور ان میں باقی بھی تو لڑکیاں ہیں کسی نہ کسی کی عزت ہیں، میں بس اپنا فرض پورا کر رہا ہوں۔۔۔!

وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر بارڈر کی طرف بڑھ گئے، پولیس کی گاڑیاں بھی ان کی گاڑی کے پیچھے چل پڑیں۔۔۔!!

تھوڑی ہی دیر میں وہ بارڈر کے بالکل قریب پہنچ گئے،وہاں کافی کنٹینرز کھڑے تھے جن کی مدد سے راستہ آگے کا بند کیا گیا تھا۔۔۔!!!

حنان اور شاہ میر گاڑی سے نیچے اترے، پولیس والے بھی نیچے اترے، حنان اگے بڑھنے لگا۔۔۔!

ایک کنٹینرز کی اوٹ میں جا کر حنان کھڑا ہو گیا اور آگے کا منظر دیکھنے لگا۔۔۔!!

سامنے کچھ آدمی کھڑے تھے اور ان کے آگے ایک ستائیس، اٹھائیس سال کا لڑکا کھڑا تھا،جس کی شکل سے ہی خباثت ٹپک رہی تھی، وہ شاید ان سب کا لیڈر تھا،اور ان سب کو کچھ سمجھا رہا تھا۔۔۔!!!

پاس ہی ایک ٹرک کھڑا تھا جس میں سے سسکنے اور رونے کی آوازیں آ رہی تھیں یقیناً اس میں لڑکیاں تھیں۔۔۔!

حنان نے آگے بڑھ کر شاہ میر کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا اور ٹرک کے پیچھے سے ہو کر ٹرک کے دروازے کے پاس جا کر ڈرائیو پہ گولی چلا دی، سائیلنسر لگا ہوا ہونے کی وجہ سے گولی چلنے کی آواز نہیں آئی اور ڈرائیو وہیں ڈھیر ہو گیا۔۔۔۔!

شاہ میر حنان کا اشارہ پاتے ہی پولیس والوں کے ساتھ ان سب پہ حملہ آور ہو گیا، ان سب کو اس اچانک سے ہو جانے والی افتاد کی سمجھ نہیں آئی اور وہ اس حملے کو سمجھ نہیں پائے

، سب کو پولیس نے اپنے گھیرے میں لے لیا تھا، شاہ میر نے آگے بڑھ کر ان کے لیڈر پہ گن تان دی تھی، کوئی بھی حرکت نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔!!

پولیس ان سب آدمیوں کو لے کر تھانے چلی گئی، حنان نے بدر کے ساتھ مل کر تمام لڑکیوں کو ان کے گھروں تک بخیر و عافیت سے پہنچا دیا، شاہ میر، حنان کے حکم کے مطابق مسکان کو لے کر اس کے گھر چلا گیا۔۔۔۔!!

حنان سب کاموں سے فارغ ہو کر رات کو گھر پہنچا۔۔۔۔!!

گھر میں وہ داخل ہوا، تو سامنے لاؤنج میں ہی مسکان اور شاہ میر بیٹھے باتیں کر رہے تھے، حنان نے پہلی بار مسکان کو ہنستے ہوئے دیکھا تھا، وہ شاہ میر کے سنائے ہوئے کسی جوک پہ ہنس رہی تھی، اس نے کالے رنگ کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی اور سلیقے سے دوپٹہ سر پہ ٹکائے وہ سادگی میں بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی، حنان کی نظریں اا پہ ہی ٹک گئی تھیں۔۔۔۔۔!!!

ہنستے ہنستے اس نے اپنے اوپر کی نظروں کی تپش محسوس کی تو نظر اٹھا کر سامنے دیکھا، حنان اپنی وجاہت کے ساتھ پورے انہماک سے مسکان کو دیکھ رہا تھا، وہیں مسکان کی ہنسی کو بریک لگے اور نظریں چرالیں، کہیں یہ آنکھیں اپنے سحر میں ہی نہ جکھڑلیں۔۔۔۔!!

شاہ میر نے حنان کو دیکھتے ہی بولنا شروع کر دیا، کب سے ہم تمھارا انتظار کر رہے ہیں بہت بھوک لگی ہوئی ہے، میں نے آرڈر دے کر کھانا منگوالیا تھا، تم جاو جلدی سے فریش ہو کر آجاو۔۔۔۔!!!

حنان ایک طائرانہ نظر دونوں پہ ڈالتے ہوئے اوپر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔!

وہ واپس آیا تو ڈائینگ ٹیبل پہ کھانا لگا ہوا تھا شاہ میر اور مسکان ایک ساتھ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے حنان کے آتے ہی مسکان نے چپ سادھ لی، جس کو حنان نے نوٹ کیا۔۔۔!

کھانا شروع ہوا اور ساتھ ہی شاہ میر کا بولنا بھی، میں تم دونوں سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔!!

حنان نے سوالیہ نظروں سے شاہ میر کو دیکھا جبکہ مسکان خاموشی سے نظریں جھکائے بیٹھی رہی۔۔۔!!

مسکان کو میں اپنے گھر نہیں رکھ سکتا جیسا کہ تو جانتا ہے حنان، اور اس کو سوتیلے باپ کے حوالے تو بالکل بھی کر سکتے، اور باہر کہیں ہاسٹل یا ہوٹل تو سوچ بھی نہیں سکتے، بہت ہی برا زمانہ ہے اور ماحول اس سے بھی زیادہ خراب، تو رہ سہہ کے ایک ہی جگہ بچتی ہے وہ ہے تیرا گھر حنان، اور یہ یہاں محفوظ رہے گی میں جانتا ہوں اور تو بھی۔۔۔۔!

مسکان جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی اب نظریں اٹھا کر شاہ میر کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی نہ جانے اب یہ کیا کہنے والا ہے۔۔۔۔!!

اتنی تمہید کیوں باندھ رہا ہے آج تو منہ پھٹ انسان، حنان نے اس کی بزرگانہ باتوں سے چڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔!!

شاہ میر ایک سنجیدہ نگاہ حنان پہ ڈالی اور آگے بولنے لگا۔۔۔!!

تم دونوں نکاح کر لو، کوئی بات بھی نہیں کرے گا اور تم کو بھی ایک پیاری سی بیوی مل جائے گی، اور مجھے بھی ایک کیوٹ سی بھابھی آخر نے شاہ میر نے مسکان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔!!

حنان پوری قوت سے اٹھا جس سے اس کی کرسی پیچھے کی جانب لڑھکتی ہوئی چلی گئی اور زور دار آواز آئی، نہیں یہ کبھی نہیں ہو سکتا میں اس شادی نہیں کروں گا۔۔۔!

تو میں کون سا تم سے شادی کے لیے مری جا رہی ہوں تم بھی ایسا سوچنا بھی مت سمجھے، مسکان نے بھی پوری قوت سے چلا کر کہا۔۔۔!!

شاہ میر، حنان کے ایسے ہی ری ایکشن کے لیے تیار تھا، مگر مسکان ایسا ری ایکٹ کرے گی اس کے بارے میں اس کو کوئی اندازہ نہیں تھا۔۔۔!

دیکھا کتنی اکڑ ہے اس لڑکی میں، میں نے اس کی کتنی مدد کی اور یہ اس کو کسی خاطر میں ہی نہیں لارہی اور تو مجھ کو کہہ رہا ہے میں اس کو اپنی بیوی بنالوں، میں تو اسے اب تک صرف تیرے کہنے پہ برداشت کر رہا تھا اور تجھے لگتا ہے کہ اب میں تیرے کہنے پہ اس سے شادی بھی کرلوں گا تو یہ تیری بھول ہے سمجھا تو، حنان نے غصے سے کہتے ہوئے شاہ میر کو دیکھا ۔۔۔!

مجھ میں اکڑ ہے، ہے ناں صیح کہہ رہے ہو ایک بار بھی تم نے مجھ سے صیح سے بات کی مجھ کو سمجھا نہیں ناں، بس مجھ پہ نجانے کس کا غصہ نکالے جا رہے ہو، اور یہ مت سمجھنا کہ تم نے مجھے اس سردار جو بھی نام ہے اس کا، اس سے بچایا وہ تمھاری اطلاع کے لیے عرض ہے میں وہاں تمھاری وجہ سے ہی پھنسی تھی اور پھر جو مجھے اب تم سمجھ رہے ہو گے کہ مجھ کو بچا کر لائے ہو وہ تمھارا فرض تھا باقی کی لڑکیوں کو ڈھونڈنا تھا تم نے، اگر تم کو پتہ ہوتا کہ میں بھی ہوں بیچ میں تم نے جانا ہی نہیں تھا میں اچھے سے جانتی ہوں، شاہ میر ہکا بکا دونوں کو دیکھ رہا تھا، مسکان تو پھٹ پڑی تھی۔۔۔۔!!

تم بھول رہی ہو تمھارے اس سوتیلے باپ سے بھی میں نے ہی تم کو بچایا تھا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو، یاد کرو اچھے سے، حنان نے طنز سے کہتے ہوئے مسکان کو دیکھا۔۔۔۔!!

اوہ ہیلو مسٹر حنان تم اگر نہ بھی ہوتے تو میں خود اپنا بچاو کر سکتی تھی، سمجھے تم اور شاہ میر بھائی آپ نے میرا اتنا ساتھ دیا میرا اتنا خیال رکھا اس کو میں ساری زندگی یاد رکھوں گی مگر میں آپ کی یہ بات نہیں مان سکتی، میں اپنی پڑھائی مکمل کروں گی اور کسی ہاسٹل میں رہ لوں گی آپ میری فکر نہ کریں، مسکان نے حنان کو کہتے ہوئے آخر میں شاہ میر کو اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔!!

تم کہیں نہیں جاوگی میں نے کہہ تو کہہ دیا، یہاں کے ہاسٹل کا کس کو نہیں پتہ کیا حال ہے ان سب کا، تم وہاں نہیں جاوگی اور تمھارا سوتیلا باپ بھی وہاں پہنچ سکتا ہے میں اپنی بہن کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا، اور حنان تمھارے پاس صبح تک کا وقت ہے ورنہ تم اپنے دوست کو کھو دو گے، اگر تم نے نہ کی تو میں صبح ہی مسکان کو لے کر چلا جاوں ایسی جگہ جہاں اس کا باپ اور تم دونوں ہی نہ پہنچ سکو، شاہ میر غصے سے کہتا ہوا اٹھ کر کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔!!

اب وہاں بس وہ دونوں ہی رہ گئے تھے، حنان جانتا تھا وہ جتنا سیدھا ہے اتنا ہی ٹیڑھا بھی ہے، اگر کسی کے لیے کھڑا ہو تو بے شک سامنے کوئی بھی ہو وہ اس کے لیے ٹکرا جائے گا، حنان اپنے بالوں میں انگلیاں گرائے وہیں بیٹھ گیا۔۔۔!

مسکان نے ایک نظر اٹھا کر حنان کو دیکھا، اور شاہ میر کے پیچھے چلی گئی۔۔۔۔۔!!!

شاہ میر کمرے میں بیٹھا کسی سوچ میں گم تھا، مسکان نے آتے ہی گلہ کھنکار کر اپنے آنے کی اطلاع دی، شاہ میر نے دوسری طرف نگاہیں پھیر لیں۔۔۔!!

بھائی آپ کیوں ناراض ہو رہے ہیں، دیکھیں میں بھی ایسا نہیں چاہتی اور نہ ہی حنان ایسا چاہتا ہے، اس شادی میں کوئی بھی خوش نہیں رہ سکتا۔۔۔!!

صحیح ہو گیا اب تم بس مجھ کو ایک بات بتاو، تم کیوں انکار کر رہی ہو، حنان میں کیا کمی ہے۔۔۔!!

حنان میں کوئی کمی نہیں ہے، کمی تو مجھ میں ہے، حنان تو کسی کا بھی آئیڈیل ہو سکتا ہے، ہینڈسم ہے ڈیشنگ ہے، اچھا کماتا ہے مگر میں اس کے احسان کے تلے دبنا نہیں چاہتی اس نے پہلے بھی کافی مدد کی ہے میری اور اب میں یہ نہیں چاہتی کہ وہ مجھ پہ ترس کھا کر مجھے صرف تحفظ دینے کے لیے شادی کر لے۔۔۔۔!!

ایسا کچھ نہیں ہے وہ احسان نہیں کر رہا پہلے تو یہ سوچ ذہن سے نکالو وہ بس غصے کا تیز ہے، وقت اور حالات نے بس تلخ بنا دیا ہے اسے، دل کا بہت اچھا ہے، تم اس کے ساتھ بہت خوش رہو گی اس بات کی میں گارنٹی دیتا ہوں، جب تم ایمرجنسی میں تھی اس کی حالت میں نے دیکھی تھی اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے میں نے پیار دیکھا ہے، وہ

بس اپنے دل کی نہیں سن رہا تم بس ہاں کر دو میرے لیے اس کی گارنٹی میں دیتا ہوں۔۔۔۔!!!

وہ کبھی بھی اس کے بچپن کے دوست کو اس سے دور کرنے کے بارے بھی میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی، وہ کسی کے لیے بھی دل آزاری کا سبب نہیں بننا چاہتی تھی، جب سے شاہ میر ملا تھا اس نے اس کی ہمیشہ دلجوئی کی تھی، اس کو بس ہنسایا ہی تھا، اور دوسری طرف یہ کھڑوس جو بناء بات کے ہی اس پہ غصہ ہونے لگتا تھا، مسکان اپنی سوچوں میں گم تھی شاہ میر نے چٹکی بجائی ہاتھ سے اس کے سامنے وہ واپس دنیا میں آئی۔۔۔۔!!!

کہاں کھو گئی ہو، آہاں۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔نہیں۔۔۔کہیں بھی تو نہیں بس ایسے ہی۔۔۔۔۔مسکان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔!!

اچھا ٹھیک ہے، میں بس آپکی وجہ سے ہاں کر رہی ہوں یہ بات آپ یاد رکھیے گا، مسکان نے گھورتے ہوئے شاہ میر سے کہا۔۔۔!

شاہ میر نے ایک قہقہ لگایا اور بولا ٹھیک ہے بھابھی جی میں یاد رکھوں گا اور اب دیکھنا میں کیا کرتا ہوں اس حنان کے بچے کے ساتھ۔۔۔۔!!

مسکان نے بھابھی کہنے پہ ایک گھوری سے نوازا مگر وہ نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔۔۔

بہت رات ہو رہی ہے اب آپ جائیں آرام کر لیں۔۔۔۔!

میں کہاں آرام کروں جا کے مسکان نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔!

اوہ سوری مائے فالٹ، آئیں آپ میرے ساتھ میں آپ کو آپ کا کمرہ دیکھا دیتا ہوں اصل والا تو آپ نے ویسے بھی دیکھ ہی رکھا ہے، مگر ابھی عارضی والا میں نے میڈ سے کہہ کر صاف کروادیا تھا، آپ کی ضرورت کی تمام چیزیں میں نے وہاں رکھ دیں کپڑے کل آپ حنان کے ساتھ جا کر لے آ ئیے گا، میں نہیں جا سکتا ناں مجھے کل بہت ضروری کام ہے، مسکان نے اس کے حنان کے ساتھ جانے والی بات پہ غصے سے اس کی طرف دیکھا تو شاہ میر جلدی سے بولا۔۔۔۔!!!

اچھا ابھی اگر کسی چیز کی ضرورت آپ کو پڑی تو حنان کو کہہ دینا مجھے تو نیند آ رہی ہے یہ ہے اپ کا کمرہ اب جائیں اور کرلیں آرام، میں کہاں آرام کروں جا کے آخر میں شاہ میر، مسکان کی نقل اتارتے ہوئے بھاگ گیا۔۔۔۔!!!!

مسکان مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہوگئی، ضرورت کی تمام چیزیں موجود تھیں، وہ کافی تھکی ہوئی تھی اور ابھی کافی نقاہت بھی محسوس کر رہی تھی، اسلئے بیڈ پہ سونے کی غرض سے لیٹ گئی۔۔۔!

دوسری طرف حنان کو شاہ میر کی جانے والی بات پہ غصہ آئے جا رہا تھا، اور اس نے آج تک شاہ میر کو غصہ کرتے ہوئے بھی نہیں دیکھا تھا، آج اس نے غصہ بھی کیا مجھ پہ وہ ایک

لڑکی کی وجہ سے ایسا کیسے کر سکتا ہے حد ہے یار، وہ خود کلامی کرتے ہوئے اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔۔۔۔!!

پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ شاہ میر کے کمرے میں موجود تھا، جوکہ مزے سے موبائل پہ پب جی کھیل رہا تھا، میری زندگی میں زہر گھول کر میری دوستی سے کھیل کر اب تو مزے سے پب جی کھیل رہا ہے، حنان کا اس کو دیکھ کر اور ہی پارہ ہائی ہو گیا تھا۔۔۔!!

میں جو مرضی کروں تم کون ہوتے ہو میرے معاملے میں گھسنے والے، جیسے تم میری بات نہیں مان سکتے اس طرح میں بھی تمھارے اشاروں پہ نہیں چل سکتا اب جا یہاں سے مجھے آرام کرنا ہے۔۔۔۔!!

مسکان کمرے میں لیٹی ہوئی تھی، نیند آ ہی نہیں رہی تھی اس کو، وہ چھت پہ دیکھ رہی تھی، اس کی نظر چھپکلی پہ جا پڑی، مسکان کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی، وہ جلدی سے اٹھ کر باہر کی جانب بھاگی، سامنے حنان کا کمرہ تھا وہاں جانے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی، شاہ میر کو کہتی ہوں وہ شاہ میر کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔!!

اندر سے حنان اور شاہ میر کی آوازیں آرہی تھیں، وہ وہیں رک گئی اور حنان کے نکلنے کا انتظار کرنے لگی وہ ابھی حنان کا سامنا کرنے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔!

شاہ میر دیکھو اس دنیا میں ہزاروں کی تعداد میں بے سہارا، تنہا اور یتیم لڑکیاں ہیں جن کی عزت کی حفاظت کرنے والا کوئی نہیں ہے، اب میں ہر کسی سے تو شادی نہیں نہ کر سکتا، مجھے سمجھ نہیں آرہی تم کیوں اس میں اتنا انٹرسٹ لے رہے ہو وہ بھی ایک عام لڑکی ہی ہے تم کیوں میری اور اپنی دوستی میں ایک لڑکی کو لا رہے ہو، پتہ نہیں اس لڑکی نے تم پہ کیا جادو کر دیا ہے تم بس اسی کے گن گا رہے ہو، ہو سکتا ہے زرا سوچو اگر وہ کوئی جھوٹی ہوئی یا جاسوس ہوئی تو، یا پھر ہو سکتا ہے وہ مجھ سے شادی کر کے۔۔۔۔!!

بس کر دو بس حنان اس سے آگے ایک لفظ نہیں اعتبار کرنا سیکھو وہ لڑکی اتنے دکھوں کی ماری ابھی چند دن پہلے جس کی ماں فوت ہوئی وہ جھوٹ بولے گی ہے ناں وہ اپنی عزت پہ خود ہی انگلی اٹھوائے گی ہے ناں تم کو اگر ناں کرنی ہے تو کر دو مرضی ہے میں فورس نہیں کر رہا مگر تم میری بہن کے بارے میں اب ایک لفظ بھی نہیں بولو گے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔!!

اچھا ٹھیک ہے جیسے تم کہو میں کرنے کے لیے تیار ہوں تم مجھ سے میری دوستی کی قیمت مانگ رہے ہو تو مجھے منظور ہے تمہارے لیے تو جان بھی حاضر ہے یار۔۔۔!!

مسکان کی اس سے زیادہ سننے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی وہ الٹے قدموں واپس آگئی تھی اپنے کمرے میں، اسے اب چھپکلی سے ڈر نہیں لگ رہا تھا، حنان سے لگ رہا تھا جو ہمیشہ کی طرح

اس کو غلط سمجھ رہا تھا، اور اپنی دوستی کی قیمت میں مجھ سے شادی کر رہے ہو واہ مسٹر حنان واہ۔۔۔۔!!

صحیح ہے صبح مسکان کے ساتھ جا کر شاپنگ کر لینا مجھے تھوڑا سا کام ہے، پرسوں جمعہ کے بعد تم دونوں کا نکاح ہے شادی پھر جب بھی تم کہو کر دیں گے، کیونکہ 2 ہفتے بعد میں استنبول جا رہا ہوں کام کے سلسلے میں۔۔۔۔!!

ٹھیک ہے جیسے تم کہو اب ناراض تو نہیں ہے ناں یار حنان نے پوچھا۔۔۔!

میں ہو سکتا ہوں کوئی تجھ سے ناراض یار، بس غصہ آ گیا تھا تو بھی تو بار بار اس کو برا بھلا کہے جا رہا تھا کون اپنی بہن کے بارے میں ایسا سن سکتا ہے، ویسے تجھے وہ خود بھی بہت پسند ہے ناں شاہ میر نے آخر میں آنکھ مارتے ہوئے پوچھا۔۔۔!

میں تجھے ایک سچ بات بتاؤں مجھے وہ پہلی نظر میں ہی پسند آ گئی تھی یار، جب وہ میری بانہوں میں آ کر گری تھی میرا دل بھی اسی وقت اس کے قدموں میں گر گیا تھا، اس کا احساس مجھے ہسپتال میں اچھے سے ہو گیا تھا میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا، میں بس ڈر رہا تھا یار کہیں اس نے انکار کر دیا تو اور دیکھا تو نے اس نے کیسے انکار کر دیا وہ بھی میرے منہ پہ مجھے غصہ نہ آئے تو کیا آئے، اور ساتھ مجھے اس بات کا بھی ڈر تھا کہ یہ میری کمزوری نہ بن جائے آگے ہی میں اپنے عزیز رشتوں کو کھو چکا ہوں خوشیاں زیادہ راس نہیں آتیں تو جانتا

ہے میری کوئی کمزوری نہیں ہے اور نہ میں بنانا چاہتا ہوں ہزار دشمن ہیں کیا بھروسہ کون سا کب کہاں سے حملہ کر دے۔۔!!

میں جانتا ہوں تو اس کو پسند کرتا ہے اور تجھے لگتا ہے کہ تو اپنی عزت کی حفاظت نہیں کر سکے گا جو دوسروں کی عزت کی حفاظت کے لیے پھرتا ہے۔۔۔!!!

نہیں ایسا نہیں ہے یار بس تو جانتا ہی ہے ناں یار۔۔۔!!

اچھا چھوڑ ایسا ویسا نہ سوچ نکاح کی تیاری کر، مسکان نے ہاں کر دی تھی مجھ کو اس کی طرف سے بے فکر رہو، اب تیاری کرا فی الحال دفعہ ہو میرے کمرے میں سے مجھے آرام بھی کرنا ہے کب کا سویا نہیں ہوں میں، شاہ میر نے حنان کو دھکا دے کمرے سے نکالتے ہوئے کہا۔۔۔!!

حنان مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔!!

مسکان کا برا حال ہو رہا تھا بار بار اس کے ذہن میں حنان کی باتیں گردش کر رہی تھیں، ٹھیک ہے تم سمجھتے ہو ناں میں جاسوس ہوں تم سے شادی کر کے فائدہ اٹھانا چاہتی ہوں، اعتبار کے لائق نہیں ہوں ناں۔۔۔۔!

صبح سویرے ہی میں یہاں سے چلی جاوں گی بہت دور جہاں میرا سایہ بھی کسی کو میسر نہیں ہو گا، جہاں مجھے کوئی جانتا نہیں ہو گا، جہاں کوئی بھی مجھ پہ شک نہیں کرے گا، جہاں کوئی بھی یہ

نہیں سمجھے گا کہ میں اس کا فائدہ اٹھا رہی ہوں، جہاں کوئی بھی اعتبار کرنے سے پہلے سوچے گا نہیں، مسکان روتے ہوئے خود سے کہے جا رہی تھی۔۔۔!

مسکان وہیں روتے روتے سو گئی، صبح اذان ہونے کی آواز پہ اس کی آنکھ کھلی، اس نے اٹھ کر نماز پڑھی اور واپس بیڈ پہ آ کر بیٹھ گئی اور سوچنے لگی، یہاں سے نکل کے کہاں جائے گی، پھر سوچا بس جس طرف اوپر والا لے گیا اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی، لیکن دل سے آواز آئی یہاں بھی تو اوپر والا ہی لے کے آیا ہے کئی بار یہاں سے جا چکی ہوں لیکن پھر سے واپس یہیں آ جاتی، بس اب اور نہیں اب میں یہاں کبھی نہیں آوں گی نہ ہی حنان کی کبھی شکل دیکھوں گی وہ پھر سے دل میں تہیہ کرتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔!!!
مسکان ابھی باہر نکلی ہی تھی کہ سامنے سے حنان وردی پہنے نیچے آ رہا تھا، مسکان واپس کمرے کی جانب بڑھ گی تا کہ اس کی نظر نہ پڑے، حنان تھوڑی ہی دیر بعد گھر سے نکل گیا، مسکان نے سوچا اس سے پہلے کہ اب شاہ میر اٹھے اس کو جلدی سے نکلنا ہو گا کیوں کہ وہ کبھی بھی یہاں سے جانے نہیں دے گا، اس نے دوپٹہ صحیح سے اوڑھا اپنا چہرہ چھپایا اور گھر سے نکل آئی۔۔۔۔!!

حنان کی گاڑی تیزی سے تھانے کے راستے پر گامزن تھی، اسے یاد آیا فائل تو سٹڈی روم میں ہی رہ گئی ہے، اس نے زور سے اپنا ڈیش بورڈ پہ مارا اور گاڑی کا رخ گھر کی جانب موڑ دیا، ابھی وہ گھر جا ہی رہا تھا آگے کا رستہ بلاک ہوا پڑا تھا، حنان نے دوسرے راستے دے گھر جانے کا سوچا، پھر نجانے کیا دل میں آیا وہ گاڑی سے اترا اور پوچھنے لگا آخر ہوا کیا ہے، ایک لڑکی کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا، جس کی بہت بری حالت تھی لوگ لڑکی کو وہیں چھوڑ کر گاڑی والے کو مارنے میں لگے ہوئے تھے، حنان آگے بڑھا، لڑکی کے چہرے پہ نظر پڑتے ہی حنان کے دل میں ایک ٹھیس سی اٹھی، یہ یہاں کیا کر رہی ہے، یہ یہاں کیسے پہنچی یہ تو گھر تھی، بہت سارے سوال حنان کے ذہن میں گردش کر رہے تھے، اور دل بیٹھا جا رہا تھا، اس نے آگے بڑھ کر تیزی سے مسکان کو اٹھایا اور اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔!!

حنان، مسکان کو لے کر سیدھا ہسپتال گیا، ڈاکٹرز نے فوراً ٹریٹمنٹ شروع کر دیا، اس کا خون بہت زیادہ بہہ گیا تھا، اور وہ بے ہوشی کی حالت میں تھی، حنان نے ہسپتال پہنچتے ہی شاہ میر کو ہزاروں صلواتیں سنانے کے ساتھ فون کیا تھا، جو کہ اب حنان کے ساتھ بیٹھا خاموش تماشائی بنا بیٹھا تھا۔۔۔!!

تو مجھے کہہ رہا تھا کہ راضی ہو گئی تھی مسکان تو پھر یہ کیا ہے وہ گھر چھوڑ کر کیوں گئی، تم زبردستی کیوں کر رہے ہو وہ اگر نہیں کرنا چاہتی ہو، دیکھا اب وہ کس حالت میں ہے اگر اس کو کچھ ہوا ناں تو میں تجھے کبھی بھی معاف نہیں کروں گا سمجھا تو۔۔۔۔!!

حنان ادھر دیکھ میری بات سن، وہ سچ میں راضی ہو گئی تھی مجھے نہیں پتہ وہ کیوں گھر چھوڑ کر گئی، تو پریشان نہ ہوا بھی اسے ہوش آنے دے اسی سے پوچھتے ہیں، شاہ میر نے حنان کو تسلی دینے والے انداز میں کہا، لیکن اس کو خود سمجھ نہیں آ رہی تھی مسکان نے ایسا کیوں کیا ہے۔۔۔۔!!!

ابھی وہ دونوں یہی باتیں کر رہے تھے کہ ڈاکٹر آتا ہوا دیکھائی دیا، حنان اٹھا اور جلدی سے ڈاکٹر کے پاس گیا اور مسکان کے بارے میں پوچھنے لگا، ڈاکٹر کے مطابق مسکان کی حالت تشویشناک تھی اور اس کو فوراً سے او نیگیٹو بلڈ کی ضرورت تھی اور بلڈ بنک سے وہ نہیں مل رہا تھا، شاہ میر نے پریشانی سے حنان کی طرف دیکھا، شاہ میر جانتا تھا کہ حنان کا بلڈ گروپ یہی ہے، لیکن پتہ نہیں وہ مسکان کو کو اپنا خون دے گا بھی کہ نہیں، اس کا کوئی بھروسہ نہیں تھا پل میں تولہ اور پل میں ماشہ والا حساب تھا حنان کا۔۔۔۔!!!

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد حنان ڈاکٹر کے روم کی جانب چلا گیا، شاہ میر بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا، حنان نے اپنا بلڈ سیمپل ڈاکٹر زکی تسلی کے لیے دیا، تھوڑی ہی دیر بعد

ڈاکٹرز نے اس کا بلڈ مسکان کو لگا دیا، تقریبا پانچ گھنٹے تک مسکان بے ہوشی کی حالت میں رہی، اور حنان بار بار شاہ میر کو دیکھ کر غصہ ہوتا رہا، اور شاہ میر بھی دل ہی دل میں یہ سمجھ رہا تھا کہ اسی کی غلطی ہے نہ وہ فورس کرتا نہ وہ جاتی نہ اس کے حادثہ ہوتا۔۔۔۔!!!

مسکان کو ہوش آیا تو شاہ میر اندر جانے کے لیے اٹھا تو حنان نے ہاتھ پکڑ کر بیٹھا دیا، تم نہیں جاوگے اس سے ملنے پتہ نہیں کیا کہہ دو اور اس کی حالت بگڑ جائے یہاں ہی بیٹھو اگر نہیں بیٹھ سکتے تو گھر چلے جاو میں ہوں یہاں مسکان کے پاس، شاہ میر اس کی اس بات پہ صبر کے گھونٹ پی کر رہ گیا، حنان اپنی بات کہہ کر یہ جا وہ جا۔۔۔!!

حنان اندر داخل ہوا سامنے مسکان لیٹی ہوئی تھی، آنکھیں اس کی بند تھیں، جیسے ہی آہٹ سے کسی کے اندر آنے کا احساس ہوا اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں، وہ جو کبھی بھی حنان کا سامنا نہ کرنے کی دعائیں مانگ رہی تھی، سب سے پہلے ہوش میں آنے پہ اسی کا چہرہ دیکھائی تھی، مسکان نے تنفر سے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلا اور پھٹ پڑی۔۔۔۔!!

تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی، تم یہاں سے چلے جاو میں تمھاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی، میں نے اگر اپنے سوتیلے باپ کے علاوہ کسی سے نفرت کی ہے تو وہ تم ہو مسٹر حنان، میں نے پتہ نہیں کیوں شاہ میر بھائی کے کہنے پہ تم سے شادی کے لیے رضامندی دے دی تھی، میں صرف ان کے لحاظ میں ایسا کر رہی تھی، مگر تم اس لائق ہو

ہی نہیں، بہتر ہو گا آئیندہ تم میرے سامنے نہ آو تو بہتر ہو گا تمھارے لیے، ورنہ۔۔۔۔۔۔۔

حنان جو ہکا بکا سا کھڑا اس کی باتیں سنے جا رہا تھا، اس کو سمجھ نہیں آ رہی تھی ہوا کیا ہے اس کو آخر میری کس بات پہ غصہ ہے، اور وہ شاہ میر کو اپنا محسن سمجھ رہی ہے۔جس کو ہزاروں باتیں وہ سنا کے آیا تھا، حنان نے اس کی بات بیچ میں سے ہی اچک لی۔۔۔!!!

کیا ورنہ ہاں بولو کیا ورنہ۔۔۔۔۔

حنان نے مسکان کے بازو کو زور سے پکڑ کر پوچھا۔۔۔

مجھے درد ہو رہا ہے، مسکان نے آنکھوں میں آنسو لیے ہوئے روہانسے لہجے میں کہا۔۔۔

حنان کے دل کو اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر کچھ ہوا، اس نے وہیں اس کا بازو چھوڑ دیا، اور پوری قوت سے دروازہ بند کر کے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔!!!

شاہ میر جو حنان کی باتوں کو لیے خاموشی سے ویٹنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا، حنان کو تیزی سے باہر جاتا ہوا دیکھ کر اس کے پیچھے نکلا لیکن حنان اس سے بہت آگے تیزی سے نکل گیا تھا، شاہ میر پریشانی کے عالم میں وارڈ کی جانب گیا، اور اندر داخل ہوا، مسکان لیٹی ہوئی مسلسل چھت کو تکے جا رہی تھی، اور آنکھ سے آنسو نکل رہے تھے۔۔۔۔۔!!

شاہ میر کو دیکھتے ہی مسکان نے جلدی سے آنسو صاف کیے۔۔۔!!

آئم سوری مسکان مجھے نہیں معلوم تھا کہ حنان سے شادی کے لیے راضی نہیں ہو، مجھے فورس نہیں کرنا چاہیئے تھا، کیا بھائی کا کوئی حق نہیں تھا لیکن تم انکار بھی تو کر سکتی تھی یوں گھر چھوڑ کر جانا یہ کون سا طریقہ ہے تم نے مجھ کو میری اور میرے دوست کی نظروں میں ہی گرا دیا، میرا مان توڑ دیا، تم نے میری وجہ سے گھر کیوں چھوڑا جواب دو۔۔۔۔!!

مسکان خالی خالی نظروں سے شاہ میر کو دیکھنے لگی۔۔۔!!

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہ گویا ہوئی، آپ کو کس نے کہا کہ میں نے آپ کی وجہ سے گھر چھوڑا میں تو آپ بہت احترام کرتی ہوں میں تو آپ کے فیصلے پہ راضی بھی تھی۔۔۔!!!

جب راضی تھی تو پھر ایسا کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی بتانا پسند کرو گی۔۔۔؟؟

میں یہ نہیں بتا سکتی لیکن میں آپ کی وجہ سے نہیں گئی تھی، یہ بات ذہن سے نکال دیں بھائی، اور آپ پلیز پریشان نہ ہوں اوپر والا ہے ناں وہ سب ٹھیک کر دے گا انشاءاللہ۔۔۔۔

یہ بات مجھے تم سے کہنی چاہیے، کتنی بہادر ہے ناں میری بہن چلو ٹھیک ہے اگر تم نہیں بتانا چاہتی تو نہ بتاو، لیکن اب بس جلدی سے ٹھیک ہو جاو تاکہ گھر چلیں۔۔۔!

نہیں میں اس گھر میںنہیں جاوں گی بھائی پلیز، مسکان نے التجائیہ لہجے میں شاہ میر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔!!

لیکن کیوں مسکان۔۔۔؟؟

آپ نے کہا تھا کہ آپ نہیں پوچھیں گے،۔۔۔!

اچھا بابا نہیں پوچھتا۔۔۔۔

صرف یہ بتا دو حنان یہاں سے اتنی جلدی میں کیوں گیا تھا اور غصے میں بھی لگ رہا تھا۔۔۔۔!!!

پتہ نہیں شاید کوئی کام آگیا ہوگا اس کو میرے خیال میں، مسکان نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔!

حنان کے نام پہ اس کا موڈ پھر سے خراب ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔!!

ہاں وہ صبح بھی کسی کیس کے سلسلے میں جلدی چلا گیا تھا لیکن شکر ہے اس کی فائل گھر رہ گئی تھی اور رستے میں تم اس کو مل گئی اگر کسی اور کے ہاتھ لگ جاتی تو، تمھیں تھوڑا بہت تو سوچنا چاہیئے تھا ہمارے بارے میں۔۔۔۔

آپ نے پھر سے وہی بات شروع کر دی اوکے آئیندہ نہیں کرتی ایسا اب چھوڑ دیں اس بات کو پلیز بھائی۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد ڈاکٹرز نے مسکان کو ڈسچارج کر دیا تھا، وہ حنان کے گھر نہیں جانا چاہتی تھی لیکن شاہ میر کو وہ انکار نہیں کر سکی، وہ اصل بات بھی نہیں بتانا چاہتی تھی، اس لیے خاموشی سے شاہ میر کے ساتھ چل دی۔۔۔۔!!

حنان گاڑی سڑکوں پہ دوڑائے جا رہا تھا اس کے ذہن میں بار بار مسکان کی باتیں گردش کر رہی تھیں۔۔۔۔!!!

بہت خوب کہا تم نے میں نہیں ہوں ناں تمھارے لائق، میں تمھیں اب بتاوں گا کس لائق ہوں میں، مجھ سے نفرت کرتی ہو ناں تم، میں تمھیں نفرت کا اصل مطلب سمجھاوں گا، شکل نہیں دیکھنا چاہتی ناں میری ساری زندگی تمھاری آنکھوں کے سامنے نہ رہا تو میرا نام بھی حنان نہیں، تم نے بہت ہلکا لے لیا ہے مجھے میں اب تمھیں بتاوں گا میں ہوں کیا اور کیا کیا کر سکتا ہوں، حنان نے غصے سے خود کلامی کرتے ہوئے کہا، اور گاڑی سڑک کے کنارے روک دی، اور خود گاڑی سے باہر آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔!!

تبھی حنان کے موبائیل پہ شاہ میر کی کال آنے لگی، جو کہ حنان نے ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔۔۔۔!!!

حنان سوچ رہا تھا ابھی فی الحال تھانے جا کر صورتحال دیکھتا ہوں واپس جا کر ان دونوں کا بھی بندوبست کرتا ہوں، وہ سوچتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھا اور گاڑی کا رخ تھانے کی جانب کرلیا۔۔۔۔!!

وہاں پہنچ کر خیال آیا فائل تو گھر ہی پڑی ہوئی ہے، خود اگر اب جاتا تو آنے جانے میں بہت وقت لگ جانا تھا اور یہاں سے کسی کو بھی وہ بھیج نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔!!!

کیونکہ حنان کے اسٹڈی روم میں کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں تھی گھر کے کسی بھی فرد کو بھی، وہ شاہ میر کو بھی وہاں نہیں جانے دیتا تھا، ابھی وہ ابھی یہی سوچ رہا ہوتا ہے کہ آئی جی پنجاب کی جانب سے اسے میسج موصول ہوتا ہے فوراان کے آفس آنے کے لیے، وہ چارو ناچار بدر کو اپنے گھر بھیجتا ہے فائل لینے کے لیے، اور شاہ میر کو میسج کرتا ہے کہ بدر آئے گا تو اس کو سٹڈی روم میں سے فائل اٹھا کر دے دینا۔۔۔۔۔!!!!

ادھر شاہ میر مسکان کے لیے کچھ کپڑے لینے مال آیا ہوتا ہے، اور اس کا موبائل گھر چارجنگ پہ لگا ہوتا ہے۔۔۔۔!!

بدر، حنان کے گھر آتا ہے دروازے پہ دستک دیتا ہے، ملازم دروازہ کھولتا اور اس کو ڈرائنگ روم میں بیٹھاتا ہے، وہ پوچھتا ہے شاہ میر کے بارے میں، ملازم بتاتا ہے وہ تو

گھر نہیں ہیں، آپ بتا دیں کیا کام ہے، وہ بتا تا ہے کہ ایک فائل لینی ہے جو کہ بہت ہی اہم ہے۔۔۔۔۔۔!!

تبھی مسکان کو پانی کی طلب ہوتی ہے، ہمیشہ اپنے کام خود کرنے کی عادی وہ خود ہی ہمت کر کے اٹھتی ہے اور کچن کی جانب جاتی ہے۔۔۔۔!!!

رستے میں ایک ملازم ملتا ہے اس سے پوچھتی ہے کون آیا ہے، کیوں کہ وہ نہیں چاہ رہی ہوتی کہ حنان سے سامنا ہو، اگر حنان ہے تو اس کو بول کر پانی منگوا لیتی ہوں اور واپس کمرے چلی جاتی ہوں۔۔۔۔۔!!!

وہ حنان صاحب کے خاص آدمی بدر صاحب آئے ہیں کسی فائل کے سلسلے میں اور شاہ میر صاحب بھی گھر نہیں ہیں، اور کسی بھی ملازم کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے بی بی صاحب۔۔۔۔!!!

اچھا کوئی بات نہیں میں جا کر لے آتی ہوں آپ فکر نہ کرو، مسکان کہتے ہوئے سٹڈی روم کی جانب اپنا رخ کر لیتی ہے۔۔۔!!

وہ چلتے چلتے سوچ رہی ہوتی ہے، آخر ایسا کیا ہے اس کمرے میں جو یہ کسی کو بھی نہیں جانے دیتا۔۔۔!!

مجھ پہ غصہ اگر کیا بھی تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے ہاں نی تو اتنا سر پہ پتہ نہیں کیوں چڑھایا ہوا ہے سب نے اس کو، صبح بھی مجھ پہ غصہ کر کے چلا گیا جاہل انسان، عورتوں سے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے۔۔۔۔!!!

وہ دروازے کے پاس پہنچ چکی تھی، پورا دروازہ ایک پوسٹر سے ڈھکا ہوا تھا، جس پہ حنان کی تصویر بنی ہوئی تھی اور اوپر لکھا ہوا تھا، کوئی بھی یہاں داخل ہونے کی جرات نہ کرے ورنہ نتائج کا ذمہ دار وہ انسان خود ہو گا، اٹس ڈینجر فار یو۔۔۔۔۔!!!

مسکان پڑھتے ہی زور زور سے ہنسنے لگی، وہ تو ویسے مجھے پتہ ہے کی تم کھڑوس ہو لیکن یہ کیا بکواس ہے، باقی سب تمھارے اس ڈینجر ہاہاہاہا ڈینجر سے ڈرتے ہوں گے، میں نہیں ڈرتی تم سے آئے بڑے وہ یہ کہتے ہوئے دروازہ کھولتی ہے اور اندر داخل ہوتی ہے۔۔۔۔۔!!

پورا کمرا دن کے اجالے میں بھی اندھیرے میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے، مسکان ہاتھ سے سوئچ بورڈ ٹٹولتی ہے جو اسے تھوڑی ہی کوشش کے بعد مل جاتا ہے، وہ ایک ہی بار میں سارے بٹن دبا دیتی ہے، پورا کمرا روشنی میں نہا جاتا ہے، مسکان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتیں ہیں۔۔۔۔!!

اف اللہ جی یہ اس جنگلی کا سٹڈی روم ہے یا پھر کیا چیز ہے۔۔۔۔!!

ایک سائیڈ کی پوری دیوار میں ایک الماری بنی ہوئی ہوتی ہے، جس کے بس ایک ریک میں فائلیں پڑی ہوئی ہوتی ہیں اور باقیوں میں کتابیں ہی کتابیں، اور دوسری دیوار پہ درمیان میں کینسر لکھا ہوا ہوتا ہے، اور وہاں ہزاروں کی تعداد میں چھوٹی چھوٹی مختلف قسم کے لوگوں کی تصاویر لگی ہوئی ہوتی ہیں۔۔۔۔!!!

تیسری دیوار آدھی خالی ہوتی ہے اور آدھی پہ کچھ لوگوں کی تصاویر ہوتی ہیں جن کے اوپر سرخ رنگ سے کراس کا نشان لگا ہوتا ہے، اس میں سردار آفریدی اور مسکان کے سوتیلے باپ کی بھی تصویر ہوتی ہے، اپنے سوتیلے باپ کی تصویر دیکھ کر وہ چونک جاتی ہے۔۔۔۔،!!

سامنے ایک بس میز ہوتا ہے جس کے اوپر کافی چیزیں ہوتی ہیں لیکن تمام چیزیں سلیقے سے پڑی ہوئی ہوتی ہیں، وہاں ایک ڈائری پڑی ہوئی ہوتی ہے اور ایک تصویروں کی البم بھی، ساتھ ہی ایک فائل ہوتی ہے جو کہ یقیناً خان کو ضرورت تھی، وہ البم اور ڈائری اٹھانے لگتی ہے لیکن پھر دل میں خیال آتا ہے کہ پہلے فائل دے کر آتی ہوں پھر ان کو آکر دیکھتی ہوں اس میں کیا ہے، وہ فائل اٹھاتی ہے اور باہر نکل جاتی ہے۔۔۔۔!!!

وہ ملازم کو فائل پکڑاتی ہے اور بولتی ہے کہ یہ ان صاحب کو دے آو جو لینے آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اور خود سٹڈی روم کی جانب جانے لگتی ہے۔۔۔!

اسی وقت شاہ میر گھر میں داخل ہوتا ہے اور مسکان کو آڑے ہاتھوں لیتا ہے آپ نے کمرے سے باہر قدم کیوں رکھا پتہ بھی ہے کہ طبعیت خراب ہے پھر بھی آپ ایسے کر رہی ہیں۔۔۔۔!!!

وہ میں پانی لینے آئی تھی تو آ گے کوئی تھانے سے فائل لینے آیا تھا وہ میں پھر لینے کے لیے سٹڈی روم میں چلی گئی تھی بس اب اپنے روم میں ہی جانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔!!!

مسکان نے ایک سانس میں ہی سارے سوالوں کے جواب دے دئیے۔۔۔!!

کیا کیا کہا آپ نے۔۔۔؟؟؟

آپ حنان کے سٹڈی روم میں گئی تھیں۔۔۔؟؟

شاہ میر کو لگا اس نے شاید غلط سن لیا ہے، اس کو اپنے کانوں پہ شبہ ہونے لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔!!!

اس میں اتنا چلانے والی کیا بات ہے بھائی، ہاں میں وہاں گئی تھی اور فائل اٹھا لائی بس۔۔۔۔!!!

مسکان سکون سے کہتی ہوئی سامنے پڑے صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔۔!!

آپ کا دماغ ٹھیک ہے ناں وہ وہاں مجھے بھی نہیں جانے دیتا اور آپ پہ ویسے ہی اتنا گصہ کرتا رہتا ہے اب اگر اسے پتہ چلا تو وہ بہت غصہ ہو گا۔۔۔۔!!

زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ اگر غصہ کرے بھی تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا، مجھے اب اس کے غصے کی عادت ہو گئی ہے، چلیں دکھائیں میرے لیے کیسے کپڑے لے کر آئے ہیں، مسکان تسلی آمیز لہجے میں کہتے ہوئے آخر میں شرارت سے بولی، تاکہ اس کا دھیان وہاں سے ہٹے اور وہ دوبارہ سٹڈی روم میں جا سکے۔۔۔!!

شاہ میر نے ملازم کو وہ تمام چیزیں جو وہ لے کر آیا تھا مسکان کو دیکھانے کا کہا اور پوچھا کہ کون لینے ایا تھا فائل۔۔۔؟؟؟

وہ بدر صاحب آئے تھے، ملازم چیزیں مسکان کے سامنے رکھتے ہوئے بولا اور پھر چلا گیا۔۔۔۔۔!!

میں مان ہی نہیں سکتا کہ حنان ایسے کسی کو بھیجے فائل لینے کے لیے، کہیں کوئی اور ہی فائل لینے نہ آیا ہو، میں کال کر کے پتہ کرتا ہوں، شاہ میر تشویش سے کہتا ہوا اٹھ جاتا ہے۔۔۔!!!

مسکان ایک نظر شاہ میر کو دیکھ کر اپنا سر جھٹکتی ہے اور کپڑے نکال کر دیکھنے لگتی ہے جو وہ لے کر آتا ہے۔۔۔!!!

شاہ میر موبائل اٹھاتا ہے وہاں حنان کا میسج دیکھ کر تھوڑا ریلیکس ہو جاتا ہے۔۔۔!!
اور سوچتا ہے کہ حنان کو نہیں بتائے گا کہ فائل کس نے اٹھا کر دی ہے، میں ابھی جا کر ملازموں کو منع کر دیتا ہوں، وہ ملازموں کی جانب بڑھ جاتا ہے۔۔۔!!!
مسکان ساری چیزیں ملازموں سے کہہ کر کمرے میں رکھواتی ہے اور سوچتی ہے شاہ میر کب آگے پیچھے ہو اور وہ سٹڈی روم میں جائے۔۔۔!!
تھوڑی ہی دیر میں اس کو موقع مل جاتا ہے، شاہ میر کو اپنے استنبول کے ویزہ کے سلسلے میں کوئی کام ہوتا ہے وہ مسکان کو اپنا خیال رکھنے کی تاکید کرتا ہے اور ملازموں کو مسکان پہ نظر رکھنے کا کہتا ہے کہ یہ گھر سے باہر ہی نہ نکلے کسی صورت میں بھی، اور خود گھر سے نکل جاتا ہے۔۔۔!!
مسکان مین گیٹ کے بند ہونے کی آواز سے اٹھتی ہے، اور سٹڈی میں کی جانب جاتی ہے۔۔۔۔!!
دروازہ کھولتے ہوئے وہ پھر زور زور سے ہنسنے لگتی ہے، اور جنگلی کہہ کر کمرے میں داخل ہو جاتی ہے۔۔۔!!

وہ پہلے ایک ایک کر کے کینسر والی دیوار پہ لگی تصویروں کو دیکھتی ہے، ان میں ہر چھوٹی بڑی عمر کے لوگوں کی تصوریں ہوتیں ہیں، کچھ بچوں کی بھی ہوتی ہیں جو بہت ہی شکل سے ہی معصوم لگ رہے ہوتے ہیں، وہ بے اختیار ان پہ اپنا ہاتھ پھیرتی ہے۔۔۔۔۔!!!!

مسکان کے دل میں ایک ٹھیس سی اٹھتی ہے، میں کتنا غلط سمجھتی تھی اس جنگلی کو یہ تو انسان کی شکل میں فرشتہ نکلا۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ میز کی طرف بڑھتی ہے، ایک تصویر وہاں الٹی پڑی ہوئی ہوتی ہے، وہ اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھاتی ہے، لیکن اس کا ہاتھ کوئی پکڑلیتا ہے، مسکان کا سانس وہیں اٹک جاتا ہے، وہ پلٹنے کی کوشش کرتی ہے لیکن پلٹ نہیں پاتی۔۔۔!!

تبھی مسکان کو سماعت چیر دینے والی آواز سنائی دیتی ہے۔۔۔۔!

تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہاں قدم رکھنے کی میری اجازت کے بغیر۔۔۔!!

مسکان اس اچانک سے ہونے افتاد سے ڈر جاتی ہے، وہ اس کے سخت رد عمل کے لیے دل ہی دل میں تیار ہوتی ہے لیکن اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی آ جائے گا اور اس پہ حملہ آور ہو جائے گا۔۔۔!!

وہ مشکل سے پلٹتی ہے، اور اس کو دیکھتی ہے۔۔۔!!

اس کی آنکھیں انگارہ بنی ہوئی ہوتی ہیں، شدت ضبط سے اس کا چہرہ بھی سرخ ہوا ہوتا ہے۔۔۔!!

جنگلی غصے میں کتنا پیارا لگتا ہے ناں افففف۔۔۔۔!!!

مسکان دل ہی دل میں اپنے آپ سے کہہ رہی ہوتی ہے۔۔۔!!

اوہ میڈم کہاں کھو گئی ہو، تم سے بات کر رہا ہوں، جواب دو۔۔۔!

حنان اس کے سامنے ایک ہاتھ سے چٹکی بجاتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔۔۔!!!

میں بور ہو رہی تھی تو سوچا گھر ہی دیکھ لوں۔۔۔!

مسکان نے معصومیت سے آنکھیں سکیڑتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔!

اس کے باہر بڑے بڑے لفظوں میں لکھی گئی عبارت نہیں نظر آئی کیا تمھیں۔۔۔!!

حنان نے اس کے بازو کو اور سختی سے جھکڑتے ہوئے کہا۔۔۔!!

مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔!!

مسکان نے ٹمٹماتی آنکھوں سے حنان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔!!

تو میں کیا کروں، مجھے کس خوشی میں بتا رہی ہو یہ تم کو یہاں آنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔!

حنان اسے پکڑ کر کرسی پہ بیٹھاتا ہے، اور اس کے ہاتھ رسی سے باندھ دیتا ہے۔۔۔!!

یہ کیا کر رہے ہو تم دماغ ٹھیک ہے ناں تمھارا۔۔۔!

مسکان چلاتے ہوئے اس سے پوچھتی ہے۔۔۔!!

میرا ٹھیک ہے یہ وقت تمھارا دماغ ٹھیک کرنے کا ہے۔۔۔!!

حنان سکون سے کہتے ہوئے میز پہ جا بیٹھتا ہے۔۔۔۔!!

تمھیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا سمجھے۔۔۔۔!!

مسکان اسے دھمکی دینے کے انداز میں کہتی ہے۔۔۔!!!

پہلے خود کو تو چھڑالو یہاں سے پھر مجھے دھمکیاں دینا، ویسے میڈم تمھاری کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ تم اس وقت دھمکی دینے کی پوزیشن میں نہیں ہو۔۔۔!!

حنان اسے کہتا ہوا آخر میں ہنسنے لگتا ہے۔۔۔!

مسکان نے اسے ہنستے ہوئے دیکھا اور بس دیکھتی گئی۔۔۔۔!!

حنان نے ٹھٹکتے ہوئے اس کی طرف دیکھا جو بہت ہی محویت سے اسے دیکھنے میں مگن تھی۔۔۔!!

حنان نے نظریں چرالیں۔۔۔!!

مسکان بھی اپنی بے خودی پہ خود کو کوستی دوسری جانب دیکھنے لگی۔۔۔!!

بہت شوق ہے ناں یہ کمرا دیکھنے کا، تو اچھے سے دیکھ لو۔۔۔۔!!

حنان کہتا ہوا کمرے سے باہر جانے لگا۔۔۔!!

اوہ ہیلو جنگلی جو بھی ہے جو کرنا ہے کرو لیکن وہ جو دیوار پہ چھپکلی ہے ناں اس کو ہٹا کر جاو سمجھے۔۔۔۔!!

ہاہاہاہا ویری فنی ڈئیر تمھیں لگتا ہے میں تمھاری مدد کروں گا۔۔۔!

مجھے یقین ہے تم نہیں کرو گے، جو ایک عام سی معصوم لڑکی کو رسیوں میں جکھڑ سکتا ہے وہ تو کچھ بھی کر سکتا ہے پر مدد نہیں، مسکان طنز سے کہتے ہوئے دیوار پہ گھومتے چھپکلی کو اور پھر اس کو دیکھنے لگتی ہے۔۔۔!!

حنان اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا ہے، اور مسکرا رہا ہوتا ہے۔۔۔!!

وہ لائٹ آف کرتا ہے اور دروازہ بند کر کے چلا جاتا ہے اور باہر سے کنڈی لگا جاتا ہے ۔۔۔!

کنڈی لگنے کی آواز سے مسکان کی ہمت جواب دے جاتی ہے۔۔۔۔!!

اسے ٹھنڈے پسینے آنا شروع ہو جاتے ہیں، اس کی پہلے کی طبیعت بھی ابھی سنمبھلی نہیں ہوتی اور اب گھبراہٹ کی وجہ سے اور بگڑنا شروع ہو جاتی ہے۔۔۔!!!

اندھیرے سے اس کی جان جاتی تھی اور سٹڈی روم ویسے بھی باقی کمروں سے تھوڑا دور کونے میں تھا اور وہاں کوئی آتا جاتا بھی نہیں تھا سوائے حنان کے۔۔۔!

مسکان کو رہ رہ کر خود پہ غصہ آ رہا ہوتا ہے اتنی جلدی کیا تھی آنے کی بعد میں بھی تو میں آ سکتی تھی ناں۔۔۔۔!!

اور اگر میں آ بھی گئی تھی تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے ناں کہ تم معصوم لڑکی پہ ظلم کے پہاڑ توڑو۔۔۔۔!!

تم سے میں حساب لوں گی زرا یہاں سے نکل لوں ایک بار، مسکان دل ہی دل میں حنان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہہ رہی ہوتی ہے۔۔۔!!

¤¤¤¤ 《 《》 》 ¤¤¤¤¤

شاہ میر گھر واپس آتا ہے، سامنے لاؤنج میں پڑے صوفے پہ حنان بڑے مزے سے بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔!!

شاہ میر دل ہی دل میں سوچتا ہے چلو شکر اس کو نہیں پتہ چلا کہ فائل کس نے اٹھا کر دی، ورنہ ابھی یہ کبھی بھی سکون سے نہ ہوتا۔۔۔۔!

شاہ میر آ کر اس سے ملتا ہے اور بیٹھ جاتا ہے اور ملازم سے پانی لے کر آنے کو کہتا ہے۔۔۔!!

مسکان نہیں نظر آ رہی، شاہ میر آگے پیچھے دیکھتے ہوئے ملازم سے پوچھتا ہے۔۔۔!

پتہ نہیں جب سے آپ گئے ہیں ہم نے ان کو نہیں دیکھا۔۔۔!

کیا مطلب ہے نہیں دیکھا کہاں گئی ہے وہ، اگر وہ نہ ملی پھر دیکھنا کیا حشر کرتا ہوں میں آپ سب کا۔۔۔!

شاہ میر اٹھتا ہے اور اس کے کمرے کی طرف جاتا ہے۔۔۔!

اس کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوتا ہے کوئی بھی نہیں ہوتا اندر۔۔۔!

وہ بھاگتا ہوا باہر کی طرف واپس آتا ہے اور حنان کو دیکھتا ہے جو ابھی بھی آرام سے بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔!!

تم نے تو نہیں اس کو کچھ کہا۔۔۔؟

شاہ میر، حنان کو جانچتی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔!

مجھے کیا پتہ کہاں ہے ویسے بھی وہ میرا سر درد نہیں ہے جو اس کا پتہ رکھوں۔۔۔!

حنان نے ٹی وی پہ نظریں جمائے جواب دیا۔۔۔!!

ہمممم۔۔۔!!

شاہ میر ایک سنجیدہ نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے سامنے بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔!

مجھے پتہ ہے کہ تو جانتا ہے وہ کہاں ہے ورنہ اتنے سکون سے نہ بیٹھا ہوا ہوتا تو، بتا کدھر ہے پہلے ہی اس کی طبیعت خراب ہے۔۔۔!!

حنان اس کی طبیعت والی بات پہ ایک نظر شاہ میر کو دیکھتا ہے پھر ذہن جھٹک دیتا ہے۔۔۔!

فائل تم خود نہیں دے سکتے تھے بدر کو، ملازموں کے ہاتھ بھجوا دی یہ کیا بات ہوئی۔۔۔!!

حنان نے شاہ میر سے پوچھا۔۔۔!!

میں کیا پوچھ رہا ہوں اور تم آگے سے مجھی سے سوال کیے جا رہے ہو۔۔۔!!

مجھے جواب چاہیے پھر بتاتا ہوں وہ کہاں ہے، حنان نے ٹی وی بند کرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔!!

نہیں تھا وقت میرے پاس جانا تھا تو جانتا ہے اسلئے بس فائل نکالی اور ملازم کو بولا دے دو۔۔!

شاہ میر جلدی سے سنجیدہ لہجے میں بولا۔۔۔۔۔!!

پکا یہی بات ہے۔۔۔!

حنان اس کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔!

ہاں یہی بات ہے تم کیوں ایسے پوچھ رہے ہو بار بار۔۔۔۔!!

شاہ میر نے نظریں چراتے ہوئے اسے جواب دیا۔۔۔۔۔!

کیونکہ تم مجھ سے ایک لڑکی کے لیے صرف ایک لڑکی کے لیے جھوٹ بول رہے ہو۔۔!

حنان نے طنزیہ لہجے میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔!

جب پتہ ہے تو کیوں پوچھ رہے ہو،اب بتاو مسکان کدھر ہے۔۔۔!!

شاہ میر نے ہارمانتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔!

وہ وہاں ہی ہے جہاں اسے ہونا چاہیئے اس وقت۔۔۔!!

حنان نے اسے جواب دیا۔۔۔۔!

کیا مطلب کیا کیا تم نے اس کے ساتھ۔۔۔!

شاہ میر کھڑا ہوتے ہوئے حنان سے پوچھنے لگا۔۔۔۔!

وہ سٹڈی روم میں ہے،چھپکلی کے ساتھ انجوائے کر رہی ہے ہاہاہاہا۔۔۔۔!!

حنان نے ہنستے ہوئے اسے جواب دیا۔۔۔!!

تمھارا دماغ درست ہے ناں،۔۔۔؟

شاہ میر کو اس کے دماغی توازن پہ شک ہونے لگا۔۔۔!!

ہاں درست ہے، تمھیں کیا لگتا میرا دماغی توازن درست نہیں ہے حد ہے یار۔۔۔!!

بالکل کیوں کہ وہ چھپکلی سے بہت ڈرتی ہے، وہ جو گھر چھوڑ کر گئی تھی ناں، اس دن اس کے کمرے میں چھپکلی تھی وہ ڈر کے وہاں سے باہر آ گئی تھی اور اس نے تب سب سن لیا تھا، تم جو جو بکواس کر رہے تھے اس کے بارے میں اور اس نے آدھی ہی بات سنی اور چلی گئی اور اس طرح تم دونوں میں غلط فہمیاں زیادہ سے زیادہ پیدا ہوتی گئیں۔۔۔۔!

شاہ میر نے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے اسے سب بتایا۔۔۔!

اوہ اچھا میں بھی کہوں، میں تو اتنا اچھا ہوں، اب اسے میں بتاوں گا کسی کو غلط سمجھنے کا انجام کیا ہوتا ہے، اچھا ہوا اس نے آدھی بات سنی اور چلی گئی اب ناں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا اب ناں تم کچھ زیادہ ہی نہیں اب پھیل رہے، اس کی طبیعت خراب ہے تھوڑا رحم لا دل میں، شاہ میر، حنان کی بات کاٹتے ہوئے جلدی سے بولا، اور چلا گیا۔۔۔!

حنان بھی شاہ میر کے پیچھے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔!!

اچھا رک یار بات سن، حنان نے اس کے آگے جا کر کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔۔!

میں خود اسے لے آتا ہوں تم یہیں رکو، میں اس کو کچھ نہیں کہوں گا پکا۔۔۔!

شاہ میر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ٹھیک ہے جلدی۔۔۔۔!

حنان اندر گیا، اور اس کی نظریں آگے کا منظر دیکھ کر ششدر رہ گئیں۔۔۔!!

مسکان نیم بے ہوشی کی حالت میں کانپ رہی تھی۔۔۔!

حنان نے آگے بڑھ کر جلدی سے اس کے ہاتھ کھولے اور اسے اٹھا کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔!

یہ یہ کیا ہوگیا اس کو، شاہ میر بدحواسی کے عالم میں حنان سے پوچھتا ہے۔۔۔!

مجھے نہیں پتہ کیا ہوگیا، میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا، میں بس اس کو سبق سکھانا چاہتا تھا، تم ڈاکٹر کو کال کرو جلدی۔۔۔!

حنان اضطرابی میں چلتے ہوئے شاہ میر کو کہتا ہے۔۔۔!

تمھارے سبق کو صحیح سے سیکھ لیا اس نے یا نہیں بتانا پسند کرو گے۔۔۔۔!!

شاہ میر طنز سے کہتا ہوا اپنے موبائل پہ ڈاکٹر کو کال کرتا ہے۔۔۔!!

حنان خاموشی سے اسے کمرے میں جا کر لیٹاتا ہے اور اس کے اوپر کمبل ڈالتا ہے، وہ بخار میں تپ رہی ہوتی ہے۔۔۔!

وہ ملازم کو کہہ کر پٹیاں منگواتا ہے اور مسکان کے سر پہ پٹیاں رکھتا ہے۔۔۔!

شاہ میر ڈاکٹر کو کال کر کے اندر کمرے میں آتا ہے، اور حنان کو مخاطب کرتا ہے۔۔۔!

"اگر سبق نہ سکھایا ہوتا تواب استاد کو شاگرد کی خدمت نہ کرنی پڑرہی ہوتی، بلکہ آپ کی شاگرد آپ کی خدمت کر رہی ہوتی"

میں اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔۔!

حنان سنجیدہ لہجے میں اسے جواب دیتا ہے۔۔۔۔!

تم اور مذاق دو الگ الگ۔۔۔۔

تبھی ڈاکٹر کو ملازم لیے ہوئے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔۔۔!

شاہ میر اپنی بات وہیں چھوڑ دیتا ہے۔۔۔!

ڈاکٹر مسکان کا چیک اپ کرتا ہے کچھ میڈیسن لکھ کر دیتا ہے، اور ٹھنڈی پٹیاں بار بار رکھنے کا کہتا ہے، اس سے اس کی طبعیت بہتر ہوگئ اور ہوش میں بھی تھوڑی دیر تک آجائے گی، اور چلا جاتا ہے۔۔۔!

شاہ میر ایک طائرانہ نظر حنان پہ ڈال کر مسکان کے لیے ڈاکٹر کی دی گئ میڈیسن لینے چلا جاتا ہے۔۔۔!!

مسکان کو تھوڑا سا ہوش آتا ہے اور وہ حنان کا بے خوابی کے عالم میں ہاتھ پکڑلیتی ہے۔۔۔!

وہ۔۔۔و۔۔۔وہ۔۔چھپکلی مجھ پہ گر جائے گی، میں نے ابھی دیکھا ہی کیا ہے، ابھی تو اس جنگلی کو سبق سکھانا ہے، اس کی زندگی جہنم بنانی ہے، اسے ڈیئنجر کا اصل مطلب سمجھانا ہے اور۔۔۔!

وہ تھوڑی دیر خاموش ہوتی ہے۔۔۔!

حنان آگے سے کہتا ہے ہاں اور اور کیا کرو گی مجھے بھی تو پتہ چلے۔۔۔!!

ت۔۔۔ت۔۔تم میرے پاس کیا کر رہے ہو۔۔۔۔!

مسکان اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتی ہوئی اس سے پوچھتی ہے۔۔۔!

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے یار۔۔۔۔!

حنان اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا سوال اسے پیش کرتا ہے۔۔۔!

میرے بھی سوال کا یہ جواب نہیں ہے جنگلی۔۔۔!

تم مجھے جنگلی نہیں کہہ سکتی سمجھی تم میں کب سے تمہاری بکواس سن رہا ہوں۔۔۔!

حنان، مسکان کی طبیعت تھوڑی سنبھلتے دیکھ کر پھر سے اپنی ٹون میں واپس آجاتا ہے تو سخت لہجے میں اسے کہتا ہے۔۔۔!

تم جو بھی کرو یا کہو وہ سب ٹھیک اور میں کچھ بھی کہوں کروں تو غلط یہ کہاں کا انصاف ہے۔۔۔!

تم اب میری برابری کروگی۔۔۔؟

حنان اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے پوچھتا ہے۔۔۔!

مسکان اپنی نظریں چرا لیتی ہے۔۔۔!!

واہ سائیکو آنکھوں میں دیکھنے نہیں ہوتا اور آئی ہیں مجھ سے برابری کرنے ہاہاہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

حنان اس کے نظر چرانے والی حرکت پہ وار کرتے ہوئے بول کر ہنسنے لگتا ہے۔۔۔!

مسکان اس کو خاموشی سے بس دیکھنے لگتی ہے۔۔۔۔!!

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔!

حنان اس کے دیکھنے پہ چوٹ کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔۔!

دیکھ رہی تھی جو جنگلی اپنے ساتھ کے جانوروں میں ایک لڑکی کو تنہا رسیوں سے باندھ کر چھوڑ سکتا ہے، وہ ہنس کیسے سکتا ہے اتنے سکون سے۔۔۔!

مسکان سنجیدہ لہجے میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھتی ہے۔۔۔!!

اوہ سائیکو تمھاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ وہاں سے لایا بھی میں ہی ہوں اور۔۔۔۔

حنان آدھی بات کر کے خاموش ہو جاتا ہے۔۔۔۔!!

کیا اور بولو ناں۔۔۔؟

مسکان اس سے آگے کی بات پہ استفسار کرتی ہے۔۔۔!

کچھ نہیں، وہ کہتے ہوئے اٹھتا ہے اور جانے لگتا ہے۔۔۔!!!

اوہ مسٹر جنگلی۔۔۔۔!

مسکان اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی اس سے مخاطب ہوتی ہے۔۔۔!!

کیا مسئلہ ہے اب سائیکو۔۔۔!

حنان غصے سے پلٹ کر اس سے اسی کے انداز میں پوچھتا ہے۔۔۔!!

تم نے مجھے اب تیسری بار سائیکو کہا ہے آئیندہ مت کہنا سمجھے ناں۔۔۔!

مسکان ہاتھ کی انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔۔!

حنان پلٹ کر واپس آجاتا ہے، اور بالکل اس کے سامنے آکر کھڑا ہوتا ہے۔۔۔!

اور تم نے اگر کہا ناں مجھے تو پھر دیکھو میں تمھاری کیا حالت کرتا ہوں سمجھی۔۔۔۔!!

وہ بھی اسی کے انداز میں انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔!

ہونہہ بھاڑ میں جاو، میں تو کہوں گی آیا بڑا۔۔۔!

تبھی شاہ میر اندر داخل ہوتا ہے اور پوچھتا ہے کیا ہوا ہے اس نے پھر سے کچھ کہا کیا۔۔۔؟

اتنی ہمت نہیں ہے اس کی مجھے کچھ کہہ سکے تم ہی ہو گے جو ہر بات سن لیتے ہو اس کی۔۔۔!

مسکان نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔!!

ہممم۔۔۔۔اچھا ویسے اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔۔!!

شاہ میر نے اسے میڈیسن دیتے ہوئے ہوئے جواب دیا۔۔۔!

مجھے نہیں لگتا، بھائی۔۔۔۔!

کیونکہ تم اسے ابھی اندر سے نہیں جانتی ہو میری پیاری بہن، چلو جلدی یہ لو اور سو جاو آرام کرو کافی وقت ہو گیا ہے۔۔۔!!

شاہ میر اسے میڈیسن دے کر ہدایت کرتا ہوا چلا گیا۔۔۔۔!!

مسکان کی اب طبعیت پہلے کی نسبت کافی بہتر تھی وہ تھوڑی دیر تک لیٹی رہی اور پھر اٹھ کر کمرے سے باہر آ گئی۔۔۔۔!

سارے گھر میں ہی تقریبا اندھیرا تھا، صرف سٹڈی روم میں سے ہلکی ہلکی روشنی باہر آ رہی تھی، جس کا مطلب تھا یقینا حنان وہاں ہی تھا۔۔۔!

مسکان کے چہرے پہ مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔۔!!!!

وہ آرام سے چلتے ہوئے حنان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔!

وہ سیڑھیوں پہ آہستہ آہستہ سے قدم رکھ کر چل رہی تھی تاکہ آواز پیدا نہ ہو۔۔۔!!

وہ حنان کے کمرے میں داخل ہوئی، پورا کمرا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔!

وہ ہاتھوں کی مدد سے آگے بڑھتی ہوئی الماری کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔!

اس نے الماری کھولی،اور تمام کپڑے باہر نکالے۔۔۔!!

کپڑوں میں صرف شرٹس اور جینز ہی تھیں۔۔۔۔!

اس نے تمام شرٹس کے پہلے بٹن اتارے،اور پھر سب شرٹس کے نیچے سے اپنے ساتھ لائی ہوئی قینچی کی مدد سے بازو کاٹ ڈالے۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اور جینز کو بھی جگہ جگہ سے کٹ لگا دیئے۔۔۔!

مجھے تم نے رسیوں سے باندھ کر ایک کمرے میں رکھا اور مجھ کو سائیکو کہا،اب تمھیں لگے گی سمجھ ہنہہ آئے بڑے۔۔۔!

وہ خیالوں ہی خیالوں میں اس سے مخاطب ہوتی ہوئی کہنے لگی۔۔!

پھر آرام سے دونوں چیزیں الماری میں رکھ کر وہ آہستہ سے پلٹی اور بٹن اٹھا کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔!

اپنے کمرے میں آکر وہ لیٹ گئی اور صبح ہونے والے ہنگامے میں بارے میں سوچتی ہوئی سو گئی۔۔۔!!

ابھی اس کو سوئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کسی کے چلانے کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔۔۔!

وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور کمرے سے باہر آئی۔۔۔!

حنان کے کمرے سے آوازیں آ رہی تھیں، وہ اس کے کمرے کی طرف گئی۔۔۔!

تمام ملازم قطار کی صورت میں نظریں جھکائے کھڑے تھے۔۔۔!

اور حنان کا چہرہ شعلہ بنا ہوا تھا، آنکھیں سرخ انگارے کی مانند ہو رہی تھیں۔۔۔!

شاہ میر بھی وہیں کھڑا تھا۔۔۔!

اور سامنے بیڈ پہ حنان کے تمام کپڑے پڑے ہوئے تھے، مسکان کی آنکھیں چمکی۔۔۔!!

کیوں شور مچایا ہوا ہے، ابھی تو آنکھ لگی تھی اتنی مشکل سے میری۔۔۔!

مسکان نے آنکھیں ملتے ہوئے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے معصومیت سے

پوچھا۔۔۔۔!!

یہ کام تم نے تو نہیں کیا ناں۔۔۔۔!

حنان کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔۔۔!

م۔۔میں۔۔۔میں میں کیوں کروں گی اور ویسے بھی تم نے مجھے اپنے کمرے میں بند رکھ کر

اس قابل چھوڑا تھا کہ میں کچھ کر پاوں ابھی مشکل سے سہارا لے کر آئی ہوں۔۔۔۔!

مسکان نے پہلے ہکلاتے ہوئے اور پھر خود کو سمنبھال کر گویا ہوئی۔۔۔!

ہمم اگر مجھے پتہ لگا ناں کہ اس کے پیچھے تمھارا ہاتھ ہے پھر دیکھنا۔۔۔!

حنان اسے انگلی سے وارن کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔!

یہ کیسے آئی گی یار میں اس کو خود میڈیسن دے کر سلا کر آیا تھا، سوچ سمجھ کر بولا کر۔۔۔!

شاہ میر نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی تو مجھے فوراً سے جانا ہے تھانے میں آ کر دیکھتا ہوں تم سب کو۔۔۔!

اب جاؤ یہاں سے سب۔۔۔!

تمام ملازم جلدی جلدی کمرے سے باہر نکل گئے۔۔۔۔!

ساری نیند خراب کر کے رکھ دی۔۔۔!

شاہ میر کہتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔!

حنان وہی جو شام سے کپڑے پہنے ہوئے تھے وہی پہن کر جانے لگا۔۔۔!

مسکان دروازے پہ ہی کھڑی تھی۔۔۔!

اوہ میڈم سائیکو تمھیں الگ سے یہاں سے دفعہ ہونے کا کہا جائے گیا۔۔۔!

اوہ مسٹر جنگلی مجھے کوئی شوق نہیں ہے، تمھارے ڈرامے دیکھنے کا، اگر توجہ ہی سب کی حاصل کرنی تھی تو چھت سے کود کر بھی حاصل کر سکتے تھے یہ چیپ طریقہ ڈھونڈا تم نے، اپنے کپڑے خراب کر چی چی چی۔۔۔۔!!

مسکان اس کی انداز میں کہتے ہوئے آخر میں افسوس سے بولی۔۔۔!!

تمھیں تو میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حنان غصے سے کہتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگتا ہے تبھی کال آتی ہے وہ رک جاتا ہے اور کال اٹینڈ کرتا ہے۔۔۔۔۔۔!!

وہ بات کرتے کرتے باہر نکلنے لگتا ہے اور آنکھوں ہی آنکھوں میں واپس آ کر اس سے بدلہ لینے کا کہہ کر چلا جاتا ہے۔۔۔!

ہونہہ بھاڑ میں جاو، بدلہ تو بعد میں لوگے واپس آوگے تو نیا سرپرائز ہوگا تمھارے لیے جنگلی۔۔۔!

مسکان خود کلامی کرتے ہوئے اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلی جاتی ہے۔۔۔!!

مسکان سو کر اٹھتی ہے تو اس کے کمرے میں ایک عروسی جوڑا پڑا ہوا ہوتا ہے، اور ساتھ میں کچھ زیورات بھی، وہ حیرانی کے ساتھ یہ سب دیکھ رہی ہوتی ہے تبھی شاہ میر اندر داخل ہوتا ہے۔۔۔!!!

یہ پہن لو، ابھی تھوڑی دیر تک بیوٹیشن آجائے گی، تمھارا اور حنان کا نکاح ہے جمعہ کے بعد، بس ابھی جمعہ ہونے ہی والا ہے میں پڑھ کر آتا ہوں، تم بھی تیار ہو جاو جلدی سے۔۔۔۔!!

کس خوشی میں ،مجھے ابھی نہیں کرنا نکاح ، میں نے اتنا کچھ سوچا ہوا تھا اپنے نکاح کے لیے ، اپنی دوستوں کو بلانا تھا اور۔۔۔۔۔

ہاں ہاں اپنے سارے شوق پورے کرلینا ، سب کو بلالینا مگر شادی میں ، ابھی نکاح بہت ضروری ہے میری فلائٹ ہے پیر کو ، اور مجھے جانا پڑے گا ، اور تم یہاں ایسے تو نہیں ناں رہ سکتی میری بہن آج نہیں تو کل کرنا ہی ہے تھا ناں تو ابھی کیوں نہیں۔۔۔!

شاہ میر اسے سمجھاتے ہوئے کہتا ہے اور اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے چلا جاتا ہے۔۔۔!

میں اتنی دیر سے کیسے اٹھ سکتی ہوں ، میں نے سرپرائز دینا تھا اس جنگلی کو پر اس نے مجھے دے دیا حد ہے ، اب کیا کروں یا اللہ وہ جنگلی پتہ نہیں نکاح کے بعد کیا کیا کرے گا میرے ساتھ۔۔۔!!

وہ اپنے آپ سے بات کرتے ہوئے واشروم کی جانب بڑھ جاتی ہے۔۔۔!

تھوڑی ہی دیر بعد بیوٹیشن آجاتی ہے اور وہ مسکان کو تیار کرتی ہے۔۔۔!!

مسکان کی آنکھوں سے بار بار آنسو نکل رہے ہوتے ہیں ، جس کی وجہ سے بیوٹیشن کو میک اپ کرنے میں بہت دقت پیش آرہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔!!

شاہ میر اندر آتا ہے اور بیوٹیشن کو تھوڑی دیر کے لیے باہر بھیج دیتا ہے اور مسکان کے پاس کر بیٹھتا ہے۔۔۔!

یہ کیا کر رہی ہو آپ ایسے تو نہیں ناں کرتے باہر نکاح خواں اور قریب کے کچھ لوگ بھی آ چکے ہیں، آپ رونا تو بند کریں کیا بات ہے آپ نہیں کرنا چاہتی ہیں نکاح۔۔۔؟

نہیں ایسا نہیں ہے بھائی۔۔۔!

مسکان جلدی سے جواب دیتی ہے۔۔۔!

پھر کیسا ہے آپ بار بار کیوں رو رہی ہیں۔۔۔!

شاہ میر پریشانی کے عالم میں اس سے استفسار کرتا ہے۔۔۔!!

وہ مجھے اپنی امی کی یاد آ رہی ہے بہت زیادہ۔۔۔!

مسکان روتے ہوئے شاہ میر کو بتاتی ہے۔۔۔!

اور میرا کوئی بھی اس اہم دن کو میرے پاس نہیں ہے، میرا دل بھی بہت گھبرا رہا ہے بھائی۔۔۔۔!

مسکان نظریں جھکائے رو رو کر بول رہی ہوتی ہے۔۔۔!!

ایسے نہیں کرتے میں ہوں ناں آپ کے پاس آپ کا بڑا بھائی، میں ہوں ناں آپ کا اپنا ایسے روتے نہیں ہیں آپ دیکھنا آگے آپ کے لیے خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی آپ

پریشان نہ ہو، ہر کسی کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے اس وقت ہر لڑکی کا ہی دل گھبرا رہا ہوتا ہے، ظاہر ہے کسی اور کی وہ ہونے جا رہی ہوتی ہے، اپنا سارا کچھ دوسرے شخص کو سونپ رہی ہوتی ہے، اس کے باپ کے نام کی جگہ دوسرے شخص کا نام لگ رہا ہوتا ہے، جو کہ بہت ہی کٹھن مرحلہ ہوتا ہے لیکن یہ اس دنیا کی ریت ہے اور سنت بھی ہے ناں نکاح کرنا آپ پریشان نہ ہوں اوپر والے پہ بھروسہ رکھیں سب ٹھیک ہو جائے گا، میں جوس بھجواتا ہوں آپ پی لو تھوڑا بہتر فیل کرو گی، اور ملازمہ بتا رہی تھی آپ نے ناشتہ بھی نہیں کیا۔۔۔۔!!

شاہ میر نے سمجھاتے ہوئے اس سے کہا اور آخر میں شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔!!

آپ نے موقع کب دیا ناشتہ کرنے کا۔۔۔۔!!

مسکان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔!

اچھا ٹھیک ہے، میں جوس بھجواتا ہوں اب نہ رونا بالکل چھپکلی کی طرح شکل ہو جاتی ہے روتے ہوئے۔۔۔۔۔!!

مسکان کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔۔۔!!

ایسے پیاری لگتی ہے میری بہن۔۔۔!

شاہ میر کہتا ہوا اٹھا اور باہر چلا گیا۔۔۔۔!

بیوٹیشن اور ملازمہ دونوں ایک وقت میں اندر آئیں، مسکان نے جلدی سے جوس ختم کیا اور پھر بیوٹیشن اسے تیار کرنے لگی۔۔۔۔!

وہ تیار ہو چکی تھی، ایک ملازمہ کے ساتھ دو لڑکیاں اندر آئیں۔۔۔!

ایک حنان کے دوست کی بیوی تھی جس کا نام ردا تھا اور دوسری اس دوست کی بیوی کی بہن اس کا بسمہ تھا۔۔۔!!

شمائلہ نے آگے بڑھ کر اپنا اور اپنی بہن کا تعارف کروایا۔۔۔!!

مسکان کو بسمہ پہلی نظر میں ہی پسند نہیں آئی۔۔۔!

اوہ تو تم ہو جس سے حنان شادی کر رہا ہے۔۔۔۔۔!

بسمہ نے نخوت سے کہتے ہوئے پوچھا۔۔۔!!

ہاں میں ہی ہوں اس میں کوئی شک۔۔۔۔؟؟؟

مسکان اپنا گھبرانا بھلا کر اس سے الٹا پوچھنے لگی۔۔۔!

نہیں شک تو نہیں ہے بلکہ یقین ہے مجھے، تم نے کوئی جال بنا کر ہی اسے اپنی طرف کیا ہو گا، جو وہ تم سے شادی کرنے پہ راضی ہو گیا۔۔۔۔!

اور تم جیسی لڑکیوں کو میں جانتی ہوں۔۔۔۔۔

کیا مجھ جیسی لڑکیاں بولنا زرا۔۔۔

مسکان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔۔!

شاہ میر تبھی اندر آتا ہے۔۔۔!

ہم لوگوں نے تمھیں مسکان کو لانے کے لیے کہا تھا اور تم لوگ یہاں باتوں میں لگی ہوئی ہو۔۔۔۔!

نہیں ہم بس آ ہی رہے تھے۔۔۔!!

ردا نے جواب دیا اور مسکان کی طرف بڑھی۔۔۔!

مسکان نے منع کرنا چاہا، کیونکہ وہ ان دونوں کی مدد نہیں حاصل کرنا چاہتی تھی، لیکن اس کا جوڑا کافی ہیوی تھا جس کی وجہ سے اسے لازما ان کی مدد درکار تھی۔۔۔۔!!

وہ خاموشی سے ان کے ساتھ چل دی۔۔۔

مسکان سیڑھیاں اتر رہی تھی اور نیچے حنان کھڑا تھا اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ۔۔۔!

حنان کی نظر مسکان پہ پڑی۔۔۔!!

اور وہ دیکھتا رہ گیا، آتشی میرون کلر کے لہنگے میں ملبوس وہ قیامت ڈھا رہی تھی، حنان نے پہلی دفعہ اس کو نظریں جھکائے دیکھا تھا، وہ اس کی اس شرمیلی ادا پہ فدا ہوا تھا، اسے اپنا

دل اپنے کنٹرول میں نہیں لگ رہا تھا، وہ بے خودی کے عالم میں اسے دیکھے جا رہا تھا، تبھی شاہ میر نے پیچھے سے آکر اسے کمر پہ ایک مکا جڑا، نظر لگائے گا میری بہن کو۔۔۔!

اوہ چل اوئے اتنی تیری بہن پریوں کی پری، جا مہمان دیکھ۔۔۔!!

حنان اپنی چوری پکڑے جانے پہ اس گھوری سے نوازتا آگے بڑھ گیا۔۔۔!

حنان نے اپنا ہاتھ مسکان کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔۔۔۔!

مسکان کو سمجھ نہیں آرہی تھی یہ کیا ہے۔۔۔۔۔!!

کبھی یہ شعلہ بن جاتا ہے اور کبھی موم۔۔۔۔

حد ہے۔۔۔!

مسکان بڑبڑاتے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔

اور پھر آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔۔!

بسمہ نے تنفر سے ان دونوں کو دیکھا، جسے کسی نے دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو شاہ میر نے دیکھ لیا۔۔۔!

شاہ میر کو شروع سے ہی بسمہ ناپسند تھی وہ بس حنان کی وجہ سے اس کو برداشت کیا کرتا تھا۔۔۔!

یار نکاح کے بعد اپنا اور بھابھی کا صدقہ دینا، نظر لگ جاتی ہوتی ہے ایسے موقعوں پہ۔۔۔۔۔!!

شاہ میر نے ایک طنزیہ نگاہ بسمہ پہ ڈالتے ہوئے حنان کو کہا۔۔۔!

ہاں ضرور۔۔۔!

حنان نے مختصر جواب دیا اور مسکان کو لے کر بیٹھ گیا۔۔۔۔!!

مسکان نے ابھیٔ تک حنان کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔!!!

نکاح خواں نے نکاح پڑھانا شروع کیا۔۔۔۔!!!

مسکان تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔!

یہ سائیکو کو کیا ہوا۔۔۔

حنان نے سوچتے ہوئے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔!

مسکان نے نظریں اٹھا کر حنان کی طرف دیکھا، وہ مسکراتی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔!

مسکان کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئیٔ۔۔۔۔!

حنان نے سفید شلوار قمیض پہن رکھی تھی اوراس کے اوپر واسکٹ پہنی ہوئی تھی، جسکا رنگ مسکان کے لہنگے سے رہا تھا، بال سلیقے سے سجائے ہوئے، بڑی بڑی گہری آنکھیں مسکان دیکھتی ہی رہ گئی۔۔!

نکاح خواں پوچھ رہا تھا۔۔۔؟؟؟

کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔؟؟

حنان نے اس کے ہاتھ پہ اپنی گرفت تھوڑی سخت کی۔۔۔!!

وہ ہوش میں واپس آئی۔۔۔!

اور نظریں جھکا کر بولی۔۔۔!

قبول ہے۔۔۔۔!!

قبول ہے۔۔۔!

قبول ہے۔۔۔!

نکاح اختتام پذیر ہوا، سب نے مبارک باد دی کھانے کا دور چلا۔۔۔!!

شاہ میر کیمرا لے کر آیا اور دونوں کی تصویریں لینے لگا۔۔۔!!

حنان کے موبائل پہ کال آنے لگی۔۔۔!

وہ کال سننے کے لیے باہر چلا گیا۔۔۔!

آج بھی اسے کام کی پڑی ہوئی ہے۔۔۔!

مسکان اسے باہر جاتے ہوئے دیکھ کر شاہ میر کو کہتی ہے۔۔۔!

آپ کو تو پتہ ہے ان کا کام ہی ایسا ہے ابھی کال سن کے آجائیں گے آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔۔۔!

وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔!

بسمہ بھی باہر حنان کے پیچھے ہی جاتی ہے۔۔۔

مسکان جو باہر کی جانب ہی دیکھ رہی ہوتی ہے اسے باہر جاتا دیکھ کر شاہ میر کو بولتی ہے یہ کیا ڈرامہ ہے۔۔۔۔

پھر بتاوں گا میں آپ کو، ابھی کوئی سوال یا جواب نہیں آپ ابھی جاو باہر حنان کے پاس۔۔۔۔!!

اس نے غصہ کیا تو۔۔۔

مسکان نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں کرے گا غصہ اب تو نکاح بھی ہو گیا ہے اور ویسے بھی گھر میں مہمان ہیں وہ عزت کرنا جانتا ہے آپ بے فکر ہو کر جائیں ویسے تو نہیں ڈرتی اب کیا ہوا۔۔۔

شاہ میر نے اپنی بات کے آخر میں شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ نہیں سمجھو گے بھائی۔۔۔۔۔
مسکان کہتی ہوئی باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔
میں سب سمجھ رہا ہوں، شاہ میر نے مسکراتے ہوئے سوچا اور ان دونوں کے ہمیشہ ایک ساتھ خوش رہنے کی دعا کی۔۔۔

مسکان باہر آئی تو حنان اور بسمہ آپس میں بات کر رہے تھے۔۔۔!
مسکان وہیں غصے سے رک گئی، اور دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔!!
حنان کی نظر مسکان پہ پڑی جو غصے سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔!
حنان، بسمہ سے ہنس ہنس کر بات کرنا شروع ہو گیا۔۔۔!
ہونہہ جنگلی مجھ سے کبھی سیدھے منہ بات نہیں کی اور اس سے کیسے ہنس ہنس کر بات کر رہا ہے۔۔۔!
مسکان پیر پٹختی واپس جانے کے لیے مڑی۔۔۔!
میں کیوں جاوں جائے گی تو یہ ڈائن یہ میرا شوہر ہے اب ہاں نہیں تو۔۔۔۔!
مسکان سوچتے ہوئے واپس پلٹی اور ان دونوں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔!!
کیا ہوا تم دلہن ہو اور کیسے باہر گھوم رہی ہو تھوڑی سی تو شرم کر لو۔۔۔!

بسمہ نے شرم دلاتے ہوئے مسکان کو کہا۔۔۔۔!

اوہ۔۔۔۔ہ۔ہ۔۔۔ہ میں تو شرم ہی کر رہی تھی یار مگر پھر ناں مجھے میرا دلہا نہیں نظر آیا تو میں اسے لینے آگئی مگر تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔!!

مسکان نے اوہ کو لمبا کرتے ہوئے کہا اور آخر میں اس سے اس کے یہاں ہونے پہ سوال اٹھایا اور ترچھی نگاہوں سے حنان کی طرف دیکھا۔۔۔۔!!

میں اپنے دوست سے ملنے آئی تھی، ہے ناں حنان جانی۔۔۔۔!!

حنان، مسکان کی حالت سے لطف اندوز بھی ہو رہا تھا لیکن اس کا اسے اپنا دوست اور اوپر سے جانی کہنے پہ اس نے ایک تیش کی نگاہ سے بسمہ کو دیکھا۔۔۔۔!!

مسکان نے پہلے بسمہ کو اور پھر حنان کو دیکھا۔۔۔۔!!

ہونہہ۔۔۔۔

کچھ زیادہ ہی کلوز فرینڈ ہیں آپ دونوں ایم آر ائٹ۔۔۔!!

مسکان نے سوالیہ نظروں سے دونوں کو دیکھا۔۔۔!

ہاں ہم بہت کلوز فرینڈز ہیں، ہیں ناں حانی۔۔۔۔۔۔!!

بسمہ نے حنان کو نک نیم سے نوازتے ہوئے اسکی جانب دیکھتے ہوئے اپنی بات کی تصحیح کرنا چاہی۔۔۔۔!!

حنان نے ایک نظر پہلے مسکان کی جانب دیکھا۔۔۔۔!

جو کہ کڑے تیوروں سے حنان کو دیکھ رہی تھی اور اس کے جواب کی منتظر تھی۔۔۔!

ہاں۔۔۔۔!

حنان یک لفظی جواب دیتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔!

مسکان بھی غصے سے اس کے پیچھے چل دی۔۔۔۔!

میری باتوں میں میرا ساتھ دے کر میرا کام آسان کر دیا ہے مسٹر حنان تم نے، اور یقینا تم دونوں کو الگ کرنا بہت ہی آسان ہے، تم دونوں ویسے بھی ان فٹ ہو ایک دوسرے کے ساتھ۔۔۔۔!

بسمہ سوچتے ہوئے مسکرانے لگی۔۔۔۔

کھانے کا دور چل رہا تھا سب مہمان کھانے میں مصروف تھے۔۔۔!

شاہ میر نے حنان کو کہا تم اور مسکان ایک ساتھ کھانا کھا لو۔۔۔!

کیوں کس خوشی میں۔۔۔!!

حنان نے تقریباً اچھلتے ہوئے شاہ میر سے پوچھا۔۔۔۔!!

نکاح کی خوشی میں۔۔۔۔!

شاہ میر نے دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔۔۔!!

سب مہمان آئے ہوئے ہیں اور مجھے امید ہے تم دونوں کوئی تماشہ نہیں کرو گے، اور مہربانی کر کے بسمہ سے دور رہو، باہر کھڑے کیا اس کے ساتھ لگے ہوئے تھے تم۔۔۔!!

شاہ میر نے حنان سے پوچھا۔۔۔!

کچھ نہیں وہ خود ہی آئی تھی اور مجھے مسکان کے سامنے اپنا کلوز فرینڈ کہہ رہی تھی ہاہاہاہا۔۔۔!

حنان نے لاپرواہی سے کہتے ہوئے آخر میں ایک قہقہ لگایا۔۔۔۔!

جو بھی ہے آئیندہ میں ایسا کچھ نہ سنوں، مسکان صرف تیری بیوی نہیں ہے میری بہن بھی ہے، میں اپنی بہن کی آنکھ میں اب کوئی آنسو تیری وجہ سے نہیں دیکھنا چاہتا سمجھا تو۔۔۔!

شاہ میر نے تنبیہ کرتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔!

واہ کیا بات ہے اس سائیکو کی وجہ سے تو اب اپنے بچپن کے دوست کو دھمکی دے رہا ہے۔۔۔؟

حنان نے بے چارگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔!

دوست ہو گا تو بعد میں اس سے میرے کافی رشتے ہیں، بہن، دوست، بھابھی۔۔۔اور بھابھی تو ماں کے برابر بھی ہوتی ہے، خود دیکھ لے میرے اور اس کے کتنے رشتے ہیں، اسلئے آئیندہ احتیاط کرنا، اور ابھی جا دفعہ ہو جان چھوڑ میری اور جا مسکان کو کھانا کھلا اس نے ناشتہ بھی نہیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔!!

شاہ میر نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے آخر میں حنان کو مسکان کے کمرے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔۔۔!

اور خود مہمانوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔!!

ایک تو پہلے کم مصیبت تھی اور اب یہ سب حد ہے۔۔۔!

حنان خود کلامی کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔!

لیکن کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا، یہ کہیں چلی تو نہیں گئی، کیا مصیبت ہے، وہ سوچتے ہوئے پلٹا اور سامنے سے آتی ملازمہ سے پوچھنے لگا، مسکان کو کہیں تم نے دیکھا ہے وہ کہاں ہے۔۔۔۔!!

وہ تو آپ کے کمرے میں ہیں۔۔۔!

ملازمہ جواب دے کر چلتی بنی۔۔۔۔۔!

میرے کمرے میں یہ میرے کمرے میں آخر کیا کر رہی ہے حد ہے، کچھ پھر سے ہی نہ کرنے گئی ہو بھروسہ بھی نہیں ہے اس کا تو۔ حنان سوچتے ہوئے اوپر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔۔!

دروازہ بند تھا، یہ اندر کس کارستانی میں مصروف ہو گی اففف

حنان نے جھنجھلاہٹ میں دروازے پہ دستک کے لیے ہاتھ رکھا دروازہ خود بخود سے کھلتا چلا گیا۔۔۔۔!

حنان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں، پورا کمرہ سجا ہوا تھا ہر طرف سرخ گلاب کے پھول ہی پھول تھے، اور مسکان بیڈ پہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔!!

تم یہاں کس خوشی میں بیٹھی ہوئی ہو مزے سے، اٹھو اور نکلو میرے کمرے میں سے، اور یہ سب کیا بکواس ہے۔۔۔!

حنان نے غصے سے کہا اور پھولوں کو اٹھا کر پھینکنے لگا۔۔۔!

مسکان ایک نظر اٹھا کر بس رہ گئی، وہ جانتی تھی اپنے کمرے میں یہ نہیں رہنے دے گا لیکن تھوڑا سا بھی لحاظ نہیں کرے گا اسے توقع نہیں تھی۔۔۔!

ہونہہ مجھے رکھنی بھی نہیں چاہیئے تھی اس جنگلی سے توقع، میں آئی ہی کیوں بھائی کے کہنے پہ۔۔۔

اوہ سائیکو کوما میں تو نہیں چلی گئی ہو، میری بات کا جواب دو۔۔۔!

حنان نے اسے پاس کا کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔!

مجھے ہاتھ کیسے لگایا ہاں۔۔۔!

مسکان نے اپنا بازو اس کی گرفت سے چھڑاتے ہوئے کہا۔۔۔!

مجھے کوئی شوق نہیں ہے تم جیسی لڑکی کو ہاتھ لگانے کا سمجھی اور میرے بیڈ سے اب۔۔۔۔

اوہ صحیح کہا تم نے تم تو بسمہ جیسی لڑکیوں سے گھلتے ملتے ہو ناں گلے ملتے ہو، ویسی ہی تمھیں پسند ہیں ناں، جانی، حانی، کانی، پانی کہنے والی جاہل لڑکیاں، جنہیں نہ بات کرنے کی تمیز نہ کسی کے رشتے کی، اور تم مجھ جیسی کو کیوں ہاتھ لگاو گے، اور مانا کہ میرا برا وقت چل رہا ہے مگر اتنا بھی نہیں کہ تم جیسے کے ساتھ رہوں۔۔۔!!

مسکان پھٹ پڑی تھی، حنان خاموشی سے اسے دیکھنے لگا، بسمہ کے ذکر سے حنان کو نفرت ہوئی تھی، لیکن وہ غصے میں اور زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی، اور اس کے اچھے خاصے دئیے گئے نک نیم کو اس نے حانی سے پانی تک پہنچا دیا تھا۔۔۔!

اب ایسے کیا دیکھ رہے ہو، اسی کے پاس بیٹھی ہوگی تمھارے دیدار کے چکر میں کب پانی آئے اور میں اسے دیکھ کر جاوں۔۔۔!

تم کو کیوں اتنا غصہ آ رہا ہے، اوہ ہاں کہیں سے جلنے کی بو آ رہی ہے، اوہ تو یہ کیا سا ئیکو جل رہی ہے۔۔۔!!

حنان مسکان کی جانب بڑھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔!

دیکھو دور رہو سمجھے۔۔۔۔!

مسکان پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔!

تبھی دروازے پہ دستک ہوتی ہے اور ملازمہ کھانے کی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوتی ہے۔۔۔!

حنان آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے ٹرے لیتا ہے اور بیڈ پہ رکھتا ہے۔۔۔!

تم کو بعد میں سمجھاوں گا بہت کچھ سائیکو اوکے، ابھی یہاں آو اور کھانا کھالو۔۔۔۔۔۔!!

حنان نے ایک نظر اس پہ ڈالتے ہوئے کہا اور اپنے لیے کھانا نکالنے لگا۔۔۔۔!

میں نہیں کھاوں گی۔۔۔!

مسکان نے فورا سے جواب دیا۔۔۔!

چپ کر کے یہاں دفعہ ہو مجھ سے اس سے زیادہ کی توقع نہ رکھنا سمجھی۔۔۔۔!

حنان نے ہاتھ کی انگلی سے وارن کرنے کے انداز میں اسے کہا۔۔۔۔!

اوہ جنگلی، جنگلیوں سے توقع رکھنی بھی نہیں چاہیئے وہ کبھی بھی توقعات پہ پورا نہیں اترتے، ہاں توقعات پہ پانی ضرور پھیر دیتے ہیں۔۔۔!

ہمم اچھی بات ہے۔۔۔۔ حنان نے تحمل سے کہا اور کھانا کھانے لگا۔۔۔!!

مسکان کے پیٹ میں بھی چوہوں نے آپس میں دوڑ لگائی ہوئی تھی لیکن اس کے آگے نہ جھکنے کے چکر میں اب بھوکا ہی رہنا تھا اسے وہ بیزاری سے اسے کھاتا ہوا دیکھنے لگی۔۔۔۔!

میپیرے نوالے۔۔۔ گن رہی ہو۔۔۔۔!

حنان نے اٹکتے ہوئے پوچھا۔۔۔!

اتنا وقت نہیں ہوتا میرے پاس جو تمھارے نوالے بھی اب گننا شروع کر دوں۔۔۔!

مطلب کہ کچھ نہ کچھ گنتی ہو پھر تم۔۔۔!

حنان نے اس کے بھی کہنے پہ چوٹ کرتے ہوئے تجسس سے پوچھا۔۔۔!

چپ کر کے کھانا کھاو، دماغ نہ کھاو۔۔۔!!

مسکان نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔!

آ جاو بھوکی سائیکو کھالو۔۔۔!

حنان نے اس کے مسلسل دیکھتے رہنے سے اکتا کر پھر سے اسے کھانے کی دعوت دی۔۔۔!

مسکان فورا سے آ کر بیڈ پہ اس کے مقابل بیٹھی اور جلدی سے کھانا کھانے لگی۔۔۔!

کب سے بھوکی ہو، لوگوں کے نکاح ہوتے ہیں تو وہ اپنی بھوک بھول جاتے ہیں، کھانا ہی نہیں کھاتے اور ادھر ایک تم ہو پاگلوں کی طرح کھانے پہ جھپٹی ہو حد ہے۔۔۔!

ہمممم۔۔۔

مسکان نے بس سر ہلا دیا، اس سے بھوک برداشت نہیں ہوتی تھی، مسکان کو بہت سے جواب آرہے تھے وہ بعد میں اس کا حساب چکتا کرنے کا سوچتی ہوئی سارا دھیان کھانے پہ لگانے لگی۔۔۔!

کھانا کھا چکے ہیں اگر حانی تو باہر آجاو میں نے ابھی تھوڑی دیر تک چلے جانا ہے یار۔۔۔۔۔!

بسمہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔!

واٹ نان سینس، تمھیں تمیز نہیں ہے کسی کے بیڈروم میں داخل ہونے کی۔۔۔!!

مسکان نے کڑے تیوروں سے بسمہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔!

یہ میرے دوست کا کمرہ ہے تو دوست کے کمرے میں پوچھ کر آیا یا پھر جایا نہیں جاتا اور۔۔۔۔۔۔

کیا دوست دوست لگائی ہوئی ہے دوست ہوگا مگر اب وہ کسی کا شوہر بھی ہے آئیندہ ناک کر کر میرے کمرے میں آنا سمجھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

مسکان نے اس کی اچھی خاصی کلاس لیتے ہوئے کہا، حنان نے اس کی اس حرکت پہ دل ہی دل میں اش اش کر اٹھا۔۔!

بسمہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور باہر چلی گئی۔۔۔!

وہ مہمان ہے اس گھر کی اور میری دوست بھی ہے یہ کیا حرکت ہے مسکان۔۔۔!

حنان نے اسے ڈپٹتے ہوئے پوچھا۔۔۔!

آئی تھنک دوست کی بیوی کی بہن ہے نا کہ دوست،۔۔۔!

مسکان نے چباتے ہوئے اسے کہا۔۔۔۔!

جو بھی ہے تم کو ایسے بات نہیں کرنی چاہیئے تھی۔۔۔!

جاو جا کر منا لو ناں اپنی سو کالڈ دوست کو ہونہہ۔۔۔

مسکان نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔!

تم کتنا پڑھی ہوئی ہو۔۔۔۔؟؟؟

کیا مطلب۔۔۔؟

حنان کے بے وقت کے سوال پہ مسکان نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔!

میں نے پوچھا کتنا پڑھی ہوئی ہو تم، فارسی میں نہیں پوچھا، اردو میں ہی پوچھا ہے۔۔۔!

میرا مطلب کہ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔؟

مسکان اس کی چہرے کی کیفیت کو جانچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بقول تمھارے شوہر ہوں میں اب تمھارا تو آئی تھنک پوچھ سکتا ہوں میں۔۔۔!

حنان نے اس کی بسمہ سے کی گئی بحث پہ چوٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔!!

شوہر۔۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔شوہر۔۔۔۔۔۔!!!

مسکان زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔

تم نے ہی کہا تھا میں نے نہیں اچھا ناں، حنان نے اس کی ہنسی سے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔!

میں نے تو بس بسمہ کو نیچا دیکھانے کے لیے کہا۔۔۔۔!

کیوں تم اسے کیوں نیچا دیکھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔!

اس کا نہیں نظر آیا میرا نظر آ گیا تمھیں۔۔۔!

مسکان نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔!

دفعہ ہو اور پھوٹو منہ سے کتنا پڑھی ہوئی ہو۔۔۔۔!

حنان نے تنگ آتے ہوئے دوبارہ پوچھا۔۔۔!

اچانک سے آج نکاح کا کیسے تم نے کہہ دیا، رات تک تو کوئی بات نہیں ہوئی تھی اس بارے میں کسی کی بھی۔۔۔!

مسکان نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔!

حنان کو اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہونے لگا۔۔۔!

وہ اٹھ کر اس کے قریب آیا۔۔۔!

میں کیا بکواس کر رہا ہوں اور تم آگے سے کیا بکواس کیے جا رہی ہو۔۔۔!

اُھھھھا کیا بکواس کر رہے تھے تم۔۔۔!

مسکان نے انجان بنتے ہوئے پوچھا۔۔۔!

تم۔۔۔۔

حنان نے اس کی بازو اس کے پیچھے لے جا کر کمر کے ساتھ لگائی اور اس کی بازو پہ بے دردی سے اپنی گرفت سخت کی۔۔۔۔!!

م۔۔۔مج۔۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔!

مسکان نے ہکلاتے ہوئے اسے کہا۔۔۔!

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا، جواب دو اور دفعہ ہو جاو اس کمرے سے سمپل۔۔۔۔!

حنان نے سکون سے کہا، اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

مسکان نے نظریں پھیر لیں۔۔۔!

حنان نے دوسرے ہاتھ سے اس کی ٹھوڑی کو پکڑتے ہوئے اس کا چہرہ اپنی سمت کیا۔۔۔!

اب بولو۔۔۔۔

حنان نے آرام سے کہا۔۔۔۔

تم مجھے ان کمفرٹیبل محسوس کروا رہے ہو ایسے میں جواب نہیں دوں گی کبھی بھی۔۔۔۔۔!

اتنی ہی قربت پہ جان نکل گئی سائیکو۔۔۔۔

جواب دو اور نکلو، آخری بار پوچھ رہا ہوں کتنا پڑھی ہو۔۔۔!

خان نے پہلے پیار اور پھر غصے سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے اپنا سوال دوبارہ

دہرایا۔۔۔۔۔!!

میں نے میڑک کی ہے۔۔۔!

مسکان نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔!

اوہ رئیلی۔۔۔!

خان نے حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔!

یس۔۔۔!

مسکان نے یک لفظی جواب دیا۔۔۔!

جس حساب سے ہر بات میں تم انگلش بولتی ہو لگتا نہیں ہے کہ میٹرک پاس ہو۔۔۔!

خان نے اس کے چہرے کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیا مطلب تمھیں لگتا کہ میں میٹرک بھی نہیں پڑھی ہوئی، اپنی طرح جنگلی سمجھا ہوا ہے کیا۔۔۔!

اوہ سائیکو میں کیا بکواس کر رہا ہوں الٹا جواب نہ دو مجھے آگے سے سمجھی تم۔۔۔!

سیدھا بتاو کتنا پڑھی ہو اور کوئی جاب بھی کرتی تھی کیا تم۔۔۔!

نہیں۔۔۔۔۔!

مسکان نے پھر سے یک لفظی جواب دیا۔۔۔!

کیا نہیں پوری بات بتاو۔۔۔

میں تمھیں کیوں بتاوں۔۔۔؟

مسکان نے الٹا اس سے سوال کیا۔۔۔۔۔!

کیوں کہ چاہتے نا چاہتے تم اب میری زندگی میں زبردستی گھس چکی ہو، اور مجھے پتہ ہونا چاہیے سب کچھ۔۔۔۔!!!

مسکان تھوڑی دیر خاموش رہی اور پھر بولی پہلے چھوڑو مجھے اچھا پھر بتاتی ہوں۔۔۔!

تاکہ تم بھاگ جاو مجھے میرے سوالوں کے جواب دئیے بغیر ہے ناں۔۔۔۔!!!

کبھی کسی پہ یقین بھی کرنا سیکھو، ہر کسی کو شک کی نگاہ سے نہ دیکھا کرو۔۔۔!!

حنان نے اس کی بات سن کر جا کر دروازہ بند کیا اور اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا، ہاں بتاو اور پہلی بات جھوٹ مت بولنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی۔۔۔!!

میں نے تمھارے سارے کارڈز دیکھ لیے ہیں اسلئیے سب سچ بولنا۔۔۔

تم سے برا کوئی ہو بھی نہیں سکتا، تم سے یہی امید ہے بغیر اجازت کسی کی کوئی چیز نہیں اٹھانی چاہیے خیر تم جنگلی کو کیا پتہ، مسکان نے دوبدو جواب دیا۔۔۔!

جو پوچھا ہے وہ بتاؤ جلدی اور بھی کام ہیں، حنان نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔!

میں تمھاری سوچ سے بھی زیادہ پڑھی لکھی ہوں، بس سوتیلے باپ کی وجہ سے ایسی معصوم بنی رہی، میں معصوم بالکل بھی نہیں ہوں اور نہ ہی شریف ہوں، میں ایک ایجنٹ ہوں، ایک کیس کی سلسلے میں مجھے یہاں کے آدمی کی مدد درکار تھی، مگر اسی دوران میری ماں فوت ہوگئی، اور میرے اس باپ نے مجھے ایک شخص کو بیچنا چاہا، میں چاہتی تو اس کے خلاف کاروائی کر سکتی تھی، لیکن پتہ نہیں کیوں نہیں کر سکی، اور پھر میرے باپ نے مجھ سے زبردستی کرنے کی کوشش کی، باقی کی کہانی تم جانتے ہو۔۔۔۔!

مسکان بتاتے ہوئے رو رہی تھی اور ابھی تک رو رہی تھی۔۔۔!!!

حنان کا دل چاہا اس کے آنسو پونچھ لے مگر وہ نظرانداز کرتے ہوئے وہیں کھڑا رہا۔۔۔!

ہاں تم سچ کہہ رہی ہو، تمھارے کارڈ میں یہی لکھا ہے لیکن ایک بات سمجھ نہیں آئی مجھے۔۔۔۔

کون سی۔۔۔؟؟

مسکان نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔!

تم نے ہم سے اپنی شناخت کیوں چھپائی۔۔۔!

کون سی شناخت۔۔۔۔

مسکان نے معصومیت سے رونا چھوڑ کر اس سے پوچھا۔۔۔

حنان کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے، پھر سوچا اپنا کیوں اس کا پیٹوں ناں وہ یہ سوچتے ہوئے آگے بڑھا۔۔۔

کیا کرنے لگے ہو، مسکان نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

کہیں تمھارا دماغی توازن تو نہیں کھوگیا یہ سن کر کہ میں تمھاری حقیقت جانتا ہوں ہاں بولو۔۔۔!

حنان نے اس کی جھیل آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ابھی تک نہیں مگر ہو سکتا ہے آگے چل کے تمھارا دماغی توازن کھو جائے۔۔۔

مسکان نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آہاں سائیکو کے خواب میں چھچھڑے ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔

حنان نے اس کی بات سن کر ایک لمبا قہقہ لگایا۔۔۔۔

ہونہہ یہ تو وقت بتائے گا۔۔۔

مسکان نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کس کے لیے کام کرتی ہو، کس کیس پہ کام کر رہی تھی تم۔۔۔۔

حنان نے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔۔

ہاہاہاہا فنی ناں۔۔۔۔۔

مسکان نے استہزائیہ انداز میں ہنستے ہوئے اس سے اپنی بات کی تائید چاہی۔۔۔۔

حنان حیرانی سے دیکھنے لگا، اوہ میڈم میں نے کچھ پوچھا ہے آگے سے کیا تم حد ہے۔۔۔۔!

تمھیں لگتا ہے تم مجھ سے پوچھو گے اور میں سب کچھ طوطے کی طرح فر فر تم کو بتا دوں گی ہے ناں۔۔۔۔۔

مسکان نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔۔

تم کچھ زیادہ ہی ہواؤں میں اڑ رہی ہو، تمھارا دماغ جگہ پہ لانا ہی پڑے گا۔۔۔۔

حنان کہتا ہوا اس کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

کیا کرنے لگے ہو۔۔۔۔

مسکان کا دل تیز تیز دھڑکنا شروع ہو گیا تھا اس کے پاس آنے سے مگر بظاہر وہ مضبوط بنی لاپرواہی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

جو بھی کروں تم کو اس سے کیا، منہ بند رکھو جیسے اپنے بارے میں بتانے کے لیے کر رکھا ہے تم نے۔۔۔۔

حنان نے تنفر سے کہتے ہوئے اس کو زور سے پکڑا۔۔۔
اس کی انگلیاں مسکان کو بازو میں دھنستی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔۔
چھوڑو درد ہو رہا ہے، وہ درد سے بلبلا اٹھی۔۔۔
درد، واہ سائیکو کو درد بھی ہوتا ہے۔۔۔
حنان نے اس کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔
تم جو مرضی کر لو اب میں ایک لفظ بھی نہیں بتاوں گی، سمجھتے کیا ہو تم خود کو ہاں، جو تم کہو گے میں وہی کروں گی نہیں مسٹر حنان یہ بھول ہے تمھاری۔۔۔۔
مسکان اپنے درد کو نظر انداز کرتے ہوئے آنکھوں میں آنسو لیے اس سے کہنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔
تم بھی ویسے خوب ہو، مجھے آسان چیزیں پسند بھی نہیں ہیں، اچھا لگا تمھارا جواب سن کر، تمھیں میں تمھاری اصل حقیقت سمجھا کر رہوں گا،۔۔۔۔!!
حنان نے اسے دھکا دیتے ہوئے چھوڑا وہ اس اچانک کی افتاد سے جا کر ڈریسنگ ٹیبل سے لگی اور گر گئی۔۔۔۔
حنان کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔
تمھیں تو میں چھوڑوں گی نہیں، مسکان اٹھتے ہوئے اس کو کوسنے لگی۔۔۔

مسکان نے جا کر کپڑے تبدیل کیے اور اپنے کمرے میں لیٹ گئی۔۔۔
تھوڑی ہی دیر بعد حنان کمرے میں داخل ہوا اور اس کے اوپر سے جھٹ سے چادر ہٹا کر اسے بٹھانے لگا۔۔۔۔
یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔
مسکان غصے سے چیخی۔۔۔۔
دفعہ ہو میرے کمرے میں وہاں ایک ڈریس پڑی ہوئی ہے وہ پہنو اور آؤ باہر، کچھ مہمان آج کی رات یہیں رو کیں گے تو مجھے کوئی بھی تماشہ نہیں چاہیے، ڈنر لگنے لگا ہے تیار ہو کر میسج کر دینا، میں نے اپنا اور شاہ میر کا نمبر سیو کر دیا ہے، اور ایک بات اور کسی کا بھی اس میں نمبر نہیں ہونا چاہیے سمجھی، اور اس میں سم ہے بھی نہیں وائی فائی لگا ہے تو اسی سے نیٹ چلا لینا میں سارے اکاونٹ بنا دئیے ہیں امید ہے تم کوئی چالاکی نہیں کرو گی، کیونکہ پاسورڈز میرے پاس ہیں۔۔۔۔۔۔!!!
حنان نے اسے ایک فون پکڑایا اور ساتھ ہی ہاتھ کی انگلی سے اسے تنبیہ بھی کی۔۔۔۔!!
ہونہہ۔۔۔
مسکان نے سر جھٹکتے ہوئے اس سے موبائل لیا اور کمرے سے چلی گئی۔۔۔۔
حنان نے اس کے کمرے میں موجود الماری کھولی۔۔۔۔!

وہاں سے تمام کارڈز ہٹا دیئے گئے تھے، وہاں صرف دو کپڑوں کے جوڑے لٹکے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

واہ سائیکو تم تو میری سوچ سے بھی اوپر نکلی خیر کوئی بات نہیں میں بھی پتہ لگوا کے رہوں گا۔۔۔۔!

خان تصور میں ہی اس سے ہمکلام ہوتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

مسکان کپڑے تبدل کر چکی تھی اور باہر نکلنے والی تھی کمرے سے۔۔۔۔۔

خان نے بازو سے پکڑ کر اسے اندر دھکیلا۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے اب۔۔۔۔۔

مسکان تنک کر گویا ہوئی۔۔۔۔۔

ایسی شکل لے کر جاؤ گی۔۔۔۔۔

خان نے اس کے بے ترتیبی سے بندھے ہوئے جوڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اوہ یو جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔

مسکان نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جاو بال کھولو اور ہلکا سا کاجل لگا لو اور لپسٹک بھی۔۔۔۔

حنان آرام سے کہتا ہوا جا کر بیڈ پہ لیٹنے کے انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔۔

تمھیں لگتا ہے میں تمھارا حکم مانوں گی۔۔۔ ہونہہ۔۔۔۔

تمھارے تو بچے بھی مانے گے۔۔۔۔

حنان نے دو بدو جواب دیا۔۔۔۔۔

کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔

مسکان نے زہر آلود آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا گویا اپنی سماعت پہ شک ہوا ہو۔۔۔۔۔

حنان خجل سا ہو کر کھڑکی کی طرف دیکھنے لگا جہاں سے لان کا خوبصورت منظر چاند کی روشنی میں اور پیارا دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

مجھے ستاتے ہو ناں جہنم میں ہی جاو گے تم دیکھ لینا،۔۔۔۔۔

مسکان کہتے ہوئے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

تمھیں بھی تمھارے کارناموں کے ساتھ ہی لے کر جاوں گا سائیکو بے فکر رہو۔۔۔۔

مسکان نے دو منٹ میں اپنے بال بنائے اور ہلکا سا کاجل لگایا۔۔۔۔۔

پلٹی کمرے سے باہر نکلنے کے لیے پھر کچھ سوچ کر دوبارہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی اور لپسٹک لگالی۔۔۔۔

حنان چور نظروں سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا اس کی اس حرکت پہ مسکرا دیا۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔

مسکان نے اس کے آگے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

چلو ناں باقی کام جیسے مجھ سے پوچھ کر کرتی ہو۔۔۔۔

حنان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ دونوں بات کرتے کرتے باہر سیڑھیوں کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔

ایسی خوش فہمی پالنا بھی مت کہ میں جنگلی جیسے کام کروں گی۔۔۔

اوہ سائیکو یار تم مجھ جیسے کام کر بھی نہیں سکتی چھپکلی سے جو ڈرتا ہو وہ تو۔۔۔۔

اے یو۔۔۔۔۔

مسکان اس کی طرف ہاتھ کی انگلی سے دھمکی دیتے ہوئے کچھ کہنے لگی تھی تبھی اس کی نظر بسمہ پہ پڑی۔۔۔۔

مسکان نے وہی اپنا ہاتھ حنان کے ہاتھ پہ رکھ دیا۔۔۔

آپ بھی ناں کبھی کبھی حد ہی کر دیتے ہیں، ابھی گھر میں مہمان ہیں وہ چلے جائیں پھر چلے جائیں گے ناں ہنی مون پہ۔۔۔۔۔

مسکان نے شرماتے ہوئے حنان سے کہا۔۔۔۔

حنان اس کا گرگٹ کی طرح اپنا رنگ بدلنے پہ دھک سے رہ گیا۔۔۔۔

بسمہ اس کی بات سن کر ہی غصے سے پلٹنے لگی تھی پھر کچھ لمحے رک کر ان کی جانب بڑھ آئی۔۔۔۔

آہمم، بسمہ نے گلا کھنکار کر اپنی موجودگی کا احساس دلانا چاہا۔۔۔۔

حنان نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا وہ ایک لمحے میں سب سمجھ گیا اور اپنی ہنسی کنٹرول کرنے لگا۔۔۔۔

وہ آپ دونوں کا سب ویٹ کر رہے ہیں کھانے پہ۔۔۔۔

بسمہ نے حنان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ بات کہنے ملازمہ آ سکتی تھی تم نے کیوں تکلیف کی بسمہ یار۔۔۔۔

مسکان نے افسوس سے کہتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔۔

وہ کام کر رہی تھی۔۔۔۔

اچھھا تو تم نے کہا تم اس کی جگہ آ جاو۔۔۔۔؟

بسمہ اپنا موازنہ ملازمہ سے ہوتے ہوئے دیکھ کر غصے سے پاگل ہونے لگی،۔۔۔۔

کیا ہوا بسمہ یار، رنگ کیوں پیلا سا ہوئے جا رہا ہے تمھارا۔۔۔۔۔

مسکان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے فکرمندی سے پوچھا۔۔۔

شاید تھکاوٹ کی وجہ سے۔۔۔۔

بسمہ جواب دیتے ہوئے چلنے لگی۔۔۔۔

ہمم صحیح۔۔۔۔

مسکان نے اب کی بار حنان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا،جس کی نظریں بسمہ پہ تھیں، مگر وہ نوٹ مسکان کو کر رہا تھا۔۔۔۔

ہونہہ کر لو دیدار تم سے تو میں بعد میں حساب لوں گی۔۔۔۔

مسکان نے حنان پہ نظریں جمائے دل ہی دل میں کہا۔۔۔۔

وہ لوگ کھانے کی ٹیبل پہ پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔

حنان کی ساتھ والی کرسی پہ مسکان بیٹھ گئی اور مسکان کے ساتھ بسمہ۔۔۔۔۔

کیا ہوا نیچے آنے کا دل نہیں کر رہا تھا کیا دلہے میاں۔۔۔۔۔

شاہ میر نے شرارت سے کہتے ہوئے حنان سے سوال کیا۔۔۔۔

سب ہنسنے لگے۔۔۔۔

حنان نے ایک عدد گھوری سے اسے نوازا اور کھانا کھانے لگا۔۔۔۔

تم دونوں ملے کہاں تھے۔۔۔۔؟

بسمہ نے مسکان سے سوال پوچھا۔۔۔۔

مسکان نے ایک نظر حنان کو دیکھا اور پھر بولنے کے لیے منہ کھولا اسی وقت حنان نے اس کے پاوں پہ اپنا پاوں رکھ اور ہلکا سا دبایا۔۔۔۔۔

مسکان نے اس کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں پوچھا کیا ہے۔۔۔

حنان اسے نظر انداز کرتے ہوئے بسمہ کو جواب دینے لگا۔۔۔

ہماری ملاقات ایک کیس کے سلسلے میں ہوئی تھی تھانے میں، یہ وہاں ایک ملزم کو پکڑنے میں ہماری مدد کرنے آئی تھی تو بس پھر۔۔۔۔۔

آخر میں حنان نے شرارت سے کہتے ہوئے مسکان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔

بسمہ خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔

واہ بھابھی بھی مجرموں کو پکڑنے کا کام کرتی ہیں۔۔۔۔۔

بسمہ کے بہنوئی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مسکان نے حنان کو میسج کیا۔۔۔۔

کیا بکواس کہانی بنا کر بتائی ہے جنگلی۔۔۔۔۔۔

مسکان نے ساتھ میں ایک الٹی کرنے والا ایموجی سینڈ کیا اسے۔۔۔۔

تم جیسے سنڈریلا کی کہانی بتاتی ہے ناں۔۔۔۔۔۔

جانتا ہوں میں تم کو سائیکو تم کیا بتاتی۔۔۔۔۔

حنان نے فوراً سے ریپلائی کیا۔۔۔۔

اب آگے دیکھو تم۔۔۔۔

مسکان نے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

مسکان نے ساتھ ہی موبائل رکھ دیا میز پہ اور سب کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔

آپ سب کو حنان کے بارے میں ایک بات پتہ ہے کیا۔۔۔ یقیناً نہیں پتہ ہو گی یہ راز صرف مجھ کو پتہ ہے۔۔۔۔۔

کیا بکواس کرنے لگی ہو۔۔۔۔

حنان نے میسج کیا اور اس کے پاوں پہ پھر سے اپنا پاوں رکھا۔۔۔

اپنا دس کلو کا پاوں ہٹاو۔۔۔۔

مسکان نے دھیمی آواز میں غصے سے کہا۔۔۔

پہلے بتاو۔۔۔۔

اٹس ڈیئینجرس فاریو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاہاہاہاہا

حنان کوایک لمحہ لگا اس کی بات سمجھنے میں، وہ سٹڈی روم کی بات کر رہی تھی۔۔۔

کیا بات ہے بھابھی بتائیں ناں۔۔۔۔۔

شاہ میر اور حنان کے دوستوں نے بیک وقت پوچھا۔۔۔۔

تمھاری سگی بہن کے بارے میں جانتا ہوں میں۔۔۔۔

حنان نے مسکان کے سر پہ بم پھوڑا۔۔۔۔۔۔

مسکان اچنبھے سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

اسے لگا ساتوں آسمان آکر اس پہ گر گئے ہیں۔۔۔۔۔

مسکان کا رنگ فق ہو گیا۔۔۔۔۔

بھابھی بتائیں ناں کیا راز ہے جو ہم نہیں جانتے۔۔۔۔

شاہ میر نے پوچھا۔۔۔۔

تمھاری بھابھی پتہ ہے ناں بہت شرارتی ہے مسکان کو تم تو جانتے ہو شاہ میر ویسے ہی

مذاق کر رہی ہے، ہے ناں مسکان۔۔۔۔

حنان نے مسکان کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے کہا اور آخر میں اس کی تائید

چاہی۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان کی آواز ہی نہیں نکل رہی تھی یہ کیسے جان سکتا ہے اگر یہ جان سکتا ہے تو پھر۔۔۔
اس سے آگے مسکان کچھ بھی نہیں سوچنا چاہتی تھی۔۔۔
وہ وہیں بے ہوش ہو کر گر گئی۔۔۔۔

کیا ہوا بھابھی کو اچانک سے۔۔۔۔
سب تشویش سے کھانا چھوڑ کر مسکان کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔۔
ہونہہ سارے ڈرامے ہیں توجہ حاصل کرنے کے، بسمہ نے تنفر سے مسکان کو دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔۔
لگتا ہے نظر لگ گئی ہے تم دونوں کی جوڑی کو۔۔۔۔
شاہ میر نے حنان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا اور ملازمہ کو پانی کے لیے آواز دینے لگا۔۔۔
حنان نے مسکان کو اٹھا کر لاؤنج میں پڑے صوفے پہ لٹایا اور اس کے ہاتھ مسلنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔
ملازمہ پانی لے کر آئی حنان نے مسکان کو پانی کے چھینٹے مارنے لگا جس سے تھوڑی ہی دیر بعد مسکان نے آنکھ کھولی۔۔۔۔
کیا ہو گیا تھا آپ کو۔۔۔۔۔

شاہ میر نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا، تھکاوٹ کی وجہ سے ہوگئ ہوگی، اور ابھی نظر بھی اتروا تا ہوں، اب سوال جواب کر کے پریشان نہ کرو اسے میں اس کو کمرے میں لے جا تا ہوں تا کہ یہ تھوڑا سا ریسٹ کر لے آپ سب پریشان نہ ہوں کھانا کھائیں۔۔۔۔

حنان نے فوراً سے مسکان کے جواب دینے سے پہلے جواب دیتے ہوئے اسے لے کر اوپر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

باقی سب بھی ڈائینگ ٹیبل کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔

حنان نے سیڑھیاں چڑھنے کے فوراً بعد ہی مسکان کو چھوڑ دیا، وہ اس کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی وہ لڑکھڑا گئی۔۔۔۔

واٹ نان سینس۔۔۔۔

مسکان نے تقریباً چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

حنان اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔

تم اس پوزیشن میں نہیں ہو کہ مجھ پہ چلا سکو سمجھی تم۔۔۔

حنان نے اسے ہاتھ کی انگلی سے وارن کرتے ہوئے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم میری بہن کے بارے میں کیا جانتے ہو۔۔۔۔

مسکان نے اس کی وارننگ کو نظرانداز کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔

حنان کا فلک شگاف قہقہ بلند ہوا۔۔۔۔۔

مسکان نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

میں نے تم سے سوال کیا ہے کوئی لطیفہ نہیں سنایا۔۔۔۔۔

جس کی شکل ہی لطیفہ ہو وہ کوئی لطیفہ ویسے کس طرح سے سنا سکتا ہے یار سائیکو خود سوچو۔۔۔۔

اوہ ہاں تم کیسے سوچ سکتی ہو تمھارے پاس تو دماغ بھی نہیں ہے۔۔۔۔

مسکان کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا، اسے اپنے سوالوں کے جواب چاہیئے تھے وہ خاموشی سے غصہ کنٹرول کرتے ہوئے اندر کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

حنان اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں آیا، کیونکہ اس کے خیال میں سائیکو اور خاموش دو الگ الگ باتیں تھیں۔۔۔۔۔۔

وہ سامنے صوفے پہ بیٹھی ہوئی تھی اور نظریں جھکائے ہوئے تھی۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو سائیکو۔۔۔۔۔

حنان اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

دو منٹ گزر گئے مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

حنان اسے بیٹھا دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے یار میں نے ایسا بھی کیا کہہ دیا ہے اچھا بتا و ایسے خاموش تو نہ رہو یار۔۔۔۔

حنان نے جھنجھلاہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس نے پھر بھی کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

حنان اٹھ کر صوفے پہ اس کے برابر میں آ کر بیٹھا۔۔۔۔

ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔۔

حنان نے اس کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔۔۔۔

مسکان کا چہرہ آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔۔

حنان اس کا چہرہ دیکھ کر دم بخود رہ گیا۔۔۔

اس کے دل میں ایک درد کی لہر دوڑ گئی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے میں نے ایسا تو کچھ نہیں کہا میں نے تو بس تمھاری بہن کا پتہ لگایا تھا اور تم میری بیوی ہو مجھے تمھارے ماضی کے بارے میں اور تمھارے سب گھر والوں کے بارے میں بھی اور دیکھو،۔۔۔۔

حنان ابھی پیار سے اسے سمجھا کر بات کر ہی رہا تھا کہ وہ اور زور و شور سے رونے لگی۔۔۔۔

مجھے تکلیف ہو رہی ہے تمھارے اس طرح رونے سے سائیکو۔۔۔۔۔
حنان نے مسکان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اس کا لہجہ بھرایا ہوا تھا۔۔۔۔
مسکان نے کوئی جواب نہ دیا ہاں البتہ رونے کے شدت میں تھوڑی سی کمی کر دی تھی۔۔۔۔۔
اچھا کچھ تو بولو یوں خاموش تو نہ رہو۔۔۔۔۔۔
حنان کو اس کی خاموشی سے اذیت ہونے لگی تھی۔۔۔۔
مسکان آگے بڑھ کر حنان کے گلے لگ گئی اور پھر سے شدت کے ساتھ رونے لگی۔۔۔۔۔
حنان نے اسے رونے دیا۔۔۔۔۔۔
وہ روتی ہی رہی کافی وقت گزر گیا مگر وہ خاموش ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔
حنان نے اس کے بالوں پہ ہلکا سا بوسہ دیا، اس کو آہستہ سے خود سے الگ کیا اور اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا، اس کے آنسو صاف کیے ادھر دیکھو میں ہوں ناں تمھارے پاس کیا پریشانی ہے اگر تم کہتی ہو تو کبھی بھی تمھاری بہن کے بارے میں بات نہیں کرتا۔۔۔
لیکن پلیز اللہ کا واسطہ ہے کچھ تو بولو یوں خاموش تو نہ رہو ناں۔۔۔
حنان نے التجائیہ لہجے میں اسے کہا۔۔۔

ہم دو بہنیں اور ایک بھائی تھے، میرے ابو آرمی کی ایک بہت اچھی پوسٹ پہ تھے اور میری امی ایک ٹیچر تھیں، ہم سب کی زندگی بہت خوشگوار چل رہی تھی، سب بہت خوش رہتے تھے، ایک دن ابو گھر چھٹی آرہے تھے، ہم سب بہن بھائی بہت خوش تھے، میرے ابو گھر آئے سب نے کھانا کھایا۔۔۔۔

میری چھوٹی بہن نے کہا مجھے پاپا آئسکریم کھانی ہے ابھی اور اسی وقت، رات کافی ہو چکی تھی۔۔۔

امی نے کہا نہیں اس وقت کہاں جائیں گے لینے ابھی سو جاو صبح لا دیں گے آپ کو آپ کے پاپا آئسکریم۔۔۔۔

نہیں مجھے ابھی کھانی ہے اتنے دن بعد پاپا آئے ہیں اور مجھے ان کے ساتھ ہی کھانی ہے ابھی کہ ابھی مجھے کچھ نہیں پتہ۔۔۔۔

وہ ضد کر رہی تھی۔۔۔

پاپا نے کہا ٹھیک ہے بیٹا جیسے آپ کہو، میں ابھی اپنی بیٹی کو لا کے دوں گا، ٹھیک ہے اب سمائل کرو۔۔۔۔۔

پاپا اٹھے اور جانے لگے، چھوٹا بھائی ضد کرنے لگا وہ بھی ساتھ جائے گا پاپا اس کو ساتھ لے گئے۔۔۔۔

پاپا اپنا موبائل گھر ہی بھول گئے تھے، ان کے موبائل پہ کال آنے لگی، امی کچن سمیٹ رہی تھیں اور میں نے ٹی وی لگایا ہوا تھا۔۔۔۔

میں اٹھی اور کال یس کی۔۔۔۔

آگے سے کوئی آدمی بول رہا تھا اور وہ دھمکی دے رہا تھا، پانچ منٹ ہیں تمھارے پاس اگر تم نے ابھی بھی میرا کام نہ کروایا تو تم تو مرو گے ہی ساتھ تمھاری فیملی کو بھی میں نہیں چھوڑوں گا پانچ منٹ بس پانچ منٹ ہیں تمھارے پاس۔۔۔۔۔

ساتھ ہی کال کٹ گئی۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آئی میں کیا کرو، میں نے جلدی سے چپل پہنی، موبائل اٹھایا اور امی کو بتائے بغیر گھر سے نکل پڑی۔۔۔۔

بھاگتے بھاگتے میں تھوڑی دور ہی گئی تھی وہاں کچھ دور سڑک پہ ایک ہجوم لگا ہوا تھا، لوگ اپنی گاڑیاں روکے کھڑے تھے، میں آگے بڑھی اور میرے پاوں کے نیچے سے زمیں نکل گئی۔۔۔۔۔

مجے لگا میری دنیا یہیں ختم ہو گئی ہے، میرے ابو اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے اور میرا بھائی زخمی حالت میں ان کے پاس پڑا تکلیف سے تڑپ رہا تھا۔۔۔۔

مسکان روتے روتے سب بتا رہی تھی۔۔۔

حنان چاہ کر بھی کچھ نہی کہہ رہا تھا وہ اسے بولنے دینا چاہتا تھا اس کے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتا تھا، لیکن اس کے آنسو تکلیف دے رہے تھے، وہ البتہ غیر محسوس طریقے سے بار بار صاف کر رہا تھا۔۔۔۔

میں آگے بڑھی اور بھائی کو اٹھایا وہ کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

میرے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکل رہا تھا۔۔۔

تبھی ایمبولینس آئی اور بھائی کو ہسپتال لے کر جانے لگے۔۔۔۔

میں یتیم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

اور بھائی بھی زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہا تھا۔۔۔۔

میں نے گھر کال کی۔۔۔۔

امی نے کال اٹھائی۔۔۔۔۔

کہاں ہو کدھر بتائے بغیر چلی گئی ہو مسکان۔۔۔۔

امی نے کال اٹھاتے ہی سوال شروع کر دیئے۔۔۔۔۔۔

لیکن میں صرف رو رہی تھی میرے منہ سے کوئی لفظ نہیں نکل رہا تھا۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی میں کیا کہوں، کیسے بتاوں۔۔۔۔

کیا ہوا ہے کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو تم۔۔۔۔

امی بار بار پوچھ رہی تھیں۔۔۔۔

میں نے ہمت کر کے امی کو بتایا اور ہسپتال کا پتہ دیا۔۔۔۔

بھائی نیم بہوشی کی حالت میں تھا، اس کا کافی خون بہہ چکا ہے۔۔۔۔

و۔۔۔و۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔۔ایک۔۔۔۔۔

ای۔۔۔ایک۔۔ایک آدمی تھا اس۔۔۔۔اس۔۔۔۔۔کے چہرے پہ داڑھی تھی اور مونچھیں اس کی مڑی ہوئی تھی، ا۔۔اس نے پاپا کے دماغ میں گولی ماری اور مجھ کو بھی،۔۔۔۔۔۔وہ

د۔۔۔دھم۔۔۔دھمکی۔۔۔دے۔۔۔۔رہا۔۔۔تھا۔۔۔کوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ا س نے۔۔۔کہا۔۔۔ہے۔۔۔کہ۔۔۔ہماری ساری فیملی۔۔۔کو۔۔تباہ۔۔۔کر دے۔۔۔گا۔۔۔۔تم۔۔۔ابھی۔۔۔گھر۔۔۔۔جاو۔۔۔گھر۔۔۔میں۔۔۔مما۔۔۔اکیلی۔۔۔ہیں۔اور۔۔لشو (الیشبہ، چھوٹی بہن)۔۔بھی۔۔۔۔ہے

گھر۔۔۔۔جاو۔۔۔ان۔۔۔کی۔۔۔جان۔۔۔کو خطرہ۔۔۔۔ہے۔۔۔۔

اس نے لڑکھڑاتے ہوئے مجھے بتایا اور وہیں جان دے دی۔۔۔

میرے ہاتھوں میں۔۔۔۔

مسکان اور شدت سے رونے لگی۔۔۔

حنان نے اسے گلے سے لگا لیا اور رونے دیا۔۔۔۔۔۔۔

حنان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیسے اس کے اس دکھ کو دور کرے کیسے اس کو تسلی دی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد مسکان نے پھر سے بتانا شروع کیا۔۔۔۔

میں نے ایمبولینس کا رخ اپنے گھر کی جانب کروایا۔۔۔

میں بس یہی دعا کر رہی تھی گھر میں سب خیریت ہو۔۔۔۔

امی کو کال کی۔۔۔۔۔

وہ کال نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔۔

میرا دل اور زیادہ دہل رہا تھا۔۔۔۔

اور گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔

پھر میں نے گھر کے نمبر پہ کال کی۔۔۔۔

وہاں بھی کوئی نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔۔

میں بار بار کال پہ کال کیے جا رہی تھی۔۔۔

کافی دیر بعد ایلشبہ نے کال اٹھائی۔۔۔۔

امی کہاں ہیں۔۔۔؟

میں نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

وہ تو ابھی گھر سے باہر نکلی ہیں، اور مجھے گھر چھوڑ گئی ہیں اور کہہ کے گئی ہیں دروازہ مت کھولنا بے شک کوئی رشتہ دار بھی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔

ہو کیا رہا ہے آپی مجھے کوئی کچھ بتائے گا کہ نہیں۔۔۔۔

مجھے لگا میری زندگی بس یہیں تک تھی، مجھ میں اور رشتوں کو کھونے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

تبھی گھر کی ڈور بیل کی آواز مجھے سنائی دی۔۔۔۔

دروازہ مت کھولنا۔۔۔۔

میں نے اسے تنبیہ کی۔۔۔۔

میں بس گھر پہنچ رہی ہوں، تم بس دروازہ مت کھولنا اندر اپنے کمرے میں جاو اور اندر سے دروازہ بند کرو فورا سے۔۔۔۔

مگر کیوں آپی۔۔۔۔

جو کہا ہے فورا کرو۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جاتی ہوں۔۔۔

میں نے اسے کہا کال مت کاٹنا جب تک میں نہ کہوں۔۔۔۔

اس نے ایسا ہی کیا۔۔۔۔

دروازے پہ اب دستک بھی ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

میں وہاں پہنچی، تو سامنے کچھ آدمی کھڑے تھے، ان کے ساتھ میری امی بھی تھیں، انھوں نے ان کے سر پہ بندوق رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔

میں نے ایمبولینس والے کو اپنے گھر سے آگے جانے کا کہا۔۔۔۔

اپنے گھر سے چند گھر دور میں نے ایمبولینس رکوائی اور نیچے اتری۔۔۔۔

میں نے الیشبہ کو کہا پچھلے دروازے سے نکل کے فوراً آئے باہر۔۔۔

وہ لوگ ابھی بھی ہمارے گھر پہ دستک دئیے جا رہے تھے۔۔۔۔

اور امی کو کہہ رہے تھے کہ آواز دے کر بلائیں اپنی بیٹیوں کو۔۔۔۔

الیشبہ آئی تو اسے میں نے ایمبولینس میں بیٹھایا، اور ایمبولینس والے کو اپنے چچا کے گھر کی طرف بھیجا، انہوں نے شادی نہیں کی تھی، وہ ایک اولڈ ہوم چلاتے تھے، اور اسی میں بزی رہتے تھے۔۔۔۔

میں نے ان کو کال کر کے سب بتایا، امی کا ان غنڈے نما لوگوں کے شکنجے میں ہونے کا نہیں بتایا اور کہا کہ آپ میری فکر مت کرنا میں اور امی ٹھیک ہیں کچھ دیر تک آتی ہیں۔۔۔۔

انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔۔۔۔

میں چھپتے چھپاتے گھر کے پاس آئی۔۔۔۔

وہ لوگ اب دروازہ توڑ رہے تھے، جو کہ کچھ دیر کی مزاحمت کے بعد ہی ٹوٹ گیا۔۔۔۔

وہ لوگ اندر بڑھ گئے۔۔۔۔

وہاں انہیں کوئی نہ ملا، کوئی ہوتا تو ملتا۔۔۔۔

دو آدمیوں نے باہر سے پٹرول چھڑکنا شروع کر دیا۔۔۔۔

وہ لوگ ہمارے گھر کو آگ لگانے والے تھے۔۔۔۔

میں اگر ان کے سامنے آ جاتی تو نجانے وہ کیا کرتے لیکن میں چھپی بھی نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ گن تانے میری امی کو لے کر سب گھر کے باہر آ گئے۔۔۔۔

اور ماچس کی تیلی جلا کر گھر کی جانب پھینک دی۔۔۔۔

سارا گھر شعلوں کی نظر ہو گیا۔۔۔۔

ہمارا خوشیوں سے بھرے آنگن کو جلا دیا گیا۔۔۔۔

انہوں نے میری امی کے ہاتھ باندھے اور اپنی گاڑی میں پھینکا اور چل دئیے۔۔۔

میں نے ایک رکشہ روکا اور ان لوگوں کا پیچھا کرنے کو کہا۔۔۔۔

وہ لوگ ایک بنگلے نما گھر میں داخل ہوئے۔۔۔۔

میں اندر دروازے کی جانب سے نہیں جا سکتی تھی۔۔۔۔

میں نے گھر کے پیچھلے حصے سے دیوار پھلانگی اور اندر کود گئی۔۔۔۔

ایک بہت بڑا ہال تھا جہاں ایک آدمی بیٹھا تھا صوفے پہ جس کا حلیہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا میرے بھائی نے بتایا تھا۔۔۔۔

وہ میرے باپ کا اور میرے بھائی کا قاتل تھا۔۔۔۔

اسے دیکھ کر میرا خون کھول اٹھا۔۔۔۔

میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے ہنستے چہرے کا نقشہ بگاڑ دوں۔۔۔۔

ایک آدمی جس نے گن اٹھائی ہوئی تھی، وہ اندر داخل ہوا، اور اس سے پوچھنے لگا کیا حکم ہے۔۔۔۔

اس نے کہا کہ آج رات تک اس عورت کے ساتھ میرے نکاح کا بندوبست کیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آخر کو آدم خان کی یہ پہلی اور آخری محبت ہے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا اس کو، اب جا کہ ملی ہے وہ بھی تین بچوں کے ساتھ، اس نے شوہر کو ہزار بار بولا بھی تھا، دے دو مجھے آرام سے مگر نہیں اسے تو اوپر کی سیر کرنی تھی۔۔۔۔۔

خیر۔۔۔۔

اس کی بیٹیوں کو بھی فورا سے ڈھونڈا جائے۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ بھی تو آخر اس کی بیٹیاں ہیں، ان کا تو حق ہے ماں کے ساتھ رہنے کا۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔

پھر بعد میں دیکھتے ہیں آگے کیا کرنا ہے۔۔۔۔

ایک ملازمہ آئی اور امی کو وہاں سے لے کر چل دی۔۔۔۔

مجھے کسی بھی طرح سے وہاں سے امی کو نکالنا تھا۔۔۔۔

اور میں سامنے نہیں آ سکتی تھی۔۔۔۔

وہ آدمی تھوڑی ہی دیر بعد اٹھ کر چلا گیا، اور اس کے پیچھے پیچھے اس کے آدمی بھی چلے گئے۔۔۔۔

میں آہستہ سے باہر نکلی تو سامنے دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔۔۔۔

میں ان سے بچتے بچاتے ایک کمرے میں گھس گئی۔۔۔۔

وہاں تھوڑی ہی دیر کے بعد وہاں آدم خان آگیا۔۔۔۔

میں جلدی سے الماری میں گھس گئی۔۔۔۔

جو کہ میری سب سے بڑی غلطی ثابت ہوئی۔۔۔۔۔

میں اوپر والے سے بس ایک ہی دعا کر رہی تھی کہ وہ الماری نہ کھولے۔۔۔۔

لیکن میری قسمت بہت خراب چل رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ دن ہی میرے لیے بہت برا تھا۔۔۔۔

ہر چیز مجھ سے چھینی جا رہی تھی۔۔۔۔

آہستہ آہستہ سے الماری کی طرف بڑھنے کے قدموں کی آواز آ رہی تھی۔۔۔۔۔

میرا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

وہ شاید الماری کھولنے ہی لگا تھا۔۔۔۔

تبھی دروازے پہ دستک ہوئی، اور کوئی اندر آیا۔۔۔۔۔

آدم خان اسے کپڑے نکالنے کا کہہ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

ایک جھٹکے سے الماری کھلی۔۔۔۔

وہ کوئی عورت تھی، جو اس کے کپڑے نکالنے لگی تھی۔۔۔۔

اور سامنے میں تھی۔۔۔۔

میں نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا، اور اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

اس نے آنکھوں سے اپنے خاموش رہنے کا اشارہ دیا۔۔۔۔

میں نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا دیا۔۔۔۔

میں نے کہا آج جس عورت کو لے کر آئے ہیں وہ کہاں ہے میں اسکی بیٹی ہوں ،مجھے جلد سے جلد ان سے ملنا ہے تم میری مدد کر دو۔۔۔۔۔

تمھاری وجہ سے آج کسی کا بھلا ہو جائے گا۔۔۔۔۔

اس نے کہا ٹھیک ہے میں تمھاری مدد کروں گی۔۔۔۔

تم آو میرے ساتھ۔۔۔۔۔

میں اس کے پیچھے پیچھے چل دی۔۔۔۔

وہ اسی ہال میں مجھے لے آئی تھی جہاں میں نے آدم خان کو پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ سامنے صوفے پہ بیٹھا ہوا تھا اور ایک آدمی کے سر پہ اس نے گن تانی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

میں سمجھ ہی نہیں پائی میرے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔۔

وہ عورت مجھے آدم خان کے پاس لے آئی تھی۔۔۔

اس کی نظر مجھ پہ پڑی۔۔۔۔

اس عورت سے وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔؟

یہ اس عورت کی بیٹی ہے جس سے تجھے عشق کا بخار لگا ہوا ہے۔۔۔۔

وہ عورت تنک کر بولی۔۔۔۔

بغل میں لڑکی تھی اور میں نے سارے شہر میں بندے اسے ڈھونڈنے کو لگائے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا میں بھی ناں۔۔۔۔

اس نے اپنے سر پہ ہاتھ مار کر ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب تو شرم کرلے اس کی جوان جہان بیٹی ہے۔۔۔۔

اس عورت نے شرم دلاتے ہوئے کہا۔۔۔

تو اپنا منہ بند رکھ شکر کر بانجھ ہوتے ہوئے بھی تجھے اس گھر میں رکھا ہوا، اولاد کا سکھ تو تو مجھے دے نہ سکی اب کیا چاہتی ہے میرا کوئی وارث بھی نہ ہو۔۔۔۔

آدم خان نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور جس آدمی پہ گن تانی ہوئی تھی، اس پہ گولی چلا دی۔۔۔۔۔

میری آنکھوں کے سامنے ایک آدمی کا قتل کر دیا گیا۔۔۔۔

اور میں بے بس رہی۔۔۔۔

میں کچھ بھی نہ کر سکی۔۔۔۔

پھر کچھ آدمی آئے اور لاش کو لے کر چلے گئے۔۔۔۔

مجھے ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔۔۔۔

وہاں نہ بیٹھنے کی نہ لیٹنے کی جگہ تھی۔۔۔۔

وہ کمرا سارے کا سارا خالی تھا، کوئی ایک تنکے کے برابر بھی چیز نہیں تھی۔۔۔۔

ساری رات میں وہاں رہی۔۔۔۔۔

وہاں کھڑکی بھی نہیں تھی، بس ایک دروازہ تھا، جو کہ باہر سے بند تھا اور تالا لگا ہوا تھا۔۔۔۔

صبح دروازہ کھلا ایک عورت آئی اور اس نے میرے سامنے کھانا رکھا، جو کہ یقیناً کسی کا کھایا ہوا لگ رہا تھا۔۔۔۔

میں نے اس عورت کی منت کی میری ماں سے مجھے بس ملوا دے بس ایک احسان کر دے۔۔۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا اس پہ میری منتوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا، وہ بس روبوٹ کی طرح کھڑی میرے کھانا کھانے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

میرے حلق سے کیسے کھانا اترتا، میری تو دنیا اجڑ چکی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر تک وہ انتظار کرتی رہی پھر کھانا اٹھا کر باہر چلی گئی۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد ایک لڑکی آئی جو تقریباً میری ہی عمر کی تھی۔۔۔۔۔

اس نے مجھے باہر آنے کو کہا اور اپنے ساتھ ایک کمرے میں لے گئی۔۔۔

اس سے میں نے امی کے بارے میں پوچھا۔۔۔۔

اس نے بتایا کہ ان کا نکاح کر دیا گیا ہے آدم خان سے۔۔۔۔

انہوں نے اس شرط پہ نکاح کیا ہے کہ تمھاری حفاظت کی جائے گی اور تم کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔۔۔۔۔

میں ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔۔۔۔

سارے رشتے مجھ سے چھین لیے گئے تھے ایک ہی دن میں میرا سب کچھ تباہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اس لڑکی نے میرے سامنے کچھ کپڑے رکھے اور بولی کہ تیار ہو جاو۔۔۔۔

آج شام کو آدم خان نے ریسپشن رکھا ہے اور مہمان ابھی سے آنا شروع ہو گئے ہیں۔۔۔۔

میں نہیں جاوں گی۔۔۔۔

میں نے چلا کر کہا۔۔۔۔

تبھی میری امی آئیں۔۔۔۔۔۔

میں اور وہ گلے لگ کر رونے لگیں۔۔۔

وہ سمجھانے لگیں فی الحال خاموش رہو، ہم لوگ ابھی بے بس ہیں ابھی کچھ نہیں کر سکتے، ان لوگوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہیں کب مجھے، تمھیں اور الیشبہ کو ختم کر دیں پہلے ہی ہم دو رشتوں کو کھو چکے ہیں۔۔۔۔۔

ہمیں ایک دوسرے کی حفاظت کے لیے تھوڑا صبر سے کام لینا ہوگا جیسا چل رہا ہے ویسے چلنے دو ان کا اعتماد حاصل کرنے کے بعد ہم کوئی قدم اٹھائیں گے۔۔۔۔

مگر امی۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں کچھ نہیں بس اوپر والے پہ بھروسہ رکھو۔۔۔۔۔

میں خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

شام کو ریسپشن ہوا۔۔۔۔۔

کافی لوگ آئے ہوئے تھے، ان میں ایک اس کے کسی دوست کا بیٹا تھا۔۔۔۔۔

سمیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بار بار مجھ پہ لائن مار رہا تھا۔۔۔۔

مگر میں اگنور کر رہی تھی، میں چاہتی تو اس کا منہ توڑ سکتی تھی اسی وقت کیونکہ جوڈو کراٹے میں نے سیکھے ہوئے تھے۔۔۔۔

لیکن اس وقت اگنور کرنا ہی مناسب تھا۔۔۔۔ جو کہ میں نے کیا۔۔۔۔۔

مجھے کسی بھی طرح سے اس گھر سے نکلنا تھا۔۔۔۔

لیکن کوئی بہانہ نہیں تھا۔۔۔

اور ہر طرف سیکنڑوں کی تعداد میں مسلح آدمی کھڑے رہتے تھے۔۔۔۔۔

لیکن میرا کام آدم خان نے آسان کر دیا۔۔۔۔

اگلے دن ناشتے پہ مجھے آدم خان نے کہا کہ میں پہلے جو بھی پڑھتی یا کرتی تھی وہ میں شروع کر دوں گھر میں بیٹھ بیٹھ کر بور ہو جاوں گی۔۔۔۔

اور پھر میری امی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میرے دوست کے بیٹے سمیر کو ہماری بیٹی مسکان بہت پسند آئی ہے۔۔۔۔

وہ لوگ ہو سکتا ہے آج یا کل آئیں رشتے کے لیے تو تم دونوں اس کے لیے تیار رہنا۔۔۔۔۔

میرے پاوں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔۔۔۔

ایک مشکل سے ابھی نکلی نہیں تھی کہ دوسری سر پہ آ پڑی۔۔۔۔۔

ناشتے کے بعد میں گھر سے نکلی۔۔۔۔

وہ بھی فل سیکورٹی کے ساتھ۔۔۔۔۔

جس گاڑی میں، میں تھی اس کے آگے ایک گاڑی تھی اور ایک اس کے پیچھے۔۔۔۔

میں جس ایجنسی میں کام کرتی تھی وہاں نہیں جا سکتی تھی، کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ آدم خان یا اس کے کسی بھی آدمی کو پتہ چلے۔۔۔۔

میں وہاں سے یونیورسٹی چلی گئی۔۔۔۔

اور آگے پڑھائی کے لیے ایڈمیشن فارم فل کر دیا۔۔۔۔

مجھے کسی بھی حال میں گھر سے نکلنے کا بہانہ چاہئے تھا اور مجھ کو یہی صحیح لگا۔۔۔۔۔

شام کو سمیر اور اس کے گھر والے آئے۔۔۔۔۔۔۔

اور اگلے جمعے کو نکاح فکس کر گئے۔۔۔۔۔

اور نکاح کے دو دن بعد شادی بھی فکس کر دی گئی۔۔۔۔۔

ابھی جمعہ کو پانچ دن تھے۔۔۔۔

اور میں ان پانچ دنوں میں امی کو لے کر کسی نہ کسی طرح سے نکلنا چاہتی تھی۔۔۔۔

امی بھی نہیں چاہتی تھی کہ میری شادی اس سے ہو کیونکہ وہ ایک نمبر کا اپنے امیر باپ کا بگڑا ہوا بیٹا تھا۔۔۔۔

اگلے دن آدم خان کا کسی گروپ سے جھگڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

اس گروپ کے کچھ آدمی آدم خان کے گھر آئے۔۔۔۔۔

اس وقت سب چائے پہ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک آدمی نے مجھ پہ گن تان دی۔۔۔۔۔

آدم خان نے بھی ہاتھ میں گن پکڑ رکھی تھی۔۔۔۔

آدم خان اس آدمی کو دھمکی دے رہا تھا کہ گن ہٹائے مجھ پر سے مگر وہ نہیں مان رہا تھا۔۔۔۔

آدم خان نے اس آدمی پہ نشانہ باندھا اور گولی چلادی۔۔۔۔

اسی وقت اس آدمی نے بھی گولی چلادی۔۔۔۔۔۔۔

میری امی مجھے بچانے کے لیے میرے آگے آگئیں۔۔۔۔

اوران کو وہ دونوں گولیاں ان کو جسم کو چیرتی ہوئی نکل گئیں۔۔۔۔

میری امی بھی اس دنیا سے چلی گئیں۔۔۔۔

4 دنوں کے اندر میں اپنے تین رشتے کھو چکی تھی۔۔۔۔۔

سب کی موت میری آنکھوں کے سامنے ہوئی تھی۔۔۔۔

میرے پاس کوئی رشتہ نہیں تھا، کوئی سہارا نہیں تھا کوئی ایسا نہیں تھا جس کے کندھے پہ سر رکھ کر رو سکوں میں۔۔۔۔

ایک بہن تھی وہ بھی دور تھی۔۔۔۔۔

مسکان اور شدت سے رونے لگی۔۔۔۔۔

خان اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

رشتوں کے بچھڑنے کا دکھ وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ اس کو کیسے تسلی دے۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ سے وہ اس کے بال سہلانے لگا۔۔۔۔

مسکان سنبھالو اپنے آپ کو۔۔۔۔۔۔

خان نے پیار سے کہتے ہوئے اسے پینے کے لیے پانی دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان نے ایک گھونٹ پیا اور واپس گلاس کر دیا۔۔۔۔۔

مجھے اب کیسے بھی کر کے وہاں سے نکلنا تھا۔۔۔۔

میں اپنی امی کی وجہ سے وہاں رہ رہی تھی۔۔۔۔

لیکن اب وہ بھی اس دنیا میں نہیں تھیں تو میرا وہاں رہنا بنتا نہیں تھا۔۔۔۔

اسی رات کو میر ی امی کو دفنا دیا گیا۔۔۔۔۔

اگلی صبح میں نے نوٹ کیا کہ آدم خان جو مجھے امی کے ہوتے ہوئے بیٹی بیٹی کر کے بلاتا تھا۔۔۔۔

اب وہ مجھے میرے نام سے بلا رہا تھا۔۔۔۔

اور اس کی نیت بھی مجھ کو خراب لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ بار بار مجھے کسی نہ کسی طریقے سے اپنے سامنے رکھ رہا تھا مجھے گھورے جا رہا تھا۔۔۔۔

اس دن کسی کی شادی تھی ان کے خاندان میں، میری امی کو ابھی فوت ہوئے چوبیس گھنٹے بھی نہیں گزرے تھے۔۔۔۔

لیکن سب تیار ہو کر وہاں چلے گئے۔۔۔۔۔۔

مجھے بھی کہا کہ تیار ہو جاو، میں نے منع کر دیا جانے سے۔۔۔۔

سب چلے گئے۔۔۔۔۔

گھر میں بس ملازم اور دروازے پہ دو سیکورٹی گارڈ تھے۔۔۔۔۔

میں سمجھ رہی تھی صرف میں ہی ہوں گھر میں، میں نے گھر سے نکلنے کا سوچا۔۔۔۔۔

پھر میرے ذہن میں آیا کہ اس کے گھر میں کوئی نہ کوئی چیز تو آدم خان کے خلاف جاتی ہو گی۔۔۔۔

کوئی تو ثبوت ہو گا۔۔۔۔۔۔

کچھ نہ کچھ تو اس کے کمرے سے مل جائے گا۔۔۔۔۔۔

میں ہال سے گزر کر اس کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

تبھی کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔۔۔

میں نے پلٹ کر دیکھا، سامنے آدم خان کھڑا تھا۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پہ ایک شیطانی مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اوہ ہو، ہرنی خود ہی شیر کی کچھار میں زخمی ہونی آئی ہے، کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

میں نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ کھینچ کر نکالا۔۔۔۔۔

اور اس کو ایک تھپڑ مارا۔۔۔۔۔

اس کا انجام تو تمھیں بھگتنا ہوگا، یہ تھپڑ تمھیں بہت مہنگا پڑے گا لڑکی، تمھیں کیا لگتا ہے میں اپنے ہی بھتیجے کی شادی میں کیوں نہیں گیا ہوں گا، تمھاری ماں کی موت کے صدمے سے شاید ہے ناں، نہیں بلورانی میں تو تمھارے ساتھ آج کا دن گزارنا چاہتا تھا، کوئی بھی نہ ہو ہمارے درمیان تیسرا، بس میں اور تم، اسلئے ہی میں سب کو چھٹی دے دی، اب گھر میں کوئی نہیں ہے، سوائے میرے اور تمھارے، تم کو اب مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا، میں تو تم سے پیار کے ساتھ سب کچھ کرنا چاہتا تھا لیکن تم نے تھپڑ مار کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے، اب دیکھو تم۔۔۔۔

وہ غصے سے پاگل ہونے لگا اور آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے پاس پڑا میز پہ پڑا گلدان اٹھا کر اس کے سر پہ دے مارا۔۔۔۔۔

اس نے میرا دوپٹہ پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔

جس کی وجہ سے میں اپنا اپ سنبھال نہ پائی اور اس کی جانب لڑکھڑاتی ہوئی گر گئی۔۔۔

میرے کپڑے دو تین جگہ سے پھٹ چکے تھے۔۔۔۔

اور میرا دوپٹہ اس کے پاس تھا اس کے ہاتھوں میں۔۔۔۔۔

میں پوری قوت سے اٹھی۔۔۔۔۔

اور اس کی ناک پہ مکا بنا کر مارا۔۔۔۔۔

وہ سنبھل نہ پایا اس اچانک کی افتاد سے اور گر پڑا۔۔۔۔

میں وہاں سے بھاگ کر جلدی سے باہر نکل آئی۔۔۔۔

باہر کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

جس سے میرا کام آسان ہو گیا۔۔۔۔۔

میں وہاں سے نکل آئی۔۔۔۔۔

میں سڑکوں پہ بھاگ رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی میں کس طرف جاوں۔۔۔۔

میں چچا کی طرف بھی نہیں جا سکتی تھی۔۔۔۔۔

وہاں جاتی تو میری بہن کی زندگی بھی خطرے میں پڑ سکتی تھی۔۔۔۔

میں بس بھاگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک جگہ جا کر میں تھوڑا آرام کرنے کی غرض سے ایک ٹھیلے کے پاس رکی۔۔۔۔

اس ٹھیلے والے سے میں نے پانی کا گلاس پینے کے لیے مانگا۔۔۔۔۔۔

وہاں ایک سامنے گاڑی کھڑی تھی۔۔۔۔

اس کے شیشے میں مجھے اپنے پیچھے آدم خان اور اس کے کچھ آدمی دیکھائی دئیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں پانی پیئے ہی بغیر وہاں سے بھاگ نکلی۔۔۔۔۔۔

بھاگتے بھاگتے میں جنگل میں پہنچ گئی۔۔۔۔۔۔۔

وہاں جا کر میں تم سے ٹکرائی۔۔۔۔۔۔

تم نے یونیفارم پہنا ہوا تھا پولیس کا۔۔۔۔۔۔

مجھے احساس ہوا کہ تم میری حفاظت کرو گے۔۔۔۔۔

اور شاہ میر بھائی بھی مجھے پہلی ہی نظر میں صحیح لگے۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار مجھے ابو کے بعد کوئی مرد صحیح لگے اور وہ تم دونوں تھے۔۔۔۔

میں نے سوچا کچھ کچھ کالے دھندوں کے بارے میں، میں جانتی ہوں، اور جو ثبوت میرے پاس ہیں آدم خان کے خلاف وہ ناکافی ہیں اسلئے میں تم لوگوں کے ساتھ رہ کر اس آدم

خان کے بارے میں باقی کی معلومات لوں گی اور اس سے اپنے خاندان والوں کی موت کا بدلہ لوں گی۔۔۔۔۔

باقی آگے کا تم کو سب پتہ ہے۔۔۔۔

مسکان نے ایک گہری سانس لی۔۔۔۔

اور حنان سے تھوڑا فاصلہ قائم کیا، جسے حنان نے بہت اچھے سے نوٹ کیا۔۔۔۔۔

سوری ،مجھے سمجھ نہیں لگی، میں جذبات میں آ کے پتہ نہیں کیسے آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔

مسکان نے اپنی ہاتھ کی انگلیاں مروڑتے ہوئے حنان سے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔۔۔۔

حنان کو وہ شرماتے ہوئے دل میں اترتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

حنان کے چہرے پہ ایک مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔۔۔۔

اچھھھھا۔۔۔۔۔۔۔

اور کیا پھر سوچا تم نے اب، اب تو شادی بھی کر کے بیٹھ گئی ہو مجھ سے۔۔۔۔

حنان نے شرارت سے کہتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اس سے زیادہ میں نے کچھ نہیں سوچا۔۔۔۔۔

مسکان نے فورا سے جواب دیا۔۔۔۔۔

اس سے زیادہ اب کیا چاہتی ہو سائیکو، میں کیا کروں کیا مطلب ہے تمھارا، کیا کروانا چاہتی ہو، ہاں بولو بولو۔۔۔۔۔

حنان نے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔کیا۔۔۔۔۔مطلب۔۔۔۔۔

مسکان نے اس کی بات کا واضح مطلب سمجھتے ہی ہکلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کچھ نہیں، کچھ بھی تو نہیں۔۔۔۔

حنان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مسکان اپنا رخ بدل گئی۔۔۔۔۔

حنان کا فلک شگاف قہقہ بلند ہوا۔۔۔۔

وہ اٹھا اور باہر چلا گیا۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔۔

تسلی بھی نہیں دینی آتی جنگلی۔۔۔۔۔

مسکان نے خود کلامی کی۔۔۔۔

اچھا خاصا میں نے خود کو کنٹرول کیا ہوا تھا۔۔۔۔

اور اس نے مجھے اتنا رولا دیا۔۔۔

مسکان نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پھر اس کے دل سے آواز آئی۔۔۔

رولانے کے بعد اس نے ہنسا بھی تو دیا۔۔۔۔۔

اور دل کا بوجھ بھی ہلکا کروادیا۔۔۔۔۔

"رولانے والے سے بس ایک بار ہی زیادہ ہنسانے والا بہتر ہوتا ہے آپ کے لیے، ایسے انسان کی قدر کرنی چاہیئے"

میں کیوں اتنا سوچ رہی ہوں جنگلی کے بارے میں۔۔۔۔

مسکان سوچتے ہوئے اٹھی اور بیڈ پہ جا کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد حنان کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔۔۔۔

اٹھو سائیکو۔۔۔۔۔!

میں تمھارے لیے کھانا لایا ہوں کھا لو اور مجھے بھی کھانے دو، تمھارے چکر میں، میں بھی بھوکا ہوں۔۔۔۔

سب سو چکے ہیں، اور اوپر سے کھانا بھی ٹھنڈا تھا گرم کر کے خاص طور پر لایا ہوں کبھی زندگی میں خود سے پانی تک نہیں پیا اور تمھاری وجہ سے آج کھانا گرم کیا میں نے۔۔۔۔۔

حنان نے سارے زمانے کی معصومیت اپنے لہجے میں ڈالتے ہوئے کمرے میں میں داخل ہوتے ہی کہا۔۔۔۔۔

میں نے تو نہیں کہا تھا جاو اور کھانا گرم کر کے لاو خود ہی گئے تھے تم۔۔۔۔

میں تو بس اسلئے گیا تھا تاکہ تم کل کو یہ نہ کہو، میرے شوہر نے مجھے شادی کی پہلی رات کو ہی بھوکا رکھا۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔

شوہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان اس کی بات سن کر ہنستے ہوئے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔۔۔۔

حنان نے کھانے کی ٹرے میز پہ رکھی اور اس کی جانب آنے لگا۔۔۔۔۔

اچھا سوری۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔

مسکان نے معذرت کرتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگایا اور پھر ہنسنے لگی۔۔۔

حنان اس کی ہنسی میں محو ہو گیا۔۔۔

کہاں کھو گئے جنگلی۔۔۔۔۔۔

میں کچھ سوچ رہا ہوں۔۔۔۔

حنان نے ہوش میں آتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

وہ کیا۔۔۔۔؟

مسکان نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

تم روتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہو، ہاہاہاہا

ہونہہ۔۔۔۔

ویری فنی۔۔۔۔

مسکان نے سر جھٹکا اور بیڈ سے اٹھ کر کھانے کی ٹرے کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔۔

اوہ سائیکو ادھر ہی بیٹھو یار، لا رہا ہوں صبر۔۔۔۔

حنان نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو اٹھنے سے منع کیا اور کھانا لے کر اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

مجھے کیوں دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے، یا پھر پوری کی پوری دال ہی کالی ہے۔۔۔۔

مسکان نے اس کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمھارے دماغ کے نہ ہونے کے ساتھ ساتھ تمھاری آنکھیں بھی خراب ہیں، یہ دال نہیں ہے۔۔۔۔۔

میں کھانے کی بات نہیں کر رہی ہوں۔۔۔

مسکان نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں، تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔

کھانا کھاو چپ چاپ۔۔۔۔

حنان نے اس کے ہونٹوں پہ شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے اس کو خاموش رہنے کا کہا۔۔۔۔

اور ایک نوالہ بنا کر اس کے منہ میں ڈالا۔۔۔۔

سب اتنا جلدی جلدی ہوا مسکان حواس باختہ ہو کر رہ گئی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔

کھانا کھلا رہا ہوں ناں اپنی بیوی کو۔۔۔۔۔

حنان نے معصومیت سے کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔

مسکان نے اپنی آنکھیں جھکا لیں۔۔۔۔

پھر کچھ لمحوں بعد پلکیں اٹھائیں اور آہستہ سے بولی۔۔۔

ایک بات پوچھوں۔۔۔۔۔؟

ویسے تم کب سے بولنے کے لیے اجازت لینے لگی ہو مجھ سے حیرت ہے۔۔۔۔۔

بتاوگے یا نہیں۔۔۔۔۔

مسکان نے انگلی اٹھا کر اس سے حتمی انداز میں پوچھا۔۔۔۔

میں اگر کہوں کہ نہیں تو تم نے پھر بھی پوچھنا ہی ہے، تو ہاں پوچھو۔۔۔۔۔

نیاز مند ہوں میں کہ آپ نے مجھے اجازت دے دی۔۔۔۔

مسکان نے اس کے سامنے دونوں ہاتھوں کو جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بس جی کیا کریں ہم ناچیز تو درویش سے بندے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

حنان نے عاجزی سے کہتے ہوئے سر خم کیا۔۔۔۔۔۔۔

تم کو کیسے پتہ چلا، میری بہن بھی ہے۔۔۔۔

تم نے دیکھا اسے۔۔۔۔؟

مسکان کے دل میں کب سے یہ سوال بار بار مچل رہا تھا۔۔۔۔

بالآخر اس نے پوچھ ہی لیا۔۔۔۔

اوہ سائیکو یار کم اون۔۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے میں ایک انجان لڑکی سے شادی کر لوں گا جس کے خاندان کے بارے میں مجھے دور دور تک پتہ نہیں ہو گا، جو بار بار پاگلوں کی طرح مجھ سے ٹکرائے گی اور دعوا کرے گی میرا سوتیلا باپ یہ اور وہ، پھر میں اسی لڑکی کو اپنے گھر بھی رکھ لوں گا فنی ناں

نہیں میڈیم سائیکو، ایسا نہیں ہے میں جو مجرموں کی بھی سات پشتوں کا ماضی نکلوا لیتا ہوں، اپنی ہونے والی بیوی کا نہیں نکالوں گا کیا۔۔۔۔؟

مسکان نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا اور تنک کر بولی۔۔۔۔۔

اتنا لمبا لیکچر دینے کی کیا ضرورت ہے میں یہ اور میں وہ، اپنی تعریفیں نکال کر سیدھا نہیں بتا سکتے کیا کہ کیسے پتہ لگایا۔۔۔۔

کونسی تعریف کی ہے میں نے اپنی۔۔۔۔

حنان نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔۔

بتا رہے ہو یا میں سو جاوں۔۔۔۔

سو جاو۔۔۔۔

حد ہے۔۔۔۔

کیا حد ہے کب سے پوچھ رہی ہوں ڈرامے ہی نہیں ختم ہو رہے۔۔۔۔۔

کونسے والے زمانے میں رہ رہی ہو سائیکو یہ اکیسویں صدی کا زمانہ ہے جہاں ایک لمحے میں سب معلوم ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

تم پھر سے شروع ہو گئے۔۔۔۔

مسکان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم میری بات پوری ہونے دیتی ہی نہیں ہو اپنی بات شروع کر دیتی ہو میں کیا کروں۔۔۔۔

حنان نے معصومیت سے کہا۔۔۔۔

ہونہہ، کرو پوری اپنی بااااااات۔۔۔۔

بدر کو میں نے تمہارا آئی ڈی کارڈ نمبر دیا اس سے تمہارے گھر والوں کا پتہ کروایا اور باقی تمہارے محلے والوں سے پوچھ گچھ کی تو سب پتہ چل گیا، پھر میں نے تم سے آج پوچھا تو تم نے اچھے بچوں کی طرح سب کچھ بتا دیا۔۔۔۔۔۔۔

صحیح۔۔۔۔

مسکان نے ایک لفظی جواب دیتے کہا۔۔۔

کیا صحیح۔۔۔۔۔

تو اور میں کیا کہوں اب، کیا چاہتے ہو۔۔۔۔

اچھا ناں غصے سے کیوں بول رہی ہو سائیکو یار۔۔۔۔۔

دماغ نہ کھاو آگے ہی بہت خراب ہے جان چھوڑو میری۔۔۔۔۔

مسکان نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

رکو۔۔۔۔

حنان نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔

مسکان نے آنکھوں کے اشارے سے پوچھا۔۔۔۔

تم کو برا لگا میں نے تمھارے بارے میں ہنتہ کیا تو۔۔۔۔

برا نہیں لگا بس پتہ نہیں غصہ آرہا ہے مجھے۔۔۔۔۔

مسکان نے ہارے ہوئے لہجے میں حنان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیوں، غصہ کیوں آرہا ہے یار۔۔۔۔۔

بس آرہا ہے مجھے نہیں پتہ، چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔

مسکان نے اپنا ہاتھ کھینچ کر اس کے ہاتھ سے علیحدہ کیا اور کپڑے لے کر چینج کرنے چلی گئی۔۔۔۔

حنان اٹھا اور بیڈ پہ لیٹ گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد مسکان چینج کر کے آئی اور آتے ہی بیڈ کے قریب پڑے جگ میں سے ایک گلاس پانی لے کر حنان پہ انڈیل دیا۔۔۔۔۔

واٹ نان سینس، کیا بدتمیزی ہے یہ۔۔۔۔۔

حنان غصے سے چلایا۔۔۔۔۔

کس خوشی میں بیڈ پہ پڑے ہوئے ہو، جاؤ اور صوفے پہ دفعہ ہو۔۔۔۔۔

اوہ سائیکو اگر تم کو پتہ ہو تو یہ میرا کمرا ہے اور اس میں موجود ہر چیز میری ہے سمجھی۔۔۔

حنان نے ہاتھ کی انگلی سے وارن کرنے کے انداز میں اسے کہا۔۔۔۔

اوہ جنگلی، اب بیوی ہوں تمھاری اور میرا حق ہے سمجھے۔۔۔

مسکان نے بھی اسی کے انداز میں اسے جواب دیا۔۔۔۔۔

حق کی بات تو نہ ہی کرو مس سائیکو۔۔۔۔

حنان ایک آنکھ مارتے ہوئے شرارت سے کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔

مسکان خجل سی ہو کر آگے پیچھے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

م۔۔۔ می۔۔۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔

پھر کیا مطلب تھا سائیکو۔۔۔۔۔

م۔۔ مج۔۔۔مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔

مسکان نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہو ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے۔۔۔۔

حنان نے شرارت سے کہتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

دماغ خراب مت کرو اٹھو اور سونے دو مجھے۔۔۔۔۔۔

مسکان نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں نہیں جا رہا کہیں بھی سونا ہے تو سو جاو، مرضی ہے تمھاری۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

مسکان کہتے ہوئے صوفے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

اوے جنگلی۔۔۔

مسکان نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب کیا ہے سائیکو۔۔۔۔

حنان نے بھی اسی کی طرح چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مجھے اوپر کرنے کے لیے کوئی چیز لا کر دو۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔۔

حنان اٹھا اور باہر چل دیا۔۔۔۔۔

مسکان نے جگ اٹھا کر باقی کا پانی پورے بیڈ پہ بکھیڑ دیا، اور خود صوفے پہ جا کر لیٹ گئی۔۔۔۔

حنان کمرے میں آیا تو ہاتھ میں ایک چادر اٹھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

ابھی بس یہی تھی یہ لے لو صبح ملازم سے کہہ کر بستر اور کمبل لے لینا ابھی سب سو چکے ہیں، اس سے ہی گزارہ کرو۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔

مسکان نے سر جھٹکتے ہوئے اس سے چادر لی اور اپنے اوپر لے کر لیٹنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

حنان بیڈ پہ جا کر لیٹنے لگا اسے احساس ہوا کہ بیڈ گیلا ہے وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور مسکان کی طرف بڑھا۔۔۔۔

یہ کیا، کیا ہے تم نے۔۔۔۔۔

حنان اس پہ چلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

میں نے کیا کیا ہے۔۔۔۔؟

مسکان نے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے معصومیت سے پوچھا۔۔۔۔۔

حنان کو اس کی اس ادا پہ ٹوٹ کے پیار آیا۔۔۔۔۔

بتاو ناں جنگلی۔۔۔۔

مسکان نے اس کو کھویا ہوا پایا تو دوبارہ اپنا سوال دہرایا۔۔۔۔۔

بیڈ پہ پانی تم نے گرایا ہے ناں۔۔۔۔

ہاں میں نے گرایا ہے پھر۔۔۔؟

کیوں۔۔۔۔

واہ جنگلی کیوں ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔

ہنس کیوں رہی ہو جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔۔۔۔

تم خود آرام سے سو اور میں یہاں صوفے پہ بس کوشش کرتی رہوں لیٹنے کی ہے ناں، بھول ہے تمھاری آئے بڑے۔۔۔

کہتے ہی مسکان کروٹ لے کر لیٹنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

صحیح ٹھیک۔۔۔۔۔

حنان کہتے ہوئے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

یہ جنگلی اتنی آسانی سے یہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

مسکان خود کلامی کرتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک مسکان انتظار کرتی رہی اس کے آنے کا پھر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد واپس آیا مسکان تب تک سارے دن کی تھکن کی وجہ سے سو چکی تھی۔۔۔۔

حنان اپنے چہرے پہ شیطانی سی مسکراہٹ لے کر اس کی جانب بڑھنے لگا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔

پھر ٹھٹک کر رک گیا۔۔۔۔۔

سائیکو سوتے میں کتنی پیاری لگتی ہے ناں،

اگر جاگتے میں بھی ایسے ہی خاموش رہے تو کتنا اچھا ہو ناں۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں بولا۔۔۔۔۔

پھر حنان اسے سوتا ہوا چھوڑ کر اٹھا اور جا کر ساتھ والے کمرے میں سو گیا۔۔۔۔

صبح پانچ بجے الارم کی آواز سے مسکان کی آنکھ کھلی۔۔۔۔۔

اس نے اٹھ کر حنان کو دیکھا مگر وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔۔

یہ کہاں چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ اس کو ڈھونڈتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی تو حنان سے دروازے پہ ہی ٹکرا گئی۔۔۔۔

آنکھیں نہیں ہیں کیا سائیکو۔۔۔۔

حنان نے آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

وہ میں تم کو ڈھونڈ رہی تھی کہاں چلے گئے تھے۔۔۔

واہ سائیکو ساری رات گزر گئی اب تم کو یاد آ گئی مجھے ڈھونڈنے کی، ہٹو پیچھے۔۔۔۔۔

حنان کہتے ہوئے ہاتھ سے اس کو دوسری طرف دھکیلتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

ہونہہ بھاڑ میں جاو میری طرف سے۔۔۔۔

مسکان بڑبڑائی۔۔۔۔۔

کچھ کہا تم نے۔۔۔۔

حنان نے پلٹ کر اس سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں میں کچھ کہہ سکتی ہوں۔۔۔۔

بالکل تم جیسی خالی دماغ کی لڑکی کچھ نہیں کہہ سکتی۔۔۔۔

کہتے ہی حنان وضو بنانے چلا گیا۔۔۔۔

پھر دونوں نے ساتھ نماز پڑھی۔۔۔۔۔

سنو۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔

کیا مانگ رہے ہو دعا میں۔۔۔

تمھیں کیوں بتاوں سائیکو۔۔۔۔۔

شرم کرو اللہ تعالی کے سامنے بیٹھ کر بھی ایسے اکڑ دیکھا رہے ہو۔۔۔۔۔

کسی کی خوشیاں مانگ رہا ہوں۔۔۔۔

مسکان کا بے ساختہ قہقہ فضا میں گونجا۔۔۔۔

تم ہنس کیوں رہی ہو۔۔۔۔

حنان نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

تم جیسا جنگلی آدمی اور کسی کی خوشیاں یہ بات سمجھ نہیں آئی۔۔۔۔۔

ہر کسی کو اپنی طرح مت سمجھا کرو اور مہربانی کر کے خاموش رہو تھوری دیر کے لیے، نماز کے لیے بیٹھ کر ہنستے نہیں ہیں اگر پتہ ہو تو۔۔۔۔

سوری مجھے یاد نہیں رہا۔۔۔۔

مجھے نہیں اللہ تعالی کو بولو۔۔۔۔

مسکان خاموشی سے آنکھیں بند کر کے دعا مانگنے لگی۔۔۔۔

حنان نماز پڑھنے کے بعد جا کر بیڈ پہ لیٹ گیا۔۔۔

یہ سوکھ گیا ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

مسکان نے طنزیہ لہجے میں حنان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

حنان اس کی ہنسی میں محو ہو گیا پھر کچھ لمحوں بعد ہی خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں سوکھ گیا، اور تم اتنا ہنستی کیوں ہو ہر بات پہ۔۔۔۔

اب ہنس بھی نہیں سکتی کیا میں۔۔۔۔

یہ اس طرح سے معصوم بن کر باتیں مت کیا کرو مجھ سے سمجھی ناں۔۔۔۔۔

کیوں کیا ہوتا ہے تم کو۔۔۔۔

مسکان نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

کچھ نہیں اور میری بات سنو، اچھے سے تیار ہونا پہلے دن کی دلہن لگنا ہے تم کو اچھا ناں۔۔۔۔

حنان نے تنبیہ کرتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔۔

مجھ سے نہیں تیار ہوا جاتا۔۔۔۔

مسکان نے بیزاری سے کہا۔۔۔

تم ہی تیار ہوگی پانچ منٹ میں تیار ہو جاو سمجھی ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں۔۔۔۔

قینچی کی طرح زبان چلتی ہے تمھاری۔۔۔۔

حنان نے ہاتھ سے قینچی بناتے ہوئے مسکان کو کہا۔۔۔۔۔

اپنی دیکھی ہے تم نے کبھی جنگلی۔۔۔۔۔۔

اگر چاہتی ہو کہ میں تمھاری بہن کی حفاظت کروں اور تم کو آدم خان سے بچاوں اور تمھیں انصاف دلواوں تو تم کو میری ہر بات ماننی ہوگی مس سائیکواو کے

ناں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم مجھ کو اب بلیک میل کرو گے۔۔۔۔

مسکان نے لاچاری سے کہا۔۔۔۔

میں وقت آنے پہ بہت کچھ کروں گا ابھی صرف بلیک میل کر رہا ہوں، اب مجھے تمھاری شکل نظر نہ آئے سمجھی۔۔۔۔۔

مسکان پلٹ جھپٹتے ہی فریش ہونے چل دی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آئی میرون کلر کا خوب صورت فراک اس نے زیب تن کیا ہوا تھا، جو

کہ اس پہ بہت جچ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی اور گیلے بالوں کو سکھانے کے لیے ڈرائیر کو

اٹھایا۔۔۔۔۔۔۔

حنان کے چہرے پہ تبسم بکھر گیا۔۔۔۔۔

مسکان نے آئینے میں سے اس کی طرف دیکھا اور دل میں بولی۔۔۔۔

یہ بلاوجہ کیوں مسکرا رہا ہے جنگلی، ضرور کوئی شیطانی سوچ آ رہی ہو گی اس کے دماغ میں، میں بھی مسکان ہوں ناکوں چنے نہ ناں چبوائے پھر دیکھنا۔۔۔۔۔

مسکان نے ڈرائیر بالوں کی طرف کیا اور چلانے لگی۔۔۔۔

اس کے سارے بالوں پہ پوڈر گر گیا، اور اس کا سارا چہرہ بھی خراب ہو گیا۔۔۔۔۔۔

آ۔۔۔ہ۔۔۔۔۔۔آہ۔۔۔آہ۔۔۔۔۔۔یہ کیا ہے۔۔۔؟

مسکان نے آنکھیں بند کیے ہوئے چلا کر کہا۔۔۔۔۔

حنان اٹھ کر اس کے قریب آیا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں پہ پھونک ماری اور اس کی آنکھوں سے پوڈر ہٹایا اور ہنسنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا مس سائیکو۔۔۔۔۔

یہ یہ تم نے کیا ہے۔۔۔؟

مسکان نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

آ ہمممم تم کو یہاں کوئی اور بھی نظر آ رہا ہے کیا۔۔۔۔۔

حنان نے سارے کمرے میں نظر دوڑاتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

تمھیں تو میں چھوڑوں گی نہیں جنگلی کہیں کے۔۔۔۔۔۔

اوہ سائیکو رات ساری میں نے تمھاری وجہ سے اپنے کمرے کے ہوتے ہوئے بھی باہر گزاری یہ اسی کے بدلے کا تحفہ ہے تمھارے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حنان ہاتھ جھاڑتا ہوا جا کر صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اوئے تحفے سے یاد آیا تم نے مجھے منہ دیکھائی تو دی ہی نہیں۔۔۔۔

مسکان اپنا بگڑا ہوا حلیہ بھول کر اس سے اپنی منہ دیکھائی کے بارے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

آ ہمم۔۔۔۔

کیا آ ہمممم دو ناں۔۔۔۔۔

مسکان جا کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی اور اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا۔۔۔۔۔۔

حنان کا فلک شگاف قہقہ بلند ہوا۔۔۔۔۔

اوہ جنگلی ہنس کیوں رہے ہو۔۔۔۔۔۔

میں ایک بات سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ کیا۔۔۔۔۔

مسکان نے تجسس سے پوچھا۔۔۔۔۔

یہی کہ جس کا سارا چہرہ بھی خراب ہو اور اوپر سے بال بھی کسی سو سال پرانی چڑیل جیسے لگ رہے ہوں اس کو منہ دیکھائی ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم دفعہ کیوں نہیں ہو جاتے۔۔۔۔۔۔

کہاں دفعہ ہوں جان من اب تو آپ ہی کی زندگی میں ساری زندگی رہنا ہے۔۔۔۔۔

بھاڑ میں جاو۔۔۔۔۔۔

وہیں تو ہوں یار۔۔۔۔۔

دے رہے ہو کہ نہیں جنگلی۔۔۔۔۔

تم بحث بند کرو تو دوں گا ناں سائیکو۔۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کرو۔۔۔۔۔

ہاں تاکہ تم میرا گلہ دبا دو پہلے ہی دن ہے ناں۔۔۔۔۔

منہ بند رکھو ناں زرا بھی رومینٹک نہیں ہو تم تو۔۔۔۔۔

جنگلی رومینٹک بھی ہوتے ہیں۔۔۔۔

مسکان نے حیرت سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

منہ دیکھائی لوگی یا نہیں باہر جا کر دیتی رہنا جواب میں کہہ دوں گا میں نے دی تھی اس نے ہی سنبھالی ہی نہیں، بچی ہے نا سمجھ ہے نہیں قیمتی چیزیں سنبھال سکتی۔۔۔۔۔۔

تم نے مجھے بچی اور نا سمجھ کہا۔۔۔۔۔

حنان کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنا یہ چہرہ صاف کر کے تیار ہو جانا، اور بیڈ کی اس سائیڈ پہ دراز ہے جو وہاں پڑی ہے منہ دیکھائی لے لینا۔۔۔۔۔

حنان نے بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے منہ دیکھائی پہ زور دے کر کہا۔۔۔۔۔۔

اور خود کمرے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

ہونہہ اٹیٹیوڈ۔۔۔۔۔۔

مسکان نے سر جھٹکتے ہوئے کہا اور بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

پہلے تیار ہو جاتی ہوں پھر دیکھتی ہوئی جنگلی نے کیا دیا ہے۔۔۔۔۔

مسکان نے سوچا اور تیار ہونے چل دی۔۔۔۔

مسکان جلدی سے تیار ہوئی اور آئینے میں اپنے آپ پہ ایک آخری نگاہ ڈالی اور بیڈ کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔۔

حنان اسی وقت کمرے میں واپس داخل ہوا۔۔۔۔۔

اور مسکان کو دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔۔

ایسے کیا گھور رہے ہو۔۔۔۔۔

تم کو میرا تحفہ پسند نہیں آیا کیا۔۔۔۔۔

حنان نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

میں نے تو ابھی دیکھا بھی نہیں ہے جنگلی۔۔۔۔۔

اوہ اچھا میں سمجھا پسند نہیں آیا۔۔۔۔۔

ایک تو تم سمجھتے بہت ہو وہ بھی اپنے آپ سے ہی۔۔۔۔۔

کہتے ہوئے مسکان نے دراز کھولا اور اس میں سے ایک ڈبہ سا نکالا۔۔۔۔

وہ بہت خوبصورتی سے پیک کیا ہوا تھا۔۔۔۔

مسکان نے اس کی ایک تہہ کھولی۔۔۔۔

مگر اس پہ ابھی اور بھی شیٹ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

مسکان نے حیرت سے حنان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

کھولو مجھ کو کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔۔

مسکان نے ایک اور تہہ کھولی۔۔۔۔۔

چار سے پانچ تہہ کھولنے کے بعد مسکان نے ڈبہ وہیں واپس رکھ دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

یہ کیا منہ دیکھائی نہیں چاہیئے سائیکو۔۔۔۔

ہاں ایسی تو بالکل بھی نہیں چاہیئے۔۔۔۔

مسکان نے غصے سے کہا۔۔۔۔

اوکے اوکے مس سائیکو، کام ڈاون ہوتا رہتا ہے ایسا۔۔۔۔

ہونہہ پیچھے ہٹو۔۔۔۔

مسکان نے حنان کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

بولا تھا آنکھیں بند کرو آسانی سے مل جاتی پر نہیں تم کو تو ڈرامے کرنے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

کر رہی ہوں بند جلدی کرو۔۔۔۔۔

مسکان نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

مسکان کو اپنی گردن پہ حنان کا لمس محسوس ہوا۔۔۔۔

حنان نے اس کو پکڑ کر آئینے کے سامنے کھڑا کیا۔۔۔۔

اب کھولو آنکھیں سائیکو۔۔۔۔۔

مسکان نے آنکھیں کھولیں اور اس کی نظر اپنی گردن پہ پڑی وہاں ڈائیمنڈ کا ایک خوبصورت نیکلس جگمگا رہا تھا۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔

مسکان نے نیکلس پہ ہاتھ رکھتے ہوئے آئینے میں سے حنان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

یہ میری سائیکو کے لیے۔۔۔۔

حنان نے پیار سے اس کے سراپے پہ ایک نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مسکان نے ایک نظر حنان کے وجود پہ اور پھر خود کو دیکھا۔۔۔۔

لگتا ہے آج میں مکمل ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔

مسکان نے مسکراتے ہوئے سوچا۔۔۔۔۔

ہاں مسکان میں بھی۔۔۔۔۔

حنان نے اس سے کہا۔۔۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کی۔۔۔کیا مطلب۔۔۔۔؟

مسکان نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

وہی جو سائیکو تم سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔۔

حنان نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مسکان نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

شرمانا ہو گیا ہو تو جلدی کرو سب اٹھ گئے ہوں گے۔۔۔۔

اوہ کام کرو جنگلی جاؤ یار۔۔۔۔۔

مسکان واپس سے اپنی ٹون میں آتی کہہ کر پیچھے ہو گئی۔۔۔۔

تبھی حنان کے موبائیل پہ کال آنے لگی۔۔۔۔

جی ہاں میں حنان ہی بات کر رہا ہوں، کیا ہوا ہے، کہاں پہ۔۔۔۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں بس پانچ منٹ۔۔۔۔۔

حنان نے جلدی سے اپنا والٹ اور گاڑی کی چابی اٹھائی اور جانے لگا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے، کہاں جا رہے ہو، بتا کر تو جاؤ کس کی کال تھی۔۔۔۔

مسکان نے ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے۔۔۔۔۔

وہ الیشبہ۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا الیشبہ کو۔۔۔۔۔

مسکان نے اس کی بات بیچ میں سے ہی کاٹتے ہوئے چلا کر حنان سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا تم بیٹھو یہاں آرام سے میں دیکھ کر آتا ہوں۔۔۔۔۔

بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے تم مجھ سے میری ہی بہن کی بات نہیں چھپا سکتے سمجھے ناں۔۔۔۔۔

مسکان نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔

اسے آدم خان نے اغوا کرلیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حنان کہہ کر کمرے سے باہر نکلنے لگا۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔؟؟؟

مسکان کو لگا آج پھر ایک رشتہ اس نے کھو دیا۔۔۔۔۔

وہ لڑکھڑا گئی۔۔۔

حنان نے پلٹ کر اس کو سنبھالا۔۔۔۔۔

دیکھو کچھ نہیں ہوگا اسے میں ہوں ناں ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔۔۔۔

حنان نے اس کے چہرے کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے مسٹر حنان۔۔۔۔۔۔

کوئی بھی نہیں جانتا تھا میری بہن کہاں ہے ہے بھی یا نہیں، جب تم نے پتہ چلایا تو ساری دنیا کو پتہ لگ گیا۔۔۔۔۔۔

ایک میرے پاس خونی رشتوں میں سے یہی ایک بہن بچی تھی اور وہ بھی صرف اور صرف تمھاری وجہ سے مجھ سے دور ہو گئی، اگر اس کو کچھ ہوا ناں میں تم کو ساری زندگی معاف نہیں کروں گی، سمجھے تم۔۔۔۔۔۔

مسکان نے حنان کا ہاتھ جھٹکا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

یہ اب تم غلط الزام لگا رہی ہو مجھ پہ میں نے بس اس کا پتہ کروایا تھا اور اس سے ایک بار ملا تھا اور اس کو تحفظ کا یقین دلایا تھا، اور میں آج شام کو تمھیں اس سے ملوانے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

اوہ اچھا یہ تحفظ فراہم کیا تم نے پولیس والے ہو کر بھی، اور واہ بہت اچھا ملایا ہے تم نے ہم دونوں کو ساری زندگی میں یاد رکھوں گی۔۔۔۔۔

مسکان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور فوراً سے الماری کھولی اور اس سے ایک چادر اٹھا کر باہر نکل گئی۔۔۔

رکو مسکان بات سنو، تمھارا جانا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔

حنان پیچھے سے آواز دیتا رہ گیا مسکان نے سن کر بھی ان سنی کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

وہ اپنے پہلے والے کمرے میں آئی کپڑے چینج کیے، اور سٹور روم کی طرف چلی گئی۔۔۔

وہاں سے اس نے اپنا چھپایا ہوا پستول نکالا گولیاں ڈالی اور چادر کے نیچے چھپا کر باہر نکل آئی۔۔۔۔

حنان نے پولیس کو کال کی اور خود گھر سے نکلنے سے پہلے شاہ میر کو ساری صورتحال سے آگاہ کرنے کے لیے اس کے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

مسکان نے باہر نکل کر ایک ٹیکسی ڈرائیور کو روکا، آدم خان کے گھر کا پتہ سمجھا کر اسے چلنے کو کہا۔۔۔۔۔

دیکھو بی بی میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، میں آپ کو نہیں لے کر جا سکتا اترو نیچے مجھے اپنی جان بہت پیاری ہے۔۔۔۔۔

مسکان غصے سے دانت پیستی ہوئی ٹیکسی سے باہر آگئی۔۔۔۔

تبھی حنان گاڑی لے کر باہر نکلا، اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ شاہ میر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

مسکان نے ان کی گاڑی دیکھتے ہی دوسرے رستے ہو کر تیز تیز چلنے لگی۔۔۔۔۔

حنان نے گاڑی بالکل اس کے سامنے جا کر کھڑی کی۔۔۔۔۔

بھابھی ادھر آئیں بیٹھیں گاڑی میں۔۔۔۔۔۔

شاہ میر گاڑی سے اترا اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر مسکان کو اندر بیٹھنے کا کہنے لگا۔۔۔۔

مسکان نے نخوت سے ایک نگاہ حنان پہ ڈالی اور شاہ میر سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

میں چلی جاوں گی بھائی آپ لوگ جائیں، میں اب کسی کے نئے احسان تلے دبنا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔

کہتے ہوئے مسکان ایک حنان پہ طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے آگے بڑھنے لگی۔۔۔۔

میری بات بھی نہیں مانیں گی اپنے بڑے بھائی کی بھی۔۔۔۔

شاہ میر نے امید سے دیکھتے ہوئے مسکان کو کہا۔۔۔۔

مسکان خاموشی سے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

شاہ میر بھی گاڑی میں جا کر بیٹھا، اس کے بیٹھتے ہی حنان نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔

دیکھو آپ مسکان میں سب کچھ جانتا ہوں، اس میں حنان کا کیا قصور ہے یہ تو قسمت میں لکھا ہوا تھا ناں جو ہونا تھا ہو گیا، اللہ کرے الیشبہ بہن ٹھیک ہوں، آپ ناراض نہ ہو اس سے، رشتے ایسے نہیں چلتے، میاں بیوی تو گاڑی کے دو پہیے کی مانند ہوتے ہیں اور۔۔۔۔

میں کچھ نہیں سننا چاہتی بھائی۔۔۔۔۔

مسکان نے شاہ میر کی بات کاٹتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔

حنان خاموش بیٹھا بس گاڑی ڈرائیو کیے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

شاہ میر خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔

گاڑی میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی، صبح کا وقت تھا سڑک پہ اکا دکا کوئی گاڑی گزرتی تو خاموشی میں زرا سی خراش آتی اور پھر سے اسی خاموشی کا راج ہو جاتا، مسکان کو وہ خاموشی کسی گہرے، تیز طوفان کا حصہ معلوم ہو رہی تھی، وہ بس باہر کی سمت خالی سڑک کو دیکھے جا رہی تھی، اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے، کس پہ بھروسہ کرے، جس پہ بھروسہ کیا تھا، اس نے ہی اس کا اعتبار نہیں کیا تھا، صرف اور صرف اس کی وجہ سے اب مسکان کی جان سولی پہ لٹک رہی تھی، اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔۔۔۔

نہیں، نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔

وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

"یا اللہ مجھے کچھ نہیں چاہیئے بس آپ میری یہ دعا قبول کر لو، میں کھونا نہیں چاہتی مجھے نہیں معلوم کس کی وجہ سے یہ ہوا ہے، یا اللہ پاک آپ بہتر جانتے ہیں، بہترین کارساز ہیں، میری مدد فرمائیں، بس یہی دعا قبول کر لیں" ابھی مسکان آنکھیں بند کیے دعا میں مشغول ہوتی ہے، حنان کے موبائیل پہ کسی کی کال آنے لگتی ہے۔۔۔۔۔

مسکان کی دعا کرنے کا تسلسل ٹوٹتا ہے، وہ آنکھیں وا کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھتی ہے، حنان گاڑی کی سپیڈ آہستہ کرتے ہوئے کال اٹھاتا ہے۔۔۔۔

"ہاں بولو بدر"

"ہاں ٹھیک ہے تم لوگ وہیں روکو ہم بس پہنچ رہے ہیں"

"ہاں ہاں ٹھیک ہے"

"اوکے"

ساتھ ہی حنان کال کاٹ کر ڈیش بورڈ پہ موبائل رکھتا ہے اور گاڑی کی سپیڈ تیز کر دیتا ہے۔۔۔۔۔

"کیا ہوا ہے، کیا کہہ رہا تھا بدر"

شاہ میر حنان کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے استفسار کرتا ہے۔۔۔۔

پولیس نے آدم خان کے ٹھکانے کو گھیرے میں لے رکھا ہے اور۔۔۔۔۔

گھیرے میں لے رکھا ہے واہ گھیرے میں ہی رکھے رکھنا میری بہن کو مت بازیاب کروانا اچھا، پتہ نہیں اس کے ساتھ اندر کیا ہو رہا ہو گا۔۔۔۔۔

مسکان، حنان کی بات کاٹتے ہوئے غصے سے کہتی ہے، اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر رخسار پہ بہتا ہے۔۔۔۔۔

حنان گاڑی کے شیشے سے اس پہ ایک نگاہ ڈالتا ہے، مسکان کی آنکھ میں آنسو دیکھ کر حنان کی دل میں ایک درد کی ٹھیس سی اٹھتی ہے، وہ دل ہی دل میں خود کو کوستا ہے، نہ وہ پتہ کرواتا خود ہی مسکان سے پوچھ لیتا اور اب یہ سچویشن نہ ہوتی۔۔۔۔۔۔۔

وہ خاموش رہتا ہے اسے کوئی جواب نہیں دیتا، وہ اس وقت غصے سے بھری پڑی تھی، اور کسی کی بھی کوئی بات نہیں سن رہی تھی،۔۔۔۔۔۔

مسکان بے دردی سے آنسو صاف کرتی ہے اور باہر کی جانب دیکھنے لگتی ہے۔۔۔۔۔

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی، مسکان نے بے ساختہ گاڑی کے سامنے دیکھا، آگے بہت ساری پولیس کی گاڑیاں کھڑی تھیں۔۔۔۔۔۔

مسکان نے جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور گاڑی سے نکل کر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

"مسکان رکو، بات سنو تمھارا جانا صحیح نہیں ہے"

خان اور شاہ میر اسے پیچھے سے آوازیں دیتے رہ گئے۔۔۔۔

وہ دونوں جلدی سے اترے اور اس کے پیچھے لپکے۔۔۔۔۔

مسکان آگے آئی سامنے بدر تھا۔۔۔۔۔۔

"سنیں بھابی ابھی آپ کا آگے جانا ٹھیک نہیں ہے سر کو آنے دیں صورتحال دیکھنے دیں آپ پہلے، اور ویسے بھی آپ کی بہن یہاں"

بدر مسکان کا راستہ روک کر اسے سمجھانے لگا۔۔۔۔

"ہٹو پیچھے"

مسکان نے ایک غصیلی نگاہ ڈالتے ہوئے بدر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

بدر اس کے تیور دیکھتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔۔۔۔۔

مسکان آگے بڑھی کافی پولیس کھڑی تھی۔۔۔۔

ہونہہ ابھی تک کچھ کر تو سکی نہیں، نہ ہی میری بہن کو بازیاب کروا سکی، کیا فائدہ ایسی پولیس کا۔۔۔۔

مسکان غصے سے سب کی طرف دیکھتی ہوئی آگے بڑھتی گئی۔۔۔۔

آدم خان کے بنگلے کے دروازے پہ کوئی نہیں تھا، مسکان اندر داخل ہوئی، دو آدمیوں نے اس کو پیچھے سے پکڑلیا، مسکان اس اچانک کی افتاد کے لیے بالکل بھی تیار نہ تھی، دو سیکنڈ میں ہی وہ سنبھل گئی، مسکان نے آہستہ سے ایک ہاتھ سے ریوالور نکالا اور گولی چلا دی، ٹھاہ کی آواز کے ساتھ گولی چلی اور ایک آدمی کی ٹانگ کو چیرتے ہوئے زخمی کر گئی وہ اوندھا ہو کر گر گیا اور اپنی ٹانگ پکڑلی، دوسرا آدمی اس کے لیے تیار نہیں تھا اس نے مسکان کو ایک لمحے میں چھوڑا مسکان نے پلٹ کر ہاتھ کو مکا بنا کر اس کی ناک پھوڑ ڈالی، اس کی ناک سے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا، وہ درد سے بلبلا اٹھا، لیکن پھر بھی وہ مسکان کی طرف بڑھنے کی کوشش کرنے لگا، مسکان نے اس کی بازو پکڑی اور ایک گھونسا اسے مارا وہ نیچے جا گرا، مسکان غصے سے دونوں کی جانب ایک ایک نظر دیکھتی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

یہ گولی کی آواز سنی تم نے۔۔۔۔۔

حنان نے گولی کے چلنے کی آواز کے ساتھ ہی شاہ میر کی طرف چلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

وہ ٹھیک تو ہو گی ناں، اسے کچھ ہو گیا تو میں خود کو کبھی نہیں معاف کر پاوں گا۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا ہو گا، اوپر والے پہ بھروسہ رکھو، سب ٹھیک ہو گا، چلو جلدی۔۔۔۔۔

شاہ میر حنان سے زیادہ خود کو تسلی دیتا ہوا آگے بڑھنے لگا، اس کے خود دل کے اندر ہول اٹھ رہے تھے، اندر نہ جانے کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی بھی باہر نکلے اڑا دینا اسے۔۔۔

حنان بدر کو کہتا ہوا آگے بڑھنے لگا، شاہ میر بھی اس کے ساتھ اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔۔

دونوں بنگلے کے اندر داخل ہوئے، سامنے ہی دو آدمی زخمی پڑے تھے، شاہ میر نے سوالیہ نظروں سے حنان کو دیکھا۔۔۔۔۔

حنان کے چہرے پہ مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔۔

تم مسکرا رہے ہو اس کیفیت میں بھی۔۔۔۔

شاہ میر نے غصے سے پوچھا۔۔۔۔۔

وہ اسلیے کہ تمھاری بہن نے ان کی یہ حالت کی ہے اور وہ ناں بہت۔۔۔۔۔

یہ میں بھی جانتا ہوں، اور یہ بھی کہ ابھی کے حالات جو چل رہے ہیں میری بہن کے وہ تمھاری ہی کرم نوازی کی بدولت ہیں۔۔۔۔

شاہ میر کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

تم دونوں مجھ کو کیوں قصوروار ٹھہرا رہے ہو بار بار۔۔۔۔۔

حنان اس کو پکڑ کر پوچھا۔۔۔۔

ابھی مسکان کی جان خطرے میں ہے اور تم یہاں مجھ سے اپنے سوالوں کے جواب معلوم کرنا چاہ رہے ہو،۔۔۔۔۔

شاہ میر نے رک کر اسے افسوس سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔۔۔

حنان نے بحث ترک کرتے ہوئے کہا اور دونوں اندر ہال میں داخل ہوئے۔۔۔۔

مسکان نے پہلے ہال، پھر باقی کے سارے کمرے سب کچھ چھان مارا تھا، لیکن آدم خان اور الیشبہ دونوں ہی کہیں نظر نہ آئے، گھر میں کوئی ملازم بھی نہیں تھا، بس وہی دو آدمی گارڈز کی صورت میں تھے، جن کو وہ زخمی کر آئی تھی، مسکان غصے سے پاگل ہو رہی تھی، تم ایک بار مل جاؤ مجھے آدم خان تمھیں تو میں اپنے ہاتھوں سے جہنم رسید کروں گی۔۔۔۔۔

مسکان خود کلامی کرتے ہوئے سٹور رقم کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔۔

مسکان اندر داخل ہوئی اندھیرا ہی اندھیرا تھا، مسکان نے لائٹ ان کرنے لیے بورڈ ڈھونڈا جو کہ تھوڑی ہی دیر کی مزاحمت کے بعد ہی اسے مل گیا۔۔۔۔

مسکان نے ایک ساتھ ہی کئی بٹنوں پہ اپنا ہاتھ رکھا، سٹور میں روشنی ہوئی اور وہ کچھ دیکھنے کے قابل ہوئی۔۔۔۔

وہاں کافی پرانی اشیاء پڑی ہوئیں تھیں۔۔۔۔

مسکان جہاں کھڑی تھی اس کو وہاں سے فرش تھوڑا سا اکھڑا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

مسکان آہستہ سے نیچے بیٹھی اور ایک ٹائیل اٹھائی وہاں سے، وہ کافی بھاری تھی، مسکان نے کافی زور آزمائی کی اور اسے وہاں سے ہٹایا، ایک چھوٹا سا دروازہ وہاں سے مسکان کو نظر آیا، مسکان نے ایک اور ٹائیل ہٹائی، سامنے ایک دروازہ تھا۔۔۔۔۔۔

تبھی شاہ میر اور حنان سٹور میں داخل ہوئے۔۔۔۔

مسکان نے پلٹ کر پیچھے دیکھا اور نخوت سے منہ پھیر کر اس دروازے کی جانب دیکھنے لگی، جو کہ یقیناً تہہ خانے کا دروازہ تھا۔۔۔۔

آپ ٹھیک تو ہوناں مسکان بہن۔۔۔۔۔۔

شاہ میر نے فکرمندی سے استفسار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

فی الوقت تو ٹھیک ہوں، پر لگتا نہیں ہے کہ آپ کے دوست کے ساتھ ہوتے ہوئے میں زیادہ دیر تک ٹھیک رہ سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔

شاہ میر لاجواب سا ہو کر مسکان کی دروازہ کھولنے میں مدد کرنے لگا۔۔۔۔

حنان خاموشی سے دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھل چکا تھا وہاں سیڑھیاں تھیں مسکان سب سے پہلے اندر داخل ہوئی، اس کے پیچھے شاہ میر اور پھر حنان اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

تہہ خانہ کسی محل سے کم نہ تھا، سیڑھیوں کے اختتام پہ ایک بہت بڑا ہال شروع ہوتا تھا، جس میں جدید ترین فرنیچر، جگمگاتے فانوس، ایک بڑے سے میز پہ اسلحہ، مگر وہاں کوئی ذی روح نظر نہیں آ رہا تھا، مسکان آگے بڑھی ایک دروازہ تھا، آہستہ سے مسکان نے اسے کھولا، سامنے آدم خان رسیوں میں جکڑا ہوا تھا، اس کے سر سے خون، فوارے کی مانند بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

میری بہن کہاں ہے۔۔۔۔؟

مسکان نے اس کے خون سے بھرے ہوئے سر کو پکڑ کر زور سے ہلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

آدم خان درد سے بلبلا اٹھا۔۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔

وہ غرایا۔۔۔۔۔

جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔۔۔۔

مسکان نے اس کے چہرے پہ تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ ہسپتال ہے۔۔۔۔۔

پیچھے سے حنان کی آواز آئی۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔؟؟؟؟؟

مسکان نے پلٹ کر حیرت سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں وہ ہسپتال میں ہے۔۔۔۔

حنان نے اپنی بات دوبارہ دہرائی۔۔۔۔

وہ ٹھیک تو ہو گی ناں۔۔۔۔۔

مسکان نے شاہ میر کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہاں وہ ٹھیک ہے اب، ہم سب کب سے آپ کو بتانے کی کوشش کر رہے تھے مگر آپ سب کو بار بار خاموش کروا دیتیں تھیں۔۔۔۔

مجھے ابھی جانا ہے ہسپتال۔۔۔۔

وہ کہتے ہی باہر کی جانب بڑھنے لگی، پھر رک گئی اور آدم خان کے قریب آئی، ایک اور تھپڑ اس کے گال پہ رسید کیا، جس کی وجہ سے وہ اپنا توازن کھو کر کرسی سمیت اوندھے منہ زمین بوس ہو گیا، مسکان نے اس کے بالوں کی مدد سے اس کو سیدھا کیا اور گن اس کی کنپٹی پہ رکھی۔۔۔۔۔

نہیں، نہیں ایسے نہیں، تمھیں تو میں تڑپا تڑپا کر ماروں گی، تم نے مجھ سے میرا سارا خاندان چھین لیا، تمھیں میں کبھی نہیں معاف کروں گی۔۔۔۔۔۔

مسکان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

آدم خان، زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے اب نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا۔۔۔۔۔

بھائی اس کو یہاں سے باہر لائیں، اور۔۔۔۔۔

مسکان نے شاہ میر کی طرف پلٹ کر کہا، حنان وہاں نہیں تھا، وہ جا چکا تھا، مسکان وہیں خاموش ہو گئی اور کمرے سے باہر آ گئی۔۔۔۔۔

شاہ میر بھی اس کے ساتھ باہر آ گیا۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے اس کی یہ حالت کس نے کی ہے، اور آپ کی بہن کو کس نے اس کے ہاتھوں بچایا ہے۔۔۔۔

حنان نے، ہے ناں۔۔۔۔

مسکان نے شاہ میر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔

ہاں، آپ جانتی ہیں اور پھر بھی۔۔۔۔۔

شاہ میر نے سوالیہ نگاہوں سے پوچھا۔۔۔۔

کیونکہ اس کی وجہ سے ہی میری بہن اس کے ہاتھ لگی ہے۔۔۔۔

آپ ابھی غصے میں ہیں بعد میں بات کرتے ہیں، حنان خود اس کو مارنا چاہتا تھا لیکن پھر اس نے اسے چھوڑ دیا تاکہ آپ خود اس سے اپنی فیملی کا بدلہ لیں، جیسا آپ چاہیں گی ویسا ہی ہوگا۔۔۔۔

مسکان، شاہ میر کی بات سن کر کچھ لمحے خاموش رہی اور پھر واپس کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

شاہ میر کو گولی چلنے کی آواز آئی اور وہ کمرے کی جانب بھاگا۔۔۔۔۔

آدم خان اس دنیا فانی سے رخصت ہو چکا تھا، مسکان خاموشی سے باہر نکل آئی۔۔۔۔۔

شاہ میر بھی اس کے ساتھ باہر آگیا۔۔۔۔۔

ساری پولیس جا چکی تھی، صرف بدر اور تین پولیس والے تھے وہاں جو کسی بھی ایمرجنسی ہو جانے کی صورت میں مسکان اور شاہ میر کی سیکورٹی کے لیے موجود تھے، حنان بھی وہاں

سے غائب ہو چکا تھا، بس گاڑی کھڑی تھی، وہ دونوں گاڑی میں آ کر بیٹھے، شاہ میر نے گاڑی سٹارٹ کر دی، تھوڑی ہی دیر میں وہ ہسپتال میں موجود تھے۔۔۔۔

الیشبہ دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی، مسکان جا کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

شاہ میر بھی پاس ہی ایک کرسی پہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا، میں کسی کا قتل کروں گی، ہاں میں سیکرٹ ایجنٹ لازمی بننا چاہتی تھی، جنون کی حد تک شوق تھا مجھے، مگر ایسے تو بالکل بھی، ایسا میں نے کبھی نہیں چاہا تھا۔۔۔۔

مسکان روئے جا رہی تھی، اور رک رک کر بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔

میں ہوں ناں آپ کا بھائی، ادھر دیکھیں آپ کی بہن بھی زندہ سلامت اور محفوظ ہے آپ کے سامنے، شکر ادا کریں اللہ پاک کا اس نے اگر کچھ رشتے آپ سے لیے ہیں جو کہ امانت تھے اس پاک ذات کے، بدلے میں نئے رشتے دیئے بھی تو ہیں۔۔۔۔

جی بھائی صحیح کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔

آپ حنان کی طرف سے بھی دل میلا نہ کریں وہ بھی بہت اچھا ہے، ہاں آپ کو پہلے بتانا چاہئیے تھا اس کو لیکن دیکھیں ناں اب سب کچھ ٹھیک ہے، رات کو آدم خان کے ٹھاکنے گیا تھا اور رات کو ہی اس نے آپ کی بہن کو بازیاب کروالیا تھا، وہ آپ کو پریشان نہیں

کرنا چاہتا تھا، میں بھی اسی کے ساتھ گیا تھا، ہم لوگ اذان کے وقت واپس لوٹے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ میر نے اسے نرم ہوتے دیکھ کر آہستہ سے کہا۔۔۔

"میری معصوم سی بہن ہے، یہ تو ضرورت سے زیادہ بولتی بھی نہیں ہے، پتہ نہیں کیوں ہمارے ساتھ ایسا ہو رہا ہے، اس ایک سے ڈیڑھ مہینے کے اندر کیا سے کیا ہو گیا ہے ہماری زندگی میں، ساری زندگی الٹ گئی ہے۔۔۔۔

وہ سانس لینے کے لیے ایک لمحہ رکی اور پھر بولی۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے یہ دنیا معصوم اور سیدھے لوگوں لوگوں کے لیے بالکل بھی نہیں ہے، یہ دنیا تلخیوں سے بھری پڑی ہے، ہر دن، ایک ہی انسان کی زندگی میں کئی کہانیاں لے کر ابھرتا ہے، افق سے ابھرتے نئے سورج کی مانند،، جو معصوم ہوتا ہے ناں فائدہ بھی زیادہ لوگ اسی کا اٹھاتے ہیں، آج ناں ہر کوئی اپنے لیے جی رہا ہے، کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا، آپ کے کہے گئے ایک لفظ سے، یا آپ کے لہجے کی تلخی سے، آپ کے کسی غلط کام سے کسی کی زندگی پہ کیا اثر پڑ سکتا ہے، یہ کوئی نہیں سوچتا، ہر انسان بس اپنا مفاد دیکھتا ہے، جہاں اس کا مفاد ختم وہاں آپ سے رابطہ ختم، دنیا گول ہے صحیح کہا ہے کسی

نے ،مجھے یقین نہیں آتا تھا اس بات کا، مگرہاں اب یقین آگیا ہے دنیا واقعی گول ہے، کیونکہ بھائی میری بھی دنیا گول ہوگئی ہے"۔۔۔۔

حنان سے نکاح میں نے آپ کے کہنے پہ کیا تھا، اور ابھی میں نہیں رہنا چاہتی اس کے ساتھ، آپ نے جیسے کہا کہ اس نے یہ سب کیا میں پھر بھی فی الحال نہیں رہنا چاہتی اس کے ساتھ ،مجھے بھی اپنے ساتھ لے جائیں، میں خود کو اور ہر چیز کا تھوڑا وقت دینا چاہتی ہوں، اور اپنی بہن کے ساتھ بھی وقت گزارنا چاہتی ہوں، اور میں آپ سے ایک چیز مانگنا چاہتی ہوں کیا آپ دیں گے۔۔۔۔۔

شاہ میر نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔

میری ہر چیز آپ کی ہی ہے آپ مانگیں تو صحیح، جان بھی حاضر ہے اپنی بہن کے لیے۔۔۔۔۔

مجھے آپ کی جان ہی چاہیے۔۔۔۔

مسکان نے چہرے پہ مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔

شاہ میر کا منہ پورے کا پورا کھل گیا۔۔۔۔

جی بھائی بالکل، اس میں اتنا زیادہ حیران ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔۔

مسکان نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ می۔۔۔ میرا مطلب کہ اچھا ٹھیک ہے، جیسے آپ چاہیں۔۔۔۔

شاہ میر بظاہر مسکراتے ہوئے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا آپ انکار نہیں کریں گے، یااااہو۔۔۔۔

مسکان نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے نعرہ لگایا۔۔

بھائی میں چاہتی ہوں، کہ آپ میری بہن سے نکاح کرلیں اگر آپ۔۔۔۔

مجھے قبول ہے۔۔۔۔

شاہ میر نے مسکان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اپنا فیصلہ سنا دیا۔۔۔۔

سچ میں۔۔۔؟

جی بھابھی، مجھے کل رات کو ہی جب میں اور رحنان اسے بازیاب کروانے گئے تھے تو مجھے آپ کی بہن پسند آگئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

آپ تو چھپے رستم نکلے بھائی، میں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں۔۔۔۔

مسکان کی خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

تبھی شاہ میر کے موبائل پہ میسج آتا ہے وہ مسکان سے کہتا ہے مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے میں آتا ہوں، مسکان کہتی ہے ٹھیک ہے۔۔۔۔

شاہ میر باہر آتا ہے، سامنے حنان کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

تم نے مجھے یہاں کیوں بلوایا، اندر بھی تو آسکتے تھے ناں۔۔۔۔

شاہ میر نے ایک مکا اس کے پیٹ مین مارتے ہوئے شرارت سے پوچھا۔۔۔

مگر حنان نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا اور خاموشی سے چلنے لگا، شاہ میر بھی اس کے پیچھے لپکا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے اتنے پریشان کیوں ہو، سب ٹھیک ہے ناں، شاہ میر نے پریشانی سے دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

میں نے سنی، تمھاری بھابھی کی باتیں۔۔۔۔۔

حنان یہ کہہ کر خاموش ہوگیا، اور پاس پڑے ایک بینچ پہ بیٹھ گیا۔۔۔۔

شاہ میر خاموشی سے اس کے پاس بیٹھ گیا، اور کچھ لمحوں بعد بولا۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے وہ غلط فہمی کا شکار ہیں، اور بس وہ وقت مانگ رہی ہیں، تمھارے اور اپنے رشتے کو آگے بڑھانے کے لیے۔۔۔۔

وقت، وقت مانگ رہی ہے واہ، خوب کہا تم نے، تو میں بھی وقت دینے کو تیار ہوں لیکن میں کیسے اس کو اتنی دور بھیج دوں خود سے ،مجھے اب اس کی عادت ہو گئی ہے، میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر، اسے یہ بات کیوں نہیں سمجھ آتی۔۔۔۔۔

حنان تھکے ہارے لہجے میں بولا۔۔۔۔

شاہ میر کا اسے دیکھ کر دل کٹ گیا، کبھی وہ اتنا ٹوٹ کر بکھرا نہیں تھا، ایسے لگ رہا تھا اس کا وجود ریزہ ریزہ ہو رہا ہو۔۔۔

میں بات کرتا ہوں مسکان سے۔۔۔۔

نہیں تم کوئی بات نہیں کرو گے اس سے، میں اپنی محبت کی بھیک نہیں مانگوں گا اس سے، اور نہ ہی کوئی وضاحت دوں گا۔۔۔۔

ایسے کیسے چلے گا حنان یار۔۔۔۔

جیسے بھی چلے مگر میں اس سے ایک لفظ نہیں کہوں گا اور نہ ہی تم، میں نے کئی بار اسے بتانے کی کوشش کی، تم نے بھی اسے ابھی بتایا پر اس کو جب بات سمجھنی ہی نہیں ہے تو ٹھیک ہے، ایسے ہی صحیح۔۔۔۔

حنان نے اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا، شاہ میر کچھ بولنے لگا تھا مگر اس کا لال چہرہ دیکھ کر خاموش ہو گیا، حنان ضبط کی انتہا پہ تھا۔۔۔

اچھا چھوڑ یار۔۔! تو بتا الیشبہ کیسی لگی ہے تجھے۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟

شاہ میر نے انجان بنتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کیوں کا کچھ لگتا میں سب جانتا ہوں، تو کیسے اس کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

تو تجھے بھی گھوروں اگر تو تب بھی یہی سوال کرے گا۔۔۔۔

شاہ میر نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

حنان نے ایک ہاتھ کا مکا بنا کر اسے زور سے مارا،۔۔۔۔۔

اوئے درد ہوتا ہے ناں، ایک تو تم پولیس والوں کے ہاتھ بھی لوہے کے بنے ہوتے ہیں۔۔۔۔

شاہ میر نے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر اپنے درد کی دہائی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا بتا اب ڈرامے نہیں۔۔۔۔

حنان نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمھاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ بھابھی نے ہم دونوں کا نکاح طے کر دیا ہے۔۔۔

دفعہ ہو مجھے بتایا بھی نہیں، میں بتا بھی نہیں سکتا میں کتنا خوش ہوں یار تیرے لیے۔۔۔۔

حنان خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

تیری فلائٹ تو کل کی ہے ناں، تو آج شام کو نکاح کر دیتے ہیں کیا خیال ہے۔۔۔

بڑا نیک خیال ہے، نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔

چل آجا تیاری کرتے ہیں۔۔۔۔

حنان نے بینچ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اللہ کرے تو ہمیشہ ایسے ہی مسکراتا رہے، شاہ میر نے دل ہی دل میں دعا مانگی۔۔۔

میں بھابھی کو بتا کر آتا ہوں۔۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے، میں یہاں ہی انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔

شاہ وارڈ میں داخل ہوا، تو الیشبہ اور مسکان دونوں محو گفتگو تھیں، آہہہہہم۔۔۔۔۔ شاہ میر نے گلا کھنکار کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔۔۔۔

اوہ آپ کب آئے بھائی، پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔۔

مسکان نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تبھی آیا جب آپ دونوں دنیا جہان سے انجان اپنی باتوں میں مگن تھیں۔۔۔۔۔

شاہ میر کی نظریں الیشبہ کا طواف کر رہی تھیں، وہ اس کی موجودگی میں شرما رہی تھی، جس کا مطلب تھا یقیناً مسکان اس کو سب بتا چکی تھی۔۔۔۔۔۔

شاہ میر نے اسے تنگ کرنے کا سوچا اور بولا۔۔۔۔۔

بھابھی آپ کیا دومنٹ کے لیے باہر جائیں گی۔۔۔۔۔

نہیں، نہیں آپی کہیں نہیں جائیں گی۔۔۔۔۔

الیشبہ نے فوراسے پہلے شاہ میر اور پھر مسکان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

شاہ میر کا دل کیا زور زور سے ہنسے مگر وہ کنٹرول کر گیا۔۔۔۔

نہیں آپ لوگ بات کریں، میں آتی ہوں ڈاکٹر سے پوچھ کر کب تک یہاں رکھیں گے۔۔۔۔

کہتے ہی مسکان جلدی سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

الیشبہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پکڑ کر بار بار مروڑ رہی تھی، دراز پلکیں جھکی ہوئی تھیں، کمر تک آتے لمبے بال کھلے ہوئے تھے، گال پہ ایک تل کا نشان تھا، جو اس کے دودھیا چہرے کو چار چاند لگا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

شاہ میر بس اسی میں کھویا ہوا تھا۔۔۔۔

ان دونوں کے مابین گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

الیشبہ نے ایک نظر اٹھا کر اوپر دیکھا، وہ سمجھی کہ شاہ میر چلا گیا ہے، دونوں کی نظریں چار ہوئی، ساتھ ہی الیشبہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

کوئی بات کرنی تھی آپ نے۔۔۔۔۔

الیشبہ نے ہچکچاتے ہوئے ہمت کر کے پوچھا۔۔۔۔۔

اوہ ہاں۔۔۔۔۔ہاں کرنی تھی، مگر آپ دیکھ کر اب بھول گیا۔۔۔۔

الیشبہ نے جھکی ہوئی نظروں کو اور جھکا لیا۔۔۔۔۔

کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی۔۔۔؟

شاہ میر نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

وہ خاموش بیٹھی رہی کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔۔۔۔

میری آپی جہاں کہیں گی میں وہیں کروں گی، آپ ان سے بات کریں۔۔۔۔

لیکن آپ کی اپنی بھی تو کوئی مرضی ہو گی ناں۔۔۔۔۔

نہیں میری مرضی وہی ہے جو آپی کی ہے۔۔۔۔

الیشبہنے فوراسے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے، شام کو تیار رہیئے گا نکاح ہے ہمارا۔۔۔۔۔

اتنی جلدی۔۔۔۔

مطلب کہ آپ جانتی ہیں، اور پھر بھی ڈرامے کر رہی ہیں۔۔۔۔۔

آپ کو سب معلوم ہے پھر بھی ایسے کر رہے ہیں۔۔۔۔

گڈ، مجھے ایسی ہی بیوی چاہیے تھی، تیرا لاکھ لاکھ شکر میرے مولا۔۔۔۔۔

شاہ میر کا ایک قہقہ بلند ہوا اور اس نے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کیا، اور وارڈ سے باہر نکل گیا، باہر نکلتے ہی مسکان سے وہ ٹکرا گیا۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا، بڑے خوش نظر آ رہے ہیں بھائی۔۔۔۔

مسکان نے شرارت سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔۔

ہمم سب سمجھ رہی ہوں میں۔۔۔۔

ہاہاہاہا پھر پوچھا کیوں۔۔۔۔

ویسے ہی، خوش رہو ہمیشہ۔۔۔۔۔

آمین۔۔۔

اچھا وہ ڈاکٹر کہہ رہے ہیں کہ ہم الیشبہ کو گھر لے کر جا سکتے ہیں، تو چلیں۔۔۔۔

ہاں چلتے ہیں، آپ الیشبہ کو لے آئیں، میں حنان کو بتاتا ہوں۔۔۔

وہ یہاں ہی ہے ابھی۔۔۔

مسکان نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

گھنٹہ ہو گیا ہے تمھیں یہاں آئے ہوئے اور بھی ہزار کام ہیں مجھے۔۔۔

حنان نے شاہ میر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، شاہ میر پلٹا تو سامنے حنان تھا، مسکان اور حنان کی نظریں ملیں، حنان کی نظروں میں، تھکاوٹ، شکوہ، غصہ، بیزاری کیا کچھ نہ تھا، مسکان نے فوراسے نظریں چرالیں، حنان کے دل ہی ایک درد کی ٹھیس اٹھی، مگروہ نظرانداز کرگیا۔۔۔

ہاں وہ ڈاکٹر نے الیشبہ کو گھر لے کر جانے کی اجازت دے دی ہے تو ان دونوں کو پہلے گھر چھوڑ آتے ہیں پھر چلتے ہیں۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے، تم لے آو میں گاڑی پارکنگ ایریا سے نکالتا ہوں، کہتے ہی حنان نکل گیا۔۔۔۔۔

مسکان اسے دور جاتا دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

پتہ ہے، یہ کتنا لاڈلا ہوا کرتا تھا گھر،۔۔۔۔۔؟

شاہ میر نے مسکان کو حنان پہ ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

الیشبہ کو لینے چلتے ہیں۔۔۔۔

مسکان نے فوراسے کہا اور پلٹ کر وارڈ کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

رحم فرما دونوں پہ یارب، شاہ میر کہتے چل دیا۔۔۔۔

حنان اور شاہ میر ان دونوں کو گھر چھوڑ کر شاپنگ مال چلے گئے تھے، وہاں سے دونوں نے شاپنگ کی اور دن دو بجے کے قریب گھر پہنچے۔۔۔۔

گھر میں خاموشی کا راج تھا، اتنی خاموشی کیا بکواس ہے یار۔۔۔۔

شاہ میر نے چڑچڑے انداز میں کہا۔۔۔۔

جب شاہ میر، مسکان کو لے کر ہسپتال گیا تھا تب حنان گھر آیا تھا، بسمہ کو بہن کی طبیعت خراب ہوگئی تھی، تو سب چلے گئے تھے، باقی کے مہمان بھی رخصت ہو چکے تھے۔۔۔۔۔۔

دیکھا ہلکی سی بھی خاموشی کتنی اذیت دیتی ہے ناں، تمھیں پتہ ہے، کئی بار ہمیں کسی کے کہے گئے کچھ الفاظ ہی اتنا توڑ دیتے ہیں کہ اس بعد کی جو ہم خاموشی اختیار کرتے ہیں ناں، تو سمجھ نہیں آتی، ہمیں الفاظ کی اذیت ہو رہی ہے، یا جو ظاہری خاموشی ہے ہماری، یا پھر ہمارے اندر کے اس اٹھنے والے طوفان کی، جو ہمارے وجود کو ریزہ ریزہ کر رہا ہے، کسی کو اگر مارنا ہو ناں، تو الفاظ اور خاموشی دو ہتھیار ہیں، ان دونوں کو استعمال کرو مقابل انسان بہت ہی آسانی سے زیر ہو جائے گا،۔۔۔۔۔

افففف کتنی عجیب باتیں کر رہے ہو یار حنان، کیسے کر لیتے ہو ایسی باتیں حد ہے۔۔۔۔

حنان کی باتیں سن کر شاہ میر کو اور وحشت ہونے لگی تھی۔۔۔

مجھ سے نہیں رہنے ہوتا اتنی خاموشی میں توبہ ہے۔۔۔۔

دیکھو میں بھی تو رہوں گا نہ، کوئی بھی نہیں ہوگا یہاں میرے پاس تم بھی چلے جاو گے،۔۔۔۔

حنان نے دکھ سے کہا۔۔۔۔

یار تم جانتے ہو میرا جانا بہت ضروری ہے ورنہ نہ جاتا۔۔۔۔۔

جانتا ہوں میں تو مذاق کر رہا تھا، شکر کرونگا تو دفعہ ہوگا کچھ دن یہاں سے۔۔۔۔۔

جان چھڑا رہا ہے تو مجھ سے۔۔۔۔

نہیں تو ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔

کہتے ہی حنان بھاگتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

روکو، روکو تو۔۔۔۔

پیچھے سے شاہ میر آوازیں دیتا رہ گیا۔۔۔۔

حنان اپنے کمرے میں آیا، وہ کہیں بھی دیکھائی نہیں دے رہی تھی، وہ فریش ہونے چلا گیا، فریش ہو کر وہ کمرے میں داخل ہوا سامنے صوفے پہ وہ براجمان تھی، اور موبائل میں مصروف تھی۔۔۔

حنان اپنے بال خشک کرنے کے لیے ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو گیا، اور آئینے سے ایک چور نگاہ مسکان پہ ڈالی، وہ اسے مکمل نظر انداز کیے موبائل میں ہی مگن تھی، ہونہہ اتنا ایٹیٹوڈ بھاڑ میں جاو میری طرف سے، حنان دل ہی دل میں بربڑایا۔۔۔۔۔

حنان بال خشک کرنے کے بعد جا کر بیڈ پہ لیٹ گیا، اور موبائل استعمال کرنے لگا۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد مسکان اٹھی اور الماری سے اپنے کپڑے نکال کر ایک بیگ میں ڈالنے لگی، حنان نے ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالی، اور پھر سے موبائل میں مصروف ہونے کا ڈرامہ کرنے لگا، کچھ ہی دیر بعد حنان کے موبائل پہ کال آنے لگی، حنان نے فورا سے کال اٹھائی۔۔۔۔

ہاں بسمہ یار کیا حال ہے، تمھیں پتہ ہے میں کتنا بور ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

حنان نے فل دوستانہ موڈ میں اس سے بات کرتے ہوئے خاصی بے چارگی سے کہا۔۔۔۔۔

حنان چور نظروں سے مسکان کی جانب بھی دیکھ رہا تھا، مگر وہ بالکل ہی اس کے وجود کو نظر انداز کیے اپنے کام میں مگن تھی۔۔۔۔۔۔۔

حنان کو بہت غصہ آ رہا تھا مگر وہ ضبط کر رہا تھا،۔۔۔۔۔

سچ میں، تم بھی مجھے مس کر رہی تھی، آآآہ یار سو سویٹ آف یو، کہیں پہ ملنے کا پروگرام بناتے ہیں، جہاں کوئی نہ ہو صرف میں اور تم، کیا خیال ہے۔۔۔۔۔

خنان نے خاصی اونچی آواز میں اپنے لہجے میں پیار بھرتے ہوئے کہا، تاکہ مسکان سن لے، مگر وہ ایسے ظاہر کر رہی تھی جیسے خنان کا وجود اس کمرے میں ہے ہی نہیں، خنان کی آنکھیں شدت ضبط کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھیں، وہ اس سے زیادہ اپنے وجود کو نظرانداز ہوتے برداشت نہیں کر سکتا تھا، وہ بیڈ سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکل کر سٹڈی روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

وہاں جاتے ہی اس نے سٹڈی روم کا برا حال کر دیا، ساری چیزیں الٹ پلٹ کر دیں، وہاں پہ موجود ایک عدد میز اور کرسی کو اپنے غصے کا نشانہ بنایا اور توڑ دیا، اسے ایک پل کے لیے بھی سکون نہیں آ رہا تھا، وہ سر تھامے وہیں زمین پہ بیٹھ گیا، اس کی ایک دن میں حالت خراب ہو چکی تھی، بکھرے ہوئے بال، لال دہکتی ہوئی آنکھیں، چہرے پہ غصہ، بے چینی، اضطرابی کیفیت سب کچھ چیخ چیخ کر اس کی حالت بیان کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

محبت اگر کسی قدر کرنے والے انسان ہو تو آپ کی زندگی میں ایسا نکھار لا کر رکھ دیتی ہے، ایسے لگتا ہے جیسے ہزاروں خوشیاں آپ کو مل گئی ہوں، اور اگر بے قدرے شخص سے ہو جائے تو آپ کی ذات کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیتی ہے،۔۔۔۔

دوسری طرف شاہ میر، مسکان کے کمرے میں آیا۔۔۔۔

ہو گئی پیکنگ بھابھی۔۔۔؟

ہاں تھوڑی سی بس رہتی ہے، تم بیوٹیشن کو لے آئے۔۔۔۔

جی لے آیا ہوں، آپ نے بات کی حنان سے۔۔۔؟

ہاں کی ہے، ہم دونوں میں اب سب کچھ ٹھیک ہے تم بے فکر ہو جاو، اور انھوں نے خوشی سے مجھے تمھارے ساتھ جانے کی اجازت بھی دے دی ہے۔۔۔۔

مسکان نے جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

واو گریٹ نیوز، شکر ہے سب ٹھیک ہو گیا آپ دونوں کے بیچ، آپ دونوں ایک ساتھ ہی پیارے لگتے ہیں، ماشاللہ۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔

ابھی کدھر ہے وہ۔۔۔۔

کسی کی کال تھی شاید تو وہی سننے باہر گئے ہیں۔۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے بھابھی، میں بھی تیار ہو جاتا ہوں۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔

تبھی مسکان اپنا فون اٹھاتی ہے اور حنان کا نمبر ڈائل کرتی ہے۔۔۔۔

حنان کا موبائل اوندھا فرش پہ پڑا بج رہا تھا، وہ سر تھامے وہیں فرش پہ بیٹھا ہوا موبائل کی جانب دیکھتا ہے، مگر اٹھانے کی زحمت نہیں کرتا۔۔۔۔

"اٹھا کیوں نہیں رہا یہ"

مسکان خود کلامی کرتی ہے اور دوبارہ اس کا نمبر ملاتی ہے۔۔۔

پھر سے موبائل پہ کال آتی ہے، حنان غصے سے موبائل بند کرنے کا سوچ کر اٹھتا ہے۔۔۔

لائف لائن کے نام سے جگمگاتے نمبر کو دیکھ کر حنان کے چہرے پہ ایک کرب کی لہر دوڑتی ہے، اس کے چہرے سے اذیت صاف ظاہر ہو رہی تھی، وہ یس کا بٹن دباتا ہے، اور خاموش رہتا ہے۔۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد مسکان پوچھتی ہے۔

"کدھر ہو"

"یہاں ہی، کوئی کام تھا"

"نہیں"

"پھر یاد آ رہی تھی کیا"

"نہیں"

"پھر"؟

"کچھ کہنا تھا تم سے"

"ہاں بولو سن رہا ہوں"

"کمرے میں آو بات کرنی ہے"

"ہمممم"

"کیا ہممم"

"ایک بات پوچھوں"

"ہاں پوچھو"

"کبھی محبت ہوئی ہے؟"

"تم کیوں پوچھ رہے ہو"

"ہاں یا نہ"

"پتہ نہیں مجھے"

"میں بتاوں تمھیں"

"میں نے اگر نہ بھی کہا تو تم نے بتانا ہی ہے، ہونہہ بتاو"

"میری محبت اتنی سستی نہیں ہے، کہ تم ایسے پوچھو گی تو میں بتا دوں گا، تم سے اپنی محبت کی تذلیل کرواں گا"

"اب میں کچھ عرض کروں"

""ہونہہ، کرو"

"یہ کیسی محبت ہے، یہ کیسا اظہار ہے، ایسے کیا جاتا ہے اظہار۔۔۔؟"

"محبت سے واقف ہو کیا تم؟"

"بتایا تو ہے کہ نہیں پتہ مجھے"

"اچھا ناواقف ہو تو پھر اظہار کا کیا کیسے پتہ خیر، میری دعا ہے، تم اس سے ناواقف ہی رہو، خوش رہو گی"

"افف، کیا بکواس ہے آو گے کمرے میں یا نہیں"

"آرہا ہوں"

"او کے"

مسکان نے کال کاٹ دی، یہ کیسی باتیں کر رہا تھا جنگلی، کونسی کیفیت میں مجھے لے گیا ہے، کتنی عجیب باتیں کر رہا تھا، ہونہہ میں کیوں سوچ رہی ہوں اس کے بارے میں بھاڑ میں جائے، کیسے بسمہ سے باتیں کر رہا تھا، جیسے وہی ہے اس کی زندگی میں، میں نے بھی تو اچھا نہیں کیا اس کے ساتھ،۔۔

مسکان کے اندر سے ایک آواز آئی، ہونہہ مجھے پہلے بتا دیتا تو ایسا ہوتا ہی نہ۔۔۔

"وہ تمھیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا"

دل سے ایک اور آواز آئی۔

"لیکن اس نے بہت غلط کیا"

"کہاں غلط کیا"

مسکان لاجواب ہوئی، ساری کی ساری اپنی ہی غلطی نظر آئی، اس سے معافی مانگ لو، میں اور معافی نہیں کبھی نہیں،۔۔۔

"رشتے ایسے تو نہیں چلتے"

"معافی سے چلتے ہیں کیا"

"نہیں جہاں غلطی ہو، وہاں اپنی غلطی مان لینے سے"

چلو ابھی آئے تو صحیح، ابھی تک آیا کیوں نہیں کمرے میں۔۔؟

تبھی حنان کمرے میں داخل ہوتا ہے۔

مسکان کی نظر اس کے حلیے پہ جاتی ہے، بکھرے ہوئے بال، مرجھایا ہوا چہرہ، جوکہ کبھی بھی اس کی شخصیت کا خاصہ نہیں رہا تھا، گہری بوجھل سی دہکتی دل چیر کر رکھ دینے والی آنکھیں، مسکان کو اسے دیکھ کر اپنے اندر سے چھناک سے کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

"بلایا تھا تم نے، کیا کام تھا"

حنان نے ایک نظر بھی اس کی جانب نہ دیکھا، جا کر صوفے پہ بیٹھ گیا، اور کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔۔

"میں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ پتہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ کیا کہہ رہی تھی"۔

مسکان نے اٹکتے ہوئے نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"جب یاد آجائے تو بتا دینا،"

حنان نے سپاٹ لہجے میں کہا، اور صوفے پہ ہی آنکھیں موند کر لیٹ گیا۔۔۔

مسکان ٹکٹکی باندھے اسے دیکھنے لگی، پھر کچھ لمحوں بعد اس کے پاس آکر بیٹھ گئ۔۔۔۔

"سنو،"

"ہاں بولو"

حنان بند آنکھوں سے ہی اسے بولنے کو کہا۔۔

"مجھے معاف کردو"

"کس لیے"

تمھیں غلط سمجھنے کے لئے"

"میرے دل میں کچھ نہیں ہے، میں ناراض نہیں ہوں، بے فکر رہو، تم بس نہ جاو پلیز"

حنان فوراً سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے مسکان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔

"اچھا نہیں جاتی، پھر کبھی تمھارے ساتھ جاکر ترکی دیکھ لوں گی، تم اپنی یہ گندی حالت ٹھیک کرو"

حنان صدمے سے اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"تم مجھے گندا کہہ رہی ہو، اپنے مجازی خدا کو"

مسکان کا بے ساختہ قہقہ فضا میں گونجا۔۔

"تیاری کرو، شاہ میر اور الیشبہ کے نکاح کی پھر بتاتی ہوں بعد میں تم کو میں"

"میں انتظار کروں گا"

"اچھا سنو، وہ میں نے شاہ میر بھائی کو کہا ہے کہ ہم دونوں میں سب ٹھیک ہے تو تم بھی یہی کہنا ٹھیک ہے ناں"

"ہاں ٹھیک ہے"

مسکان تیار ہونے چل دیتی ہے، حنان نے اپنے بالوں کو ہاتھوں سے سیدھا کرتے ہوئے تیاری کرنے اٹھ کھڑا ہوتا ہے،۔۔

شام کے وقت پانچ بجے، شاہ میر اور الیشبہ کا نکاح تھا، بسمہ بھی آئی ہوئی تھی، اور بار بار حنان کے ارد گرد منڈلا رہی تھی، جو کہ مسکان بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا، حنان، بسمہ کو مکمل نظر انداز کر رہا تھا، لیکن مسکان کے دل میں وہی دن میں حنان کا کال پہ بات کرنا بسمہ کے ساتھ بار بار یاد آ رہا تھا، جب دل میں شک پڑ جائے تو سامنے والا بے قصور بھی ہو تو، ایک طرح ہمارا گمان یقین میں بدلنے لگتا ہے، اور مسکان کو بھی یہی لگ رہا تھا، کہ حنان کا بھی جھکاو زیادہ بسمہ کی طرف ہی ہے۔۔۔

حنان کچھ لینے کے لیے اپنے کمرے کی جانب جانے لگا تھا، سیڑھیوں کے پاس بسمہ اس سے ٹکرا گئی، مسکان دور کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی،۔۔۔۔

"اندھی ہو کیا، دیکھ کر نہیں چل سکتی تم"

"تمھیں دیکھ کر کس پاگل کا دل اپنے قابو میں رہے گا مسٹر حنان"

بسمہ نے مسکراتے ہوئے لہجے میں محبت بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

"راستہ چھوڑو میرا"

حنان نے اپنے آپ کو غصے سے کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔۔

"تم مسکان کو چھوڑ دو، میرا بھی رستہ صاف اور تمہارا بھی"

بسمہ نے سامنے لگے شیشے سے مسکان کو اپنی جانب آتا ہوا دیکھ لیا تھا جو کہ اب پلر کے پیچھے کھڑی تھی۔۔

بسمہ نے خاصی اونچی آواز میں کہا۔۔۔۔

مسکان پورے انہماک کے ساتھ حنان کا جواب سننے کی منتظر کھڑی تھی،۔۔۔

"تم آو زرا میرے ساتھ"

حنان بسمہ کا ہاتھ پکڑ کر سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔۔

مجھے پہلے ہی شک تھا، تم پہ مسٹر حنان اب یقین میں بدل دیا ہے تم نے، بہت محبت وحبت کی باتیں کر رہے تھے، یہ محبت ہے تمھاری، واہ، ہمارے بیڈروم میں ایک پرائی لڑکی کو تم لے گئے، اور مجھے چھوڑنے کی باتیں کر رہے ہو، میں کبھی بھی تمھیں معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔۔

تبھی وہاں شاہ میر آتا ہے، بھابھی آپ یہاں کیا کر رہی ہیں، الیشبہ آپ کو یاد کر رہی ہے، اور مہمان بھی سب ویٹ کر رہے ہیں، میزبان ہی غائب ہیں یہاں تو، نہ آپ ہو اور نہ حنان وہ کہاں ہے۔۔۔۔

یہاں ہی ہے آ رہا ہے وہ، چلو۔۔۔۔

مسکان اپنے آنسو جلدی سے صاف کرتی ہے اور شاہ میر کے پیچھے چل دیتی ہے۔۔

حنان، بسمہ کو اوپر لے جا کر دھکا دیتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑتا ہے، وہ اپنا توازن کھو دیتی ہے، اور وہاں پڑے صوفے پہ جا گرتی ہے۔۔۔۔

تم باز کیوں نہیں آتی، ائیندہ میرے سامنے مت آنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا،۔۔۔۔۔۔

محبت کرتی ہوں میں تم سے حنان۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محبت کرتی ہوناں، محبت قربانی مانگتی ہے دو گی قربانی۔۔۔۔؟

کیا قربانی چاہیئے تمھیں میری محبت کی، کونسا ثبوت چاہیئے تمھیں میری محبت پہ یقین کرنے کے لیے۔۔۔۔۔

بسمہ نے اٹھ کر حنان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

دفعہ ہو جاو میری زندگی سے، بھول جاو مجھے، آئیندہ اپنے منہ سے میری بیوی کا نام بھی مت لینا اور یہ بھی کبھی مت سوچنا کہ میں اسے چھوڑوں گا کبھی بھی سمجھی تم۔۔۔۔

حنان نے ہاتھ کی انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ایسا کیا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں ہے،۔۔۔۔۔

بسمہ نے آنکھوں میں آنسو لیے ہوئے کہا۔۔۔

جو بھی ہے، تم اچھے سے جانتی ہو میں نے کبھی تمہاری حوصلہ افزائی نہیں کی، تمہاری یہ محبت یک طرفہ ہی تھی، تم کو مجھ سے بہت اچھا کوئی مل جائے گا، دیکھ لینا۔۔۔۔۔

حنان اس کے آنسو دیکھ کر نرم پڑتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

یہ جو کہتے ہیں ناں، کہ بہتر مل جائے گا وہ خود کیقں نہیں ملتے ہمیں۔۔۔۔۔

بسمہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور جانے لگی اور پھر پلٹی۔۔۔۔

نہیں آوں گی کبھی بھی تمہاری زندگی میں، بہت دور چلی جاوں گی، تم اچھے سے جانتے ہو میں کب سے محبت کرتی ہوں، خیر خوش رہو تم اور تمہاری بیوی،۔۔۔۔۔

کہتے ہی بسمہ بھاگتے ہوئے سیڑھیاں اتر کر اپنی گاڑی نکال کر تن فن کرتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

مجھے معاف کرنا، اللہ تمھیں ہمیشہ خوش رکھے، مگر میں اپنی بیوی کے ساتھ خیانت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

حنان بھی نیچے آگیا، نکاح ہوگیا، سب مہمانوں نے دعائیں دیں اور کھانا کھا کر رخصت ہو گئے۔۔۔۔

حنان، مسکان، شاہ میر اور الیشبہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

مسکان کے علاوہ تینوں باتیں کر رہے تھے، مسکان خاموشی سے ان کی باتیں سن رہی تھی، اور شاہ میر کی باتوں پہ بار بار زبردستی مسکرا دیتی تھی، حنان اس کی خاموشی نوٹ کر رہا تھا، اور اس کا دل بار بار کچھ غلط ہونے کی نشاندہی کر رہا تھا۔۔۔۔

میں آرام کرنے جا رہی ہوں تم لوگ کرو باتیں، مسکان ان کی باتوں سے تنگ آتے ہوئے بولی اور اوپر کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

حنان نے بھی شاہ میر اور الیشبہ کو فوراً سے ان کے کمرے کی طرف روانہ کیا، کیونکہ صبح پانچ بجے کی ان کی فلائٹ تھی اور گھر سے بھی ائیر پورٹ کے لیے جلدی نکلنا تھا، اور پھر وہ بھی اپنے کمرے کی جانب آیا۔۔۔

مسکان صوفے پہ بیٹھی ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا"

مسکان نے کوئی جواب نہ دیا، حنان نے پاس کر اسے ہلایا، اور پھر سے دوبارہ پوچھا۔۔۔۔

مسکان نے نخوت سے اپنا منہ پھیر لیا،۔۔۔۔

مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔۔

ایک بار کہا ناں کہ اکیلا چھوڑ دو تو مطلب اکیلا چھوڑ دو۔۔۔۔۔

اب پھر سے کیا جن پڑ گیا ہے تم کو یار، کبھی تو سکون سے رہنے دیا کرو۔۔۔۔۔

حنان نے کوفت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

فکر نہ کرو چلی جاوں گی صبح، تم مزے کرنا پیچھے سے۔۔۔۔

مسکان نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ تم نے کہا تھا، تم نہیں جاوگی اور اب پھر کیوں جانے کی باتیں۔۔۔۔۔۔۔۔

حنان کی سمجھ سے باہر ہوتی جا رہی تھی مسکان۔۔۔۔

تاکہ تم بسمہ کے ساتھ آرام سے رہ سکو۔۔۔۔۔

حنان کے گلے میں ایک گلٹی سی ابھری، تو یہ سب اس کی وجہ سے،۔۔۔۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو"

"سب میں ہی غلط سمجھتی ہوں بس تم ہی ٹھیک ہو میرا منہ مت کھلواو، تم جس کے ساتھ مرضی عیاشی کرتے۔۔۔۔

:بس اب ایک لفظ اور نہیں، میں اپنے کردار پہ ایک لفظ نہیں سنوں گا سمجھی"

حنان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور کمرے سے چلا گیا، صبح تک وہ واپس نہ آیا، مسکان ساری رات بیٹھی روتی رہی،۔۔۔۔

صبح تقریبا چار بجے کے بعد وہ کمرے میں آیا، مسکان اپنی تیاری مکمل کر چکی تھی، اور باہر نکلنے لگی تھی کمرے سے، تبھی اس سے ٹکرا گئی۔۔۔۔

"تم جا رہی ہو، نہ جاؤ نہ"

حنان اپنی ناراضی بھول کر اس سے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر التجا کر بیٹھا۔۔۔۔

مسکان نے ایک نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

دونوں کی آنکھوں میں شکوہ،۔چہرے پہ کرب۔۔۔اذیت ہی اذیت۔۔۔بے اعتباری۔۔۔گھوم رہی تھی، دونوں نے اسی پل ایک دوسرے سے نظریں چرائیں، وقت نے پلٹی کھائی،۔۔۔۔حنان کی التجا کو وقت نے روند ڈالا، وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی، کچھ بھی نہ رکا۔۔۔۔وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا، گزر ہی جایا کرتا ہے، کچھ ہنس کے، کچھ رو کر، جیسے بھی گزاریں وہ آپ پہ منحصر ہے، مسکان نے بھی یہی کیا، پلٹ کر ایک میسج، کال کچھ نہ کیا حنان کو، اور نہ ہی حنان نے دوبارہ اپنی محبت کی بھیک مانگی، مسکان نے وہاں سے اپنا سیکرٹ ایجنٹ کا کام دوبارہ سے شروع کر لیا، اور ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ میں اپنا نام شامل کروالیا تھا، حنان کام میں اور زیادہ مصروف ہو گیا تھا، وہ ترقی کر کے ایس ایچ او سے، ڈی ایس پی اور اب آئی جی سندھ بن چکا تھا، اور چہرے پہ پہلے کی نسبت زیادہ سنجیدگی آچکی تھی، لہجے میں گرج پن اور زیادہ بڑھ چکا تھا۔۔۔۔

زندگی کی اس دور کے پانچ سالوں میں دونوں نے سب کچھ حاصل تو کرلیا تھا، مگر ان کے رشتے میں جو خلا آچکا تھا وہ دور ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا، دونوں ہی پہل نہیں کرنا چاہتے تھے، دونوں کو اپنی انا پیاری تھی، اور جس رشتے میں انا آجائے اسے دیمک لگ جایا کرتی ہے،۔۔

مسکان گھر داخل ہوئی،
"دالا آدئی، دالا آدئی" (خالہ آگئی)
ننھی صلہ چلاتے ہوئے جاکر مسکان کے گلے لگ گئی۔۔۔
"آہستہ صلہ ابھی آپ گر جاتی تو"
الیشبہ نے باہر لاؤنج میں آتے ہوئے صلہ کو ڈانٹا جو اندھا دھند بھاگتے ہوئے مسکان کے گلے لگی پیار کر رہی تھی۔۔۔۔
نہ ڈانٹا کرو میری صلہ کو، مسکان نے صلہ کو خود میں بھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔
صلہ، مسکان کی حمایت سن کر کھلکھلا کر ہنسنے لگی۔۔۔
"اور آپ میں نے کتنی بار کہا ہے مجھے خالہ نہیں آنی یا پھر کچھ بھی اور کہہ دیا کرو، یہ کیا پرانے زمانے والوں کی طرح خالہ افففف۔"

مسکان نے صلہ کا کان کھینچتے ہوئے جھرجھری لے کر کہا۔۔۔۔

دالا، دالا، دالا۔۔۔۔۔ (خالہ، خالہ، خالہ)

صلہ، مسکان کی گود سے اتر کر اندر کی جانب بھاگتے ہوئے چڑا کر کہنے لگی۔۔۔۔

مسکان اس کے پیچھے لپکی۔۔۔۔

شام کو مسکان اور الیشبہ دونوں ٹی وی لاونج میں بیٹھی چائے پی رہی تھیں، صلہ کارٹون دیکھ رہی تھی، شاہ میر وہاں داخل ہوا،

"ایک گڈ نیوز ہے بھابھی آپ کے لیے"

"میرے لیے سچ میں کیا"

"جی جی بھابھی، بوجھیں ذرا کیا ہوگی"

"بتا دو ناں کیوں ایسے ستا رہے ہو کیسے بھائی ہو"

"ہم کل کی فلائٹ سے پاکستان جا رہے ہیں"

مسکان کی آنکھوں کے سامنے یک دم حنان کا چہرہ لہرایا،

"شکر ہے میرا پروجیکٹ ختم ہوگیا، پانچ سال لگ گئے، اپنے جگری دوست سے ملوں گا بہت مزہ آئے گا، آپ اگر پریشان ہو رہی ہیں کہ آپ کا پاسپورٹ ہی نہیں ہے تو فکر نہ

کریں آپ کے بھائی نے نیا بنوالیا ہے، آپ بھی پانچ سال بھائی سے پاسپورٹ کی وجہ سے دور رہی ہیں، اب آئیندہ سے آپ دونوں ہمیشہ ساتھ ہی رہیں گے انشاءاللہ"

شاہ میر نے مسکان کی طرف خوشی سے جگمگاتے چہرے کے ساتھ دیکھ کر رہا۔۔۔۔

مسکان دل ہی دل میں سوچ رہی تھی، پانچ سال تو میں نے پاسپورٹ گم ہونے کا بہانہ بنائے رکھا، اب کیا بہانہ بناوں کہ اس کے سامنے نہ جا سکوں۔۔۔

"اور ایک بات اور بھابھی، آپ حنان کو کچھ نہیں بتائیں گی، اس کو ہم سرپرائز دیں گے اوکے ناں"

مسکان کو شاہ میر نے تنبیہہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"اوکے"

مسکان یک لفظی جواب دے کر خاموش ہو گئی اور پیکنگ کا بہانہ کر کے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔

اتنے سال گزر چکے ہیں اور اس نے شادی بھی پتہ نہیں کر لی ہو گی یا نہیں، نہیں کی ہو گی، اگر نہیں کی تو مجھ سے رابطہ کیوں نہیں کیا اس نے، نمبر سے تو بلاک کیا ہوا ہے میں نے، مگر وہ رابطہ کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا، شاہ میر کے ذریعے ہی، لیکن اس کو تو میں نے خود منع کیا تھا، کہ بھائی کو کچھ نہیں بتائیں گے،۔۔۔۔

مسکان خود سے ہی سوال، جواب کرتی اپنے کمرے میں ٹہلتی رہی، اور آنے والے وقت کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔۔
اگلے دن صبح کی فلائٹ لے کر وہ لوگ شام کو پاکستان، حنان کے گھر پہنچ چکے تھے، ان کے ساتھ حنان کے چچازاد کزنز بھی پہنچ چکے تھے۔۔۔۔

حنان اپنے ہاتھ سے رستے ہوئے خون کو دیکھ کر پچھلے پانچ سالوں کو سوچ رہا تھا، ابھی بھی اس کی غلط فہمی دور نہیں ہوئی تھی۔۔
حسب ضرورت سب رشتے اہم ہوتے ہیں، رشتے وہاں چلتے ہیں جہاں دونوں طرف سے اسے نبھانے کی چاہ ہو، ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی ناں اسی طرح ایک جانب سے نبھائے جانے والا رشتہ بھی آخر کب تک چل سکے گا، رشتے نبھانے کی طاقت کسی، کسی کو ہی بس حاصل ہوتی ہے، آجکل کے رشتوں میں دراڑیں کیوں ہیں، کیوں کہ خالص رشتوں میں اب منافقت آگئی ہے، بے لوث ہو کر کوئی نہیں نبھاتا، ہر کسی کو کوئی نہ کوئی مطلب ہے یہاں، باقی کے رشتوں کی کیا بات کرنی بد قسمتی سے خونی رشتوں میں ہی اب وفا کے موتی دور دور تک نظر نہیں آتے، رشتے احساس سے چلتے ہیں، جہاں احساس ہی نہ ہو وہاں

کیا کسی سے کوئی توقع کرنا، سچے رشتے تو کچھ نہیں مانگتے سوائے آپ کے وقت، عزت اور محبت کے، آج کے رشتے منافقت کی نظر ہو چکے ہیں۔۔

"ہمارا رشتہ بھی تو ایسا ہی ہو چکا ہے، دنیا کی نظر میں ہم دونوں میں سب ٹھیک ہے، مگر کچھ ٹھیک نہیں ہے، منافقت کر رہے ہیں ہم دونوں، مگر بس اب اور نہیں، میں اب

ہمارے رشتے کو اور زیادہ منافقت کی نظر نہیں کر سکتا، مسکان کو اب کوئی نہ کوئی فیصلہ کرنا ہو گا"

حنان سوچتے ہوئے اٹھا اور واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

مسکان دروازے سے باہر نکل رہی تھی۔۔۔۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے"

"تمھارے ہاتھ کو کیا ہوا؟"

مسکان نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا سوال کیا۔

"کچھ نہیں ہوا بات سنو میری آکر تم"

حنان کہتے ہی کمرے میں جانے لگا تبھی شاہ میر کی آواز نے اس کے قدم روک لیے۔۔۔

"تم دونوں اب کمرے کی جان چھوڑ دو اور چلو باہر سب گاڑیوں میں بیٹھے تم دونوں کا ویٹ کر رہے ہیں"

"ہم آرہے ہیں"

مسکان خجل سی ہو کر کہنے لگی اور اپنا بیگ اٹھا کر جانے لگی، حنان نے آگے بڑھ کر اس کا بیگ بھی اٹھا لیا اور چل۔ پڑا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ سے ابھی بھی خون نکل رہا تھا،۔۔۔۔

"یہ تمھارے ہاتھ کو کیا ہوا، ؟"

شاہ میر نے اس کے ہاتھ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں پتہ نہیں کیسے چوٹ لگ گئ"

حنان نے اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔

"بھابھی آپ توزرا بھی خیال نہیں رکھتی میرے دوست کا یہ کیا بات ہوئ"

شاہ میر، مسکان کو ڈپٹتے ہوئے بولا اور زبردستی حنان سے دونوں بیگ لے لیے۔۔۔

وہ دونوں خاموشی سے حنان کے پیچھے چل پڑے۔۔۔۔

وہ سب اونچے نیچے پہاڑی راستوں سے ہوتے ہوئے مری پہنچ چکے تھے، سب کا شام کو گھومنے کا پلان تھا اسلئے وہ سب سفر کی تھکان دور کرنے کے لیے ہوٹل کے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے، مسکان نے اپنے بیگ میں سے اپنے کپڑے لیے اور تبدیل کرنے

کے لیے چلی گئی، حنان صوفے پہ بیٹھا بس دیکھتا رہا، وہ واپس کمرے میں آئی تو حنان اس سے مخاطب ہوا۔۔۔۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے"

"مگر مجھے کوئی بات نہیں کرنی"

"تمھیں آج میری بات سننی ہوگی، سمجھی تم"

حنان نے ہاتھ کے انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔۔

"ہونہہ"

مسکان سر جھٹکتے ہوئے باہر کی جانب جانے لگی، حنان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

"چھوڑو میرا ہاتھ،"

مسکان نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"اگر نہ چھوڑوں تو، تم تو ویسے بھی یہی چاہتی ہو ناں کہ چھوڑ دوں تو ٹھیک ہے چھوڑ دیتا ہوں تم بھی کیا یاد کروگی"۔۔

حنان نے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے کہا، مسکان کے جسم میں ایک سنسنی خیز لہر دوڑ گئی،۔۔۔۔

"ک۔۔۔ک۔۔۔۔کیا کہا تم نے"

مسکان کا دل اسے چھوڑنے والی بات پہ ایسے لگ رہا تھا پھٹنے کے قریب ہو گیا ہو، اس نے اٹک اٹک کر کہا۔۔۔۔۔

"تم چاہتی ہو ناں کہ چھوڑ دوں تو ٹھیک ہے چھوڑ دیتا ہوں"

حنان نے اپنی کہی ہوئی بات دوبارہ دہرائی۔۔۔

مسکان کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا، وہ ہوٹل کے کمرے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

حنان اپنا سر ہاتھوں میں گرائے غصے سے پاگل ہونے لگا، کیوں ایسے کر رہی ہو کیوں میرا امتحان لے رہی ہو یار سائیکو، میں تمھیں غلطی سے سائیکو کا لقب دیا تھا مگر مجھے کیا پتہ تھا تم سچ میں سائیکو ہی ہو گئی،۔۔۔

حنان خود کلامی کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔۔

کافی دیر تک حنان اس کے واپس آنے کا انتظار کرتا رہا، مگر وہ واپس نہ آئی۔۔۔۔

"یہ کہاں چلی گئی ہے، حد ہے لاپرواہی کی"

حنان اس کو واپس لانے کے لیے کمرے سے باہر جانے لگتا ہے، تبھی اس کے موبائیل پہ کسی انجان نمبر سے کال آنے لگتی ہے وہ کال اٹھاتا ہے۔۔۔

"کون"

"جو بھی ہوں، تمھارے جاننے کے لیے بس اتنا ہی فی الحال کافی ہے کہ تمھاری بیوی میرے پاس ہے"

تمھاری ہمت کیسے ہوئی اسے لے کر جانے کی۔۔۔!!

ہمت میری ہمت کو کچھ نہ کہو مسٹر حنان۔۔۔۔!!

تمھیں کیا لگتا ہے تم میرے بھائی کو جیل بھیجو گئے تو میں خاموش بیٹھا تماشہ دیکھوں گا نہیں میرے عزیز ترین دشمن حنان یہ بھول ہے تمھاری۔۔۔۔!!

آپس کی بات ہے تمھاری یہ جان من تو بھی چٹخنی ہے یار۔۔۔!!

آج رات تو کمال کی ہوگی، تمھیں بھی لائیو شو دیکھاوں گا انتظار کرنا بس رات تک کا پورے 10 بجے۔۔۔۔۔۔!!!

ساتھ ہی کال کٹ گئی۔۔۔!

حنان نے موبائل پوری قوت سے شیشے پہ دے مارا چھانک سے شیشہ زمین بوس ہوا، اور موبائل گر کے ٹوٹ گیا۔۔!!

کچھ ہی منٹوں میں اس نے سارے کمرے کا نقشہ بدل کے رکھ گیا۔۔۔!!

غصے سے حنان کی آنکھیں شعلہ بنی ہوئی تھیں ابھی لہو ٹپکے تو ٹپکے۔۔۔!!

اگر تم مجھ سے نفرت نہ کرتی ہوتی تو یہ نوبت ہی نہ آتی، کہاں ڈھونڈوں میں تمھیں، نجانے اس غلیظ شخص نے تمھیں کہاں رکھا ہوگا۔۔۔۔!!!

حنان سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا، اس نے بدر کو کال کی اور فوراً سے وہ نمبر ٹریس کروانے کو کہا۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد بدر نے حنان کو اس نمبر کی لوکیشن واٹس اپ پہ سینڈ کی۔۔۔۔۔

جو کہ ان کے ہوٹل کے قریب ہی کی کوئی جگہ بتا رہی تھی، حنان فوراً وہاں سے نکلا اور لوکیشن کو فالو کرتے ہوئے لوکیشن پہ جا پہنچا۔۔۔۔

حنان نے گاڑی روکی، کیونکہ گاڑی آگے نہیں جا سکتی تھی، وہ گاڑی سے اترا، دور دور تک کوئی ذی روح نظر نہیں آ رہا تھا، اونچے نیچے ٹھیلے سے بنے ہوئے تھے، لوکیشن پہاڑوں کی دوسری جانب کی آ رہی تھی، حنان نے پیدل چلنا شروع کیا، پانچ منٹ کی مسافت کے بعد اسے دور سے ایک جھونپڑی سی نظر آئی، حنان فوراً سے بھاگتے ہوئے اس جانب بھاگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یک دم ہی حنان کو ٹھوکر لگی اور وہ اوندھے منہ جا گرا، حنان نے بمشکل چہرہ اٹھا کر اوپر دیکھا، سامنے دو نقاب پوش آدمی کھڑے تھے۔۔۔

ایک نے حنان کو سنبھلنے کا موقع دئیے بغیر اسے گردن سے پکڑ کر اٹھایا، اور اس کے ہاتھ باندھنے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔

حنان اس وقت تک سنبھل چکا تھا، اس نے پلٹ کر ایک آدمی کو ایک زوردار پنچ مارا جس کی وجہ سے وہ اپنا توازن کھو کر گر گیا، دوسرے آدمی نے اس پہ جھپٹنا چاہا، حنان نے ہاتھ کا مکا بنا کر اسے مارا، اس کے ہونٹ سے خون بہنے لگا۔۔۔

حنان نے اپنی گن نکالی اور باری باری دونوں کی ٹانگوں پہ گولی چلا دی، گولی کی آواز دور پہاڑوں سے ٹکرا کر واپس آتی ہوئی محسوس ہوئی، حنان نے ایک آدمی کے چہرے سے نقاب ہٹایا اور اس سے سردار اختر مینگل کا پوچھنے لگا، وہ آگے سے کچھ بول ہی نہیں رہا تھا، حنان نے ایک اور مکا اسے رسید کیا اس کی ناک سے خون کا فوارہ پھوٹ پڑا، وہ درد سے بلبلا اٹھا، اور جلدی سے بتانے لگا،۔۔۔

حنان اس کے بتائے ہوئے راستے پہ چلنے لگا، وہ جھونپڑی کے پاس آ کر ایک لمحے کے لیے رکا، اس نے اندر جھانکا وہاں کوئی نہیں تھا، ہاں البتہ وہاں اسے مسکان کا ایک دھاگہ کالے رنگ کا ضرور ملا، جو وہ ہمیشہ بائیں ہاتھ میں پہن رکھتی تھی، حنان نے فوراً سے اسے اٹھایا اور باہر نکل آیا، یقیناً مسکان کو پہلے یہاں لایا گیا تھا، وہ جلدی جلدی چلنے لگا، آگے ایک تین منزلہ عمارت تیار ہونے کے مراحل میں تھی، وہاں سے کھٹ پٹ کی آوازیں آ

رہی تھیں، حنان اس عمارت کی جانب چلنے لگا، وہاں پہنچا تو اسے کسی کے چیخنے کی آوازیں آنے لگیں، جو کہ یقیناً مسکان کی تھیں، حنان فوراً سے اس عمارت کی اندرونی جانب بھاگا، سامنے کئی نقاب پوش آدمی کھڑے تھے، حنان نے اپنی دونوں گن نکالیں اور اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی، دونوں ہاتھ وا کیے ہوئے وہ فائر کیے جا رہا تھا، کچھ ہی دیر میں تمام آدمی جہنم واصل ہو چکے تھے، حنان نے لوکیشن آن کر کے بدر کو سینڈ کر دی تھی، وہ سیڑھیوں کی طرف گیا اور جلدی جلدی زینہ چڑھنے لگا، دوسری منزل پہ پہنچ کر اسے مسکان دیکھائی دی، وہ رسیوں میں جکڑی ہوئی تھی، دونوں کی نظریں چار ہوئیں، مسکان کے چہرے پہ ایک اطمینان کی لہر دوڑی، مسکان کے سامنے والی کرسی پہ سردار اختر ٹینگل بیٹھا ہوا تھا اس نے مسکان کے چہرے پہ خوشی کے آثار دیکھتے ہی پیچھے مڑ کر دیکھا، سامنے حنان کڑے تیور لے کر کھڑا تھا۔۔۔۔

"اوہ اچھا، تو تم ہو مسٹر حنان"

"ہاں میں ہی ہوں، کوئی شک"

حنان نے غصے سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"بڑا انتظار کیا تمھارے یہاں آنے کا، جیسا کہ تمھیں میں نے کہا تھا، آج کی رات شو ہو گا تو پھر ہو گا، لائیو دیکھنا مزہ آئے گا"

سردار اختر یمنگل خباثت سے کہتے ہوئے ہنسنے لگا۔۔۔۔

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی خبیث آدمی اتنی گھٹیا بات میری بیوی کے بارے میں کرنے کی، تیری میرے سے دشمنی تھی، تو نے بہت غلط کیا ایک عورت کا سہارا لے کر اپنی گھٹیا مردانگی دیکھانے کا، اور مجھے دیکھ کر تو نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے، سردار اختر یمنگل، میں خود اس انتظار میں تھا کب تجھ سے سامنا ہو میرا"

حنان نے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا اور اختر یمنگل پہ جھپٹا۔۔۔۔۔

وہ دونوں گتھم گتھا ہوئے پڑے تھے، مسکان دم سادھے حنان کو دیکھ رہی تھی، جو اس کی حد درجہ بے رخی پہ بھی اس کو بچانے آ پہنچا تھا، مسکان کو رہ رہ کر خود پہ غصہ آ رہا تھا، اس کی آنکھ سے آنسو بہنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔

حنان نے اسے مار مار کر ادھ موا کر دیا تھا، حنان اپنی گن کو سردادا اختر یمنگل پہ تاننے لگا تو اس کی نظر مسکان پہ پڑی جو آنسو بہانے میں مصروف تھی، حنان ایک لمحے میں اٹھا اور مسکان کے پاس جا پہنچا،

"کیا ہوا ہے، رو کیوں رہی ہو، یار اب سب ٹھیک ہے" وہ اسے سارے ساتھ سیوں سے آزاد کر رہا تھا، اور پوچھ رہا تھا۔

مسکان نے ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے گئی جو ابھی بھی اس کی فکر میں لگا ہوا تھا، مسکان اور شدت سے رونے لگی۔۔۔۔

"کیوں میرا امتحان لیتی ہو تم اس طرح سے، پلیز رونا بند کرو"

حنان نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے التجائیہ انداز میں کہا۔۔۔۔

"کیوں مجھ سے اتنی محبت کرتے ہو"

"کیوں کہ مجھے پتہ ہے تم میری سائیکو ہو، اور اپنی چیز سے محبت ہی کی جاتی ہے"

"میں ایک چیز ہوں تمھارے لیے"

""ہاں، م۔۔م۔ می۔ میرا مطلب کہ یار میری ہو تو میری ہی ہوئی ناں چیز کھویا جو بھی"

حنان اپنی ہی کہی ہوئی بات کا خود ہی مطلب سمجھتے ہوئے کنفیوز ہونے لگا۔۔۔۔

"چیزیں ٹوٹ بھی تو جاتی ہیں، پھر ان کو پھینک دیا جاتا ہے، مجھے بھی پھینک دو گے تم"

مسکان نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا۔۔۔۔

"اگر تمھیں میں چیز بھی کہوں تو، تب بھی دیکھو ناں، اتنے سالوں سے پھینکا میں نے کوئی"

"لیکن چیز تو کہا ناں مجھے"

مسکان نے رونا بھول کر ایک اور چیز کا رونا، ڈال دیا تھا، حنان کا دل کیا سر پیٹ لے اپنا۔۔۔۔

"تم نہیں سمجھ سکتی سائیکو، بھاڑ میں جاو"
حنان غصے سے کہتا اس کے سامنے سے اٹھنے لگا تبھی، سردار اختر ینگل نے حنان کی اپنے پاس گری ہوئی گن اٹھا کر گولی چلادی جو کہ حنان کے بازو کو چیرتی ہوئی نکل گئی، گولی کی آواز کے ساتھ ہی مسکان کی چیخ بھی بلند ہوئی وہ فوراً سے حنان کی طرف لپکی، جو کہ نیچے گر چکا تھا۔۔۔۔
پولیس بھی وہاں پہنچ چکی تھی، بدر نے فوراً سے ایمبولینس کو فون کیا، اور سردار اختر ینگل کو ہتھکڑی پہنائی، مسکان نے حنان کی گن لے کر سردار اختر ینگل کے سر کا نشانہ بنایا اور گولی چلادی، گولی اس کے دماغ کو چیرتے ہوئے نکل گئی، وہ زمین بوس ہوا اور کچھ ہی لمحوں میں اس جہان فانی سے رخصت ہو گیا۔۔۔۔۔
مسکان نے ایک طائرانہ نگاہ اس کے ساکت وجود پہ ڈالی اور حنان کی بازو کو اپنے دوپٹے سے باندھا، تھوڑی ہی دیر بعد ایمبولینس وہاں پہنچ چکی تھی، حنان کو پٹی کر دی گئی تھی، اور ڈاکٹرز کی جانب سے ریسٹ کرنے کو کہا گیا تھا، رات کے دس بج رہے
تھے، مسکان، حنان کو لے کر ہوٹل آئی، سامنے ہی شاہ میر غصے کے تیور لیے کھڑا تھا۔۔۔۔

حنان کو پٹی میں جھکڑا ہوا دیکھ کر اس نے اسے اندر کمرے میں لے جانے کے لیے مسکان کی مدد کی،۔۔۔

حنان کو بیڈ پہ لٹایا، اور خود بھی ساتھ ہی اس کے ساتھ بیڈ پہ بیٹھ گیا۔۔۔

"ایک بات پوچھوں"

شاہ میر نے کافی سنجیدہ لہجے میں حنان سے کچھ پوچھنے کی اجازت مانگتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں پوچھو"

"میں کون ہوں تمھارا"

"تم بھائی، دوست، ساتھی، میرے جگر کا ٹوٹا"

حنان نے محبت پاش نگاہوں سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اوہ، اچھا ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا"

شاہ میر نے ہونٹ سکیڑے اور بے ساختہ قہقہ لگایا۔۔۔۔

"تو ہنس کیوں رہا ہے"

حنان نے جھنجھلاہٹ کا شکار ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

"ویسے ہی، کچھ سنا تھا میں نے، پر اس بات پہ یقین نہیں رکھتا تھا آج یقین بھی کر لیا"۔۔۔۔۔

"ایسا کیا سنا تھا تو نے"

"دوست، دوست نہ رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پیار، پیار نہ رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا بکواس کر رہا ہے آگے ہی مجھے اتنا درد ہو رہا ہے اور اوپر سے تو مجھے اپنی گھٹیا آواز میں سارے گانے کا بیڑا غرق کروا کر سنا رہا ہے"

حنان نے کوفت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"مجھے اپنا دوست مانتا ہے کہ نہیں، ہاں یا ناں"

"ہاں، مگر کیوں"

"پھر مجھے کچھ بھی بتانا ضروری کیوں نہیں سمجھا مجھے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے کر گیا"

"یار قسم سے اس وقت کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی مجھے. بس مسکان کی فکر کھائے جا رہی تھی، ایک تو وہ پہلے ہی مجھ سے اتنا دور رہی ہے اور اب جب آئی تو پھر سے ،مجھے. بس لگا کہ میں نے اسے کھو دیا، میں نہیں رہ سکتا یار اس کے بنا"

"میں تیری محبت کے قصے، کہانیاں سننے کے لیے نہیں آیا یہاں، جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دے"

شاہ میر نے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں"

مسکان سوپ لے کر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بلند آواز میں کہتی ہے۔۔۔

حنان، شاہ میر کو جواب دینے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے مسکان کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔

"یہ لیں، اپنے ہاتھوں سے میں بنا کر لائی ہوں"

"جھوٹ تو کم سے کم صحیح بول لیا کریں بھابھی، یہ ہوٹل ہے گھر نہیں"

شاہ میر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"میں نے گھنٹہ بحث کی ان سے، اور۔۔۔۔۔

"کیا اور"

"اور حنان کا آئی جی ہونے کا فائدہ اٹھایا"

مسکان نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔۔

حنان کو اس کی ادا پہ جی بھر کے پیار آیا۔۔۔۔

"تو آپ نے مطلب رشوت خوری سے کام لیا، آپ کو پتہ ہے کتنا بڑا گناہ ہے افففف توبہ توبہ۔۔۔"

شاہ میر نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"دفعہ ہو تو یہاں سے ،مجھے آرام کرنا ہے"

حنان نے اسے گھر کتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"جا رہا ہوں، کر لو تم آرام"

شاہ میر نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

مسکان سوپ لے کر حنان کے پاس جا کر بیڈ پہ بیٹھ گئی اور اسے پلانے لگی۔۔۔

"بہت دیر کی مہرباں آتے آتے۔۔۔۔

حنان نے کہتے ہوئے مسکان کے چہرے پہ نظریں جمائیں۔۔۔

"میں پچھلا کچھ بھی نہیں بولنا چاہتی اور نہ ہی سننا چاہتی ہوں، کیا ہم نئی زندگی شروع کر سکتے ہیں"

مسکان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے جلدی سے کہا۔۔۔

"پکا ناں"

حنان نے خوشی سے اس کی بات کی تائید چاہی۔۔

"ہاں"

"اچھا اپنا ہاتھ آگے کرو"

"کیوں"

"کیا یار سائیکو کرو تو ایک بار"

"ہونہہ یہ لو"

مسکان سر جھٹکتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کر کے کہتی ہے، حنان اس کا دھاگہ اسے پہناتا ہے۔۔۔

"یہ تم کو کہاں سے ملا"

"بس مل گیا ناں"

"پورے جنگلی ہو تم"

حنان کے سینے پہ ہاتھ مارتے ہوئے مسکان ہنس کر کہتی ہے۔۔۔

"افففف کتنا انتظار کیا ہے میں اس دن کا میں تمھیں کیا بتاوں سائیکو"

"بس، ناں اب کوئی ایسی ویسی بات نہیں یار پلیز"

"اوکے اوکے سوری، اچھا سنو"

"ہاں بولو"

"میری آخری خواہش تمہارا ہاتھ تھامنا اور تھامے رکھنا ہے"

"میری بھی جنگلی"

"اچھا ایک بات اور"

"بولو بولنی تو ہے ہی تم نے"

"ایک بار پھر سے جنگلی کہوناں"

"دفعہ ہو جاو جنگلی"

دونوں کا بے ساختہ قہقہ فضا میں گونجتا ہے۔۔۔

وقت حنان پہ مہربان ہوا، اور اسے اپنے صبر کا پھل مل گیا، بلاشبہ وہ ایک کامیاب مرد ٹھہرا تھا، سچی اور پر خلوص محبت ہو تو ایک نہ ایک دن مل ہی جاتی ہے، دیر سے ہی صحیح مگر مسکان کو سمجھ آ چکی تھی، اور دونوں کے لیے ایک خوبصورت زندگی پلکیں بچھائے انتظار کر رہی تھی۔۔

ختم شد